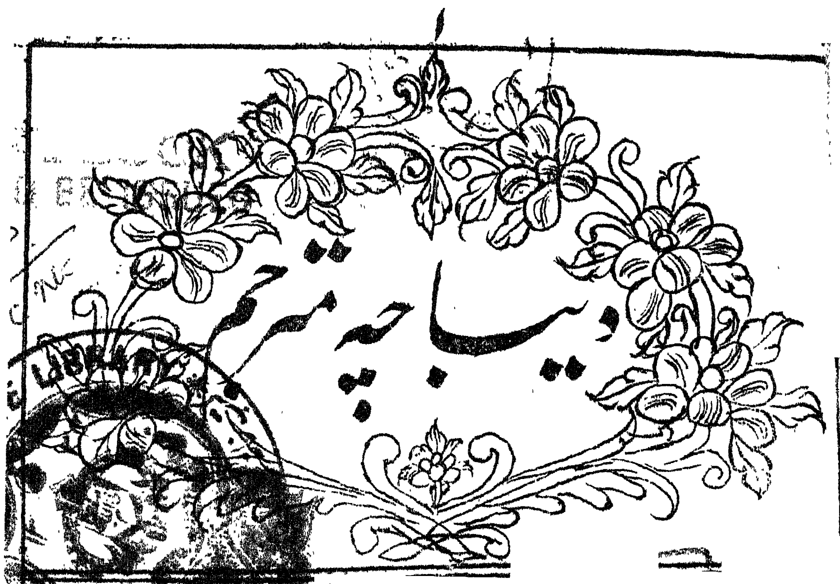


دیباچہ مترجم

سوانح عمری وہ شریف علم ہے جو مثل آئینہ کے ناظرین کے سامنے [illegible]
مثال پیش کرتا ہے۔ تاکہ وہ ہر پہلو سے بہ مصلحت و غور دیکھ لین کہ دنیا مین خوش و
خرم رہنے و نیک نام و عظمت و بلندی حاصل کرنے و ہر دل عزیز بننے کے کون کون
وسائل ہین۔ جو دنیا مین ایسے اعلیٰ بزرگ گذرے ہین۔ اور جنکے نام تعظیم و تکریم
کے ساتھ لیے جاتے ہین کن اوصاف حمیدہ سے موصوف تھے۔

جب ایک سچی و تربیت پذیر طبیعت والا انسان بغور دنیا کے کسی عالی بزرگ کی
سوانح عمری مطالعہ کرتا ہے تو ضرور اسکے دل مین اُسکے تقلید کرنے کی نیک آرزو
و ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ پس یہی اسکے لیے سب سے بہتری و بہبودی کی بنا ہوتی
ہے۔ افسوس ہے کہ ہماری زبان مین ہنوز ایسی کتابین بہت کم یا بالکل تحریر
نہین ہوئین۔ قوم و اشخاص کو ترقی دینے و اصلاح کرنے کا اول و مقدم آلہ
یہ ہے کہ اولوالعزم نوعمر طالبعلمون کے ہاتھ مین اپنی خاص و دیگر اقوام کے عالی بزرگون
کی سوانح عمری کی کتابین دیجادین تاکہ اُنکے دل مین زندگی کے عالی مقاصد

چونکہ اسکا جو شخص پڑھیگا [illegible] دیکھیگا تو دل سے دل مین اول قصد مصمم [illegible]
ہوگا تو ترجمہ کا شائق ہوگا [illegible] مین لگ جاوینگے-

کسی شخص کو ایک ایسے بڑے انسان کی سرگذشت وطرز معاشرت وجود شجاعت و ہمت و بہادری کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے کی آرزو ہوگی - جسنے ہندوستان مین عظیم الشان سلطنت انگلشیہ کی بنیاد قائم کی۔ اور وہ ہوگا [illegible] تمام ویسے جو کبھی اُسکے ہموطنون کے خواب و خیال مین بھی نہین آئے تھے لارڈ کلائیو کے حالات مین اگرچہ بہت سی کتب انگریزی زبان موجود ہین۔ مگر ہم لارڈ مکالے کے مضمون سے جو بطور نظر ثانی نہایت [illegible] و مدلل عبارت مین نہایت راستی و منصفی کے ساتھ مرقوم ہے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔ اس نہایت لائق و زبردست مصنف نے کلائیو کی سوانح عمری کے ضمن مین شروع عملداری انگریزی کے زمانہ کی مفصل کیفیت [illegible] بے سامانی و تمام رعایا کی ترسناک حالت بدانتظامی کی ابتری و حیرانی کو [illegible] سے رعایت نہ کی ارقام کیا ہے۔

ترجمہ بھی الفاظ نہایت سلیس زبان مین لکھا گیا ہے مجھے یقین ہے کہ عام ناظرین کتب اردو کو یہ کتاب بہر طور عجیب و نئی قسم کی ثابت ہوگی۔ اور طالب علم تواریخ اسکو نہایت مفید و کارآمد سمجھینگے اگر عام شائقین مین اسکی کچھ بھی قدر و منزلت حاصل ہوگی۔ تو یہ احقر ہمت کرکے بہت جلد اس قسم کے دیگر ترجمات شائع کرنے کی کوشش کریگا۔

اخیر مین یہ غریب مترجم نہایت با ادب و تعظیم اپنے عالی سرپرست

اور مربی جناب خلیفہ سید محمد حسن صاحب [illegible] الدولہ وزیر اعظم
ریاست پٹیالہ و جناب منشی گنگا سرن صاحب [illegible] صاحب [illegible] و جناب
منشی زین العابدین صاحب منصف کرنال [illegible] نہایت [illegible] شکریہ [illegible] دل
سے ادا کرتا ہے جن کے خاص ترغیب [illegible] امداد کی [illegible]
یہ ترجمہ ختم کر کے مشتہر کیا گیا۔

کاشی ناتھ کھتری
سرسا ضلع الہ آباد

۲۰ مئی ۱۸۸۵ عیسوی

سوانح عمری لارڈ روبرٹ کلایو بانی سلطنت انگلشیہ درمیان ملک ہند مصنفہ لارڈ مکالے

ہر شخص جو بنظر عمیق و انصاف لارڈ کلایو کی سرگذشت کو دیکھیگا ضرور تسلیم کریگا کہ جزیرۂ برٹانیا مین اگرچہ ہمیشہ اعلی درجہ کے بہادر و بیباک پیدا ہوتے رہے ہین۔ مگر فی زمانہ کوئی ایسا نہین ہوا جو اسکے مانند میدان جنگ و نظم و نسق ملک مین یکسان عالی رتبہ کا دانشمند بزرگ ہوا ہو۔ ہمارا قصد ہے کہ اسکی مختصر سوانح عمری تحریر کرین۔

ضلع شروپ شایر کے مقام مارکیٹ دریٹن کے نزدیک ایک کمقدر علاقہ مین صدی دوازدہم کے درمیان کلایو کے آبا و اجداد آباد ہوئے۔ بادشاہ جارج اول کے عہد مین یہ قدیم میراث رچرڈ کلایو کے قبضہ مین تھی۔ یہ شخص سادہ طبیعت و اوسط درجہ کی لیاقت کا تھا۔ وہ پیشہ وکالت اور اپنی جائداد کا بندوبست بھی خود کرتا تھا۔ اسنے مانچسٹر کے ایک باشندہ کی دختر بنام گیسکل کے ساتھ شادی کی۔ جس سے کثرت سے اولاد ہوئی۔ اسکا سب سے بڑا بیٹا روبرٹ جسنے ہندوستان مین

انگریزون کی عملداری کی بنا ڈالی اپنے آبا و اجداد کے قدیم مقام پر ۲۹ ستمبر
۱۸۲۵ء عیسوی کو پیدا ہوا۔

بچپن مین ہی سر رابرٹ کلائیو کی وہ خاصیتین جنکے لیے وہ مین بیدہ گی
زمانہ کے درمیان مین مشہور ہو نمایان ہونے لگین۔ اُسوقت کے لکھے ہوئے
جب کہ وہ سات سالہ بچہ تھا اُسکے خاندان والون کے چند خطوط موجود ہین جن سے
واضح ہے کہ وہ اُس سن مین بھی نہایت تند مزاج و ضدی تھا۔ یہان تک کہ
اسکے باعث اُنکو نہایت تردد رہتا۔ اُسکے ایک چچا نے ایک خط مین لکھا ہے
”وہ ہر دم دنگا و فساد کرتا رہتا ہے۔ یہی اسکی عادت پڑ گئی ہے۔ اور ایسا
سرزور و تند مزاج ہے کہ ذرا ذرا بات پر بھاگ جاتا ہے۔“ بستی کے ضعیف
لوگون کو تا ہنوز اپنے والدین سے سُنا ہوا یاد ہے کہ ایک مرتبہ وہ مارکیٹ
ڈریٹن کے گرجے کے بلند مینار کی چوٹی پر جا کر بیٹھ گیا۔ جس سے تمام موضع مین
تہلکہ پڑ گیا۔ اور کامل اندیشہ ہو گیا کہ وہ وہان سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا
اور یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اُسنے موضع کے کل شریر اور آوارہ لڑکون کو جمع کرکے
لٹیرون کی ایک فوج جمع کر لی تھی۔ اور ہر دوکاندار سے بطور خراج سیب یا نصف
پیسہ وصول کرتا۔ بعوض اُسکے وہ اُنکی کھڑکیون کے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری
کر لیتا۔ وہ ایک مدرسہ کے بعد دوسرے مین پڑھنے کے لیے بٹھایا گیا۔ مگر خاک
نہ پڑھا۔ ہر جگہ از حد شرارتی لڑکا کہا جاتا۔ کہتے ہین کہ ایک مدرس نے اُسکی
وضع و چلن دیکھکر پیشین گوئی کی تھی۔ کہ وہ دنیا مین ضرور کوئی بڑا بہادری کا
کام کریگا۔ مگر تاہم عام ہمسایون کی یہی راے قرار پا گئی تھی کہ وہ [illegible]

ترقی کا یہ خیال نہیں ہے - والدین اسکو بعض بے مصرف سمجھتے - انکو ذرا
یہ نہیں تھی کہ اس نوجوان سے آئندہ شہرت سے کوئی کام ہو سکیگا - ابتدا میں کوئی جائے
... جب وہ اٹھارہ سال کا ہوا تو والد نے اپنی جان چھڑانے
کیلیے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں اسکو ایک محرر کی اسامی دلاکر
جہاز پر بٹھاکر مدراس روانہ کر دیا - تاکہ یا تو وہان بھوکا مرجائے یا بخار سے
مرجائے -

کلائیو کی آیندہ امیدیں ان نوجوانوں سے بالکل مختلف
تھیں جو اب ایسٹ انڈیا سے تیار ہوکر ہمارے ایشیائی قلمرو میں بھیجے
جاتے ہیں - اس زمانہ میں یہ کمپنی محض ایک تجارتی گروہ تھا - اسکی کل جائداد
ہندوستان میں اسوقت چند مربع میل تھی جسکا سالانہ خراج دیسی حکام کو
دیا جاتا تھا - اسکے تحت میں ایسی فوج یا سپاہ نہ تھی جو ان چند کمزور دیوارون
کے اندر چند کھڑے ہو سکیں جو مال تجارتی کی حفاظت کے لیے تعمیر
کیے گئے تھے - سپاہ کے اس قابل شمار میں زیادہ تر دیسی لوگ تھے جنکو
... یورپ کی قواعد دانی ... تربیت متعین ہوئی تھی - انمیں سے
کسی کے پاس تلوار کسی کے پاس تیر و کمان ہتیار تھا - ان ایام میں ملازمان
کمپنی کا کام انتظام و نسق وسیع ملک نہ تھا - بلکہ جلاہوں کو پیشگی دادنی دینے
مال تجارت خرید کے جہاز پر روانہ کرنے اور دیگر تجارات کی نگرانی کرنے کا
... جو ... مدراس میں مخل ہونے کا قصد کرتے تھے - اونکے محررونکی تنخواہین
... قلیل تھین کہ وہ بیچارے بلا قرضدار ہوئے اوقات بسری نہیں کر سکتے تھے

عالی درجہ کے ملازمان خود تجارت کر کے امیر بنے رہے۔ اُنمین سے اکثر قبل سے عالی عہدہ پر پہونچنے کے بہت روپیہ کما چکے تھے۔

اُسوقت کمپنی کے کل ہندوستانی نوآبادیون مین مدراس جہان کلایو محرر مقرر ہو کر آیا تھا سب سے اول تھا۔ صدی گذشتہ مین سمندر کے ایک بنجر کنارے پر قلعہ سینٹ جورج تعمیر کرایا گیا۔ اُسکے قریب مین ایک شہر جلد انًا فانًا آباد ہو گیا۔ جیسا کہ اکثر مشرق مین ہوا رہتا ہے۔ شہر کے گرد نواح مین بہت آراستہ بنگلے و باغ بنگئے۔ جہان کمپنی کے مالدار گماشتہ دن بھر گودام و حساب کتاب کے محنت کے بعد شام کو سمندر کی فرحت افزا زندگی بخش ٹھنڈی ہوا کھانے کے لیے چلے آتے تھے۔ ان امرا کے تزک و احتشام و سامان عیش و آرام ان عالی عہدہ داران ملکی و حکام عدالت سے بدرجہا برتر تھا جو انکے بعد ہوئے ہین۔ مگر تاہم اصلی آرام جو اب ہے تب میسر نتھا جو اب گرمی کی سختی رفع کرنے و صحت جسم قائم رکھنے و ایام زندگی بڑھانے کے لیے کیجاتی ہین تب ایجاد و دریافت نہین ہوئی تھین۔ زمانہ موجودہ کی بہ نسبت تب اسقدر سہولت و شتابی کے ساتھ یورپ کی آمد و رفت جاری نہ تھی۔ زمانہ ماضی مین سفر جہاز براہ کیپ بجاے تین ماہ کے جو اب لگتے ہین چھ ماہ مین بلکہ بعض اوقات ایک سال مین طے ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے زمانۂ حال کے ہندوستان مین رہنے والے انگریزون کی بہ نسبت زمانہ ماضی والے وطن سے بہت زیادہ علحدہ رہتے۔ و مشرقی طور و طریق زیادہ اختیار کرتے۔ اور یورپ واپس جا کر وہان کے لوگون مین بہت کم ملنے کے

لائق رہتے تھے۔

دیسی حکام کی اجازت سے انگریزون کو اپنے قلعہ اور انکے گرد و نواح میں بادشاہان پر اسقدر حکومت حاصل تھی۔ جسقدر دیگر دیسی علاقہ دارون کو عطا ہوتی ہے۔ مگر انکے خواب و خیال مین بھی کبھی یہ نہ آتا تھا کہ ایک روز ہمارے تئین قوم مغل ملک ہندوستان کے ایک شہنشاہ ہین کا درجہ حاصل ہوگا بلکہ آباواجداد سے حکومت تک حاصل کرنے کا گمان نہ تھا۔ گرد نواح مدراس مین نواب کرناٹک کا راج تھا۔ وہ دہلی کے اُن بادشاہون کا جنکو ہمارے بزرگ مغل اعظم کے نام سے پکارتے۔ جنوبی نائب السلطنت نواب نظام کا نائب تھا۔ یہ نام و لقب جو اُس زمانہ مین عظیم الشان تھے ہنوز باقی ہین۔ اب تک ایک نواب کرناٹک ہے جو اپنی گذر اوقات اُس پنشن پر کرتا ہے جو سرکار انگریزی اُس وسیع ملک کی آمدنی سے اسکو عطا کرتی ہے۔ جسپر اُسکے آبا و اجداد حکمران تھے۔ اب تک ایک نواب نظام ہے جسکی دارالخلافت ایک انگریزی لشکر سے زیرہ کرتی ہے۔ اور جسپر انگریزی رزیڈنٹ صلاح کے نام سے حکم صادر کرتا رہتا ہے جسکی اطاعت و تعمیل سے گردن موڑنا اُسکے امکان سے باہر ہے۔ اب تک ایک مغل بادشاہ کے نام سے موجود ہے جسکو دربار کرنے و عرائض سماعت کرنے کی ہنوز اجازت ہے مگر جسکو کمپنی کے ایک ادنے سول سرونٹ (ملازم ملکی) کے مثل بھی نوکری دیدی کرنے کا اختیار حاصل نہین ہے۔ ×

+ یہ مضمون جنوری ۱۸۵۸ء مین تحریر ہوا لہذا اُسی وقت کے مطابق سب مرقوم ہے جب سے ملک مین ہزارہا انقلابات عظیم برپا ہوچکے ہین۔

کلائیو کا سفر جہاز سے زمانہ کے مطابق [illegible] نہایت [illegible]
ہوا - اسکو جہاز [illegible] برس [illegible] رہا [illegible]
سپاہی [illegible] زبان پرتگیز [illegible] فضیلت حاصل کر لی [illegible]
[illegible] وہ انگلینڈ سے روانہ ہونے کے ایک سال
بعد ہندوستان پہونچا - مدراس مین اُسکی حالت نہایت دردناک تھی - گرچہ
ایک پیسہ نہین تنخواہ قلیل قرض ہو گیا - رہنے کا مکان نہایت تنگ و غلیظ -
ہندوستان مین ایک یوروپین کے لیے مکان کی تنگی آفت عظیم ہوتی ہے
گرمی کے [illegible] ہوتے [illegible] کے دن کٹتے ہین - وہ انگلینڈ
سے ایک شریف کے نام خطوط سفارش لایا تھا - مگر بدبختی سے اُسکے
پہونچنے کے قبل وہ انگلینڈ روانہ ہو گیا - اگر وہ موجود ہوتا تو اُسکی
مدد کرتا - اب یہان اسکا کوئی یگانہ نہ تھا - اس متکبر لڑکے کا تیز مزاج
و محجوب و شرمیلا عادت اجنبی لوگون سے ملاقات کرنے مین مانع تھی -
قبل کسی ایک خاندان مین مانوس ہونے کے اسکو ہندوستان مین بیتے
ہوے کئی برس گذر گئے تھے - ملک کی گرم آب و ہوا نے اسکی صحت صافی و
طبیعت پر برا اثر پیدا کیا - اُسکا کاروبار طبیعی اسکی پرجوش و بہادر طبیعت
کے موافق نہ تھا - وہ اپنے ہر دم وطن کو یاد کر کے روتا - اُسوقت جو
خطوط اُسنے وطن روانہ کیے اُنسے اُسکی آزردگی و دلگیری و کم ہمتی آشکارہ ہے
جیساکہ اُسکے لڑکپن کی شوخی و آیندہ عمر کی پختگی و مضبوطی سے ہرگز امید
نہین ہوسکتی تھی - وہ ایک خط مین لکھتا ہے "جب سے مین نے وطن چھوڑا

ایک دن بھی خوشی و آرام مین نہین گذرا۔ جب کبھی مجھے عزیز وطن کی یاد آجاتی
تو رویا کرتا ہون۔ اگر مجھے پھر وطن خصوصاً مانچسٹر جو میری کل خواہشون کا
مرکز ہے جانا نصیب ہو جاوے۔ تو میری سب آرزوین کیساتھ بر آئین۔"
اس دلگیری و اداسی کی حالت مین اسکو ایک عمدہ تسلی یہ آئی۔ حاکم قلعہ کے
پاس عمدہ کتب خانہ تھا۔ اسنے کلائیو کو اجازت دیدی کہ وہان سے اکثر
جو کتاب دل چاہے آسکے پڑھے۔ پھر ان فرصت مین کتابین پڑھکر دل بہلاتا
جس مین اسکو معقول واقفیت حاصل ہو گئی۔ لڑکپن مین وہ سست و غافل تھا
و جوان ہوتے ہی پیشہ تجارت کے کام مین مشغول ہو گیا۔ لہذا جو کچھ اسکو علم ہوا
صرف انھین ایام کے مطالعہ کتب سے ہوا۔

لیکن نہ آب و ہوا نہ مفلسی نہ کتب بینی اس بیچارے جلا وطن کی تند
طبیعت کو زیر بست کر سکی۔ وہ کئی مرتبہ اپنے افسرون سے ایسے طور پیش آیا
جسطور اپنے مدرسون سے آیا تھا۔ لہذا کئی بار اسکو موقوف ہو جانے کا
اندیشہ ہوا۔ مدراس کے مکان مین رہتے ہوئے دو مرتبہ اسنے خودکشی
کرنے کا قصد کیا۔ اور دونون ہی مرتبہ پستول کی گولی جسکو اسنے اپنے گلے پر
چلائی نشانہ سے چوک گئی۔ اس عجیب واقعہ سے اسیطور اسکے دل پر نہایت
اثر ہوا جسطور دو بستن کے دل پر ہوا تھا۔ جب اسنے دیکھا کہ مین نے
بخوبی پستول بھر کر اپنے اوپر چلائی اور پھر مین محفوظ رہا۔ تو وہ جوش مین آکر
کہنے لگا۔ فی الحقیقت خدا کی مرضی ہے کہ میری ذات سے دنیا مین کوئی کام
عظیم ہو اس لیے ہی اسنے مجھے محفوظ رکھا ہے۔

اُسوقت ایک واقعہ ایسا پیش آیا کہ جو اولا اُسکی زندگی کی کل امیدونکو غارت

کرتا ہوا معلوم ہوا مگر اُس سے حصول اُسکے بیسے عالی مرتبہ حاصل کرنے کی ایک

نئی راہ جاری ہو گئی۔ چند سال سے ملک اسٹریا کی تخت نشینی کے باعث

تمام یورپ مین جنگ جدال ہونے سے پریشانی برپا تھی۔ جورج سوم

سرپا تھا کا معاون و مددگار و خاندان بوربن طرف ثانی سے ملا ہوا تھا

اگرچہ اس زمانہ مین انگلینڈ کی جہازی فوج زبردست تھی مگر تاہم

زمانۂ حال کے مثل ایسی نہتھی کہ دنیا کی تمام ملی ہوئی فوجون سے

سمندر مین مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ اسکو اب فرانس و اسپین کی متحد

جہازی فوج سے زیادہ عرصہ تک جنگ جاری رکھنا نہایت دشوار تھا

مشرقی سمندرون مین فرانس نے اختیار جما لیا۔ لیبورڈ نے گورنر

جزیرہ موریشس نے جو عالی لیاقت و خوبی کا انسان تھا ہندوستان پر

چڑھائی کی اور باوجود انگریزی جہازون کے مقابلہ کرنے کے فوج

اوتار کر مدراس کا محاصرہ کرکے دونون شہر و قلعہ کو تحت مین کر لیا۔ خزانہ و گوداموں

کی چابیان حملہ آور سردار کے حوالہ ہو گئین اور فرانس کا نشان قلعہ پر چڑھا دیا

گیا۔ انگریزی باشندے قید کر لیے گئے اور یہ شرط ہو گئی کہ تا وقتیکہ جانیدا نہ کیا جاوے

شہر فرنچ لوگون کے زیر تحت بنا رہے۔ لیبورڈ نے صرف ایمانداری سے

قلیل جزیہ وصول کرنے کا وعدہ کیا۔

لبوردنے کی فتح دیکھکر اسکے ہموطن ڈپلیو حاکم پانڈیچری کو رشک

پیدا ہوا۔ اسنے عظیم الشان تجاویز کین کہ جنکا اصل مقصد یہ تھا کہ دا

اب انگریزون کو ملے - اسنے اعلان کیا کہ لبوردینی نے اپنے اختیارات منصبی
سے تجاوز کیا کل فتح جو فوج کے وسیلے سے ہندوستان مین ہوئی
گورنر پانڈیچری کے زیر تحت و تجویز ہونی چاہیے - لہذا ہمارا حکم ہے
کہ مدراس بالکل نیست و نابود کردیا جاوے - لبوردینی کو مجبوراً اسکے حکم کے
تابع ہونا پڑا - عہد شکنی کے علاوہ ڈیلیو کی بدسلوکی سے جو عالی ملازمان کمپنی
کے ساتھ کیے گئے انگریزون کا غصہ فرانسیسیون کے اوپر بے انتہا
بھڑکا - گورنر و کئی عالی درجہ کے انگریز فوج کی حراست مین پانڈیچری
روانہ کیے گئے اور وہان پچاس ہزار تماشبین لوگون کے سامنے بطور قیدیان
جنگ شیخی کے ساتھ نہایت ذلت کی صورت مین سر بازار گھمائے گئے -
اس طور جب فرانسیسیون نے عہد شکنی کی تو باشندگان مدراس نے بھی
اپنے وعدہ کو جو لبوردینی کے ساتھ کیا تھا پورا نہ کیا - کلایو شب کو ایک
مسلمان کا بھیس بنا کر قلعہ سینٹ ڈیوڈ کو بھاگ آیا - یہ ایک اونے آبادی
مدراس کے زیر تحت تھی -
اس حالت مین اسکی تند و تیز طبیعت مقتضی ہوئی کہ تجارتی
اسباب کی گٹھریون کو جانچنے و حساب تیار کرنے کے کام کو ترک کر کے
پیشہ سپاہگری اختیار کرے - اسکو عرضی کرنے پر نشان برداری کا ایک
عہدہ کمپنی کی ملازمت مین ملگیا - چنانچہ ۲۱ سال کے سن سے اسکا جنگی دور شروع
ہوا - ایام ملازمت محرری مین ایک دنگے بازسپاہی سے جو قلعہ سینٹ ڈیوڈ
کے رہنے والون کا ناک مین دم کیے رہتا قصہ تکرار ہونے مین اسکی ذاتی ہمت

رہا۔ وقت تھا جو ثبوت سیکڑون بہادر سپاہیون کے درمیان ہو چکا تھا
نے پیشہ میں اسکے نیک اوصاف ہوشیاری و دانائی و دور اندیشی و اطاعت شعاری
جو اول نمایان نہ ہوئے تھے اب سب موقع کھلنے لگے۔ فرانسیسی لوگون کے
ساتھ جنگ ہونے پر اسنے کئی کام بڑی شجاعت کے کیے۔ میجر لارنس نے
جو اسوقت ہندوستان میں سب سے لائق افسر تھا پتہ لگایا کہ یہ نوجوان
ہوشیار ہے۔

کلایو کو فوج میں نوکر ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ یہ خبر
آئی کہ فرانس و انگلینڈ کے درمیان صلح ہو گئی۔ لہذا ڈوپلے کو مجبوراً مدراس
انگریزون کو بحال کر دینا پڑا۔ اس نوجوان نشان بردار کو آزادی ملی کہ پھر
اول کام پر واپس چلا جاوے۔ اگرچہ وہ چند روز کے لیے پھر محرری کے
کام پر واپس چلا آیا مگر جلد میجر لارنس نے اسکو دیسیون کے چند ادنیٰ جنگ
و فساد فتح کرنے کے لیے طلب کر لیا۔ وہان کام کر کے وہ پھر اپنے کام پر لوٹ
آیا۔ جبکہ وہ اسطور جنگی و تجارتی پیشہ کے درمیان ٹھہر رہا تھا چند واقعات
پیش آئے جنھون نے تصفیہ کر دیا کہ اسکو پیشہ سپاہگری زیادہ پسند ہے۔ اب
ہندوستان میں ان یوروپین تجارتی گروہون کے کاروبار کی صورت دوسری
نظر آنے لگی۔ اگرچہ انگلینڈ و فرانس کے شاہون کے درمیان صلح قائم
ہو گئی تھی مگر ان دونون ملکون کی تجارتی کمپنیون کے درمیان ایسی جنگ و جدل
شروع ہوئی جس میں فتحیاب کے لیے خاندان تیموریہ کی عظیم الشان میراث
انعام میں ملنے کے لیے موجود تھی۔

وہ سلطنت جو بابر اور اُسکے بعد مغلون نے سولہوین صدی کے ابتدا میں قائم کی دنیا مین مدت تک سب سے وسیع و عالی شان و پُر رونق اسی یورپ کی کسی سلطنت مین ایک بادشاہ کے زیر تحت اسقدر بیشمار آبادی کسی زمانہ مین نہین ہوئی۔ اور نہ اسقدر زر کثیر ایک خزانہ مین بطور آمدنی ملک کبھی جمع ہوا ہندوستان کے شاہون کی تعمیر شدہ عمارت کی خوبصورتی و عظمت و شوکت دیکھکر اُن مسافرون تک کو چکا چوند ہو گئی جنھون نے یورپ مین سینٹ پیٹر کا بڑا گرجا معائنہ کیا تھا تخت دہلی کے متعلق جیسے تہوار نوبتین و شان و حشمت و آراستگیان دیکھکر وہ لوگ تک حیرت میں تھے عالم مین ہو جاتے تھے جنھون نے ورسائے کے طمطراق و احتشام دیکھے تھے۔ مغل شہنشاہون کے بعض نائبون کی شوکت و حشمت و اختیارات و ملک شہنشاہ جرمنی و بادشاہ فرانس سے برتر ان نائبون کے ماتحتون تک کے ملک و آمدنی سکسنی کے گرینڈ ڈیوک یا سکینی کے زنس سے بدرجہا زیادہ تھی۔

مگر اسمین ذرا کلام نہین کہ گو یہ عظیم الشان سلطنت سرسری نظر سے دیکھنے مین نہایت زبردست و پرشان معلوم ہوتی ہے مگر عروج کے عین ایام مین بھی اسکے نظم و نسق کا طریق زمانہ حال کی کسی ناقص سے ناقص بادشاہت یورپ کے طریق حکومت سے بدتر تھا۔ حکام متعلیہ کے سیاست و انتظام ملک مین مشرقی ظلم کی کل خرابیان اور وہ سب بدیان جو ایک قوم کے دوسرے پر حکمران ہونے سے ہوتی ہین موجود تھین۔ شاہی خاندان کے شہزادون کے تنازعہ خودسریون کے باعث سنگین جرائم و عام آفات کے طویل سلسلہ قائم رہتے۔ بادشاہ کے بعض جو صلہ

وعزم ۔ وہ بوقت آزاد ہونیکے لیے سدا چاہتے رہتے۔ ہندوؤن کی بہادر
اقوام غیر لوگون کے ظلم حکومت سے تنگ آکر اکثر خراج شاہی دینے سے
انکار کرنے اور اپنے پہاڑی قلعون سے شاہی حملہ آور فوجون کو مار کر ہٹا دیتے
اور وسیع میدان ہندوستان میں آ کر غارتگری پھیلا کر بھاگ جاتے۔ باوجود ایسی
بدانتظامی اور ایسے انقلابات کے جس سے کل ملک میں تہلکہ برپا تھا۔ بادشاہت کئی پشت تک ظاہرا صورت میں قوت و اتحاد وغیرہ اپنا شاہی
رکھے رہی۔ مگر اورنگ زیب بادشاہ کے عہد میں یہ سلطنت زوال پذیر
ہونی شروع ہوئی اگرچہ وہ نہایت حکمت و قوت سے کل خرابیون کے
روکنے میں ہمیشہ ساعی بنا رہا۔ ۱۷۰۷ء میں اسکے انتقال ہو جانے پر سلطنت
مغلیہ کی بربادی روز بروز زیادہ ہوتی گئی۔ اندرونی خانہ جنگی کے ساتھ ہی ایک
بیرونی حملہ ہونے شروع ہوئے جسکا چند ایام میں یہ انجام ہوا کہ کل حکومت
بے جان و مثل بودی دیوار کے ہو گئی۔

تھیوڈوسیس شہنشاہ روم کے جانشینون کی تواریخ اورنگ زیب
کے جانشینون سے بہت کچھ مشابہ ہے و خاندان کارلووینجین کا زوال خاندان
مغلیہ کے زوال کے مساوی ہے۔ چارلیمین کو مدفون ہوئے قلیل عرصہ ہی
گذرا ہوگا جبکہ اسکی اولاد کی نامردی و کمزوری کے باعث اُس زمانہ کی
رعایا پر بربادی ہونے لگی۔ فرنگ لوگون کی وسیع بادشاہت ایک آن کے
آن میں ہزارون پرزے ہو گئی۔ اس عظیم الشان خاندان کے نالائق ورثا
چارلس گنج و چارلس فربہ و چارلس سادہ لوح کے لیے بجز برائے نام

ہونے پہنچے اور کچھ باقی نہ رہا۔ تند وحشی حملہ آور جو ایک دوسرے سے قومیت
و مذہب مین مختلف تھے دنیا کے دور و دراز گوشہ سے اُن معبدون کو
لوٹنے و غارت کرنے کو چڑھ آئے جنکی حکام اب حفاظت نہین کر سکتے تھے۔
شمالی سمندرون کے ڈاکوون نے دریاے ایسٹ سے لیکر پہاڑ پیرینیس
تک تمام ملک مین غارتگری پھیلا دی۔ اور آخرش کو دریا سپین کے زرخیز وادی
مین اپنا قیام مقرر کیا۔ ھنگرین لوگ جنکو خوف زدہ پادری وہ لوگ بیان کرنے
لگے جنکے بارے مین پیشین گوئی ہوئی ہے لمبارڈی کے شہرون کی لوٹ
و غنیمت پہنچ گئی۔ ان کے درمیان لے گئے۔ سارسن لوگون سے جزیرہ
سسلی مین حکومت جمائی اور کمپینیا کے زرخیز میدان کو غارت کر دیا اور روم
کی دیوارون تک لوٹ مار کرتے چلے گئے۔ ان مصائب کے درمیان ایک
بڑی تبدیلی بادشاہت پر ہوتی شروع ہوئی۔ جب کوئی بڑا جسم موت سے
مرتا ہے تو اُس مین چھوٹی چھوٹی نئی جانین اور پیدا ہو جاتی ہین
یہی حال بڑی بڑی سلطنتون کا ہوتا ہے۔ تاریخ یورپ کے اس نجر و خونناک
میدان مین کل موجودہ امیر قاندانون و حقوق تعلقہ داری کی بنا قائم ہوتی
ہے۔ انھین ایام مین وہ شاد پیدا ہوئے جو اگرچہ برائے نام ماتحت
حاکم تھے۔ مگر در اصل آزاد اختیارات کے ساتھ بلقب ڈیوک و مارکوئیس
و کونٹ کی اس بڑی سلطنت پر حکومت کرتے تھے جو ایک زمانہ مین چارلیمن
کے زیر تحت تھی۔

بعینہٖ ایسی تبدیلی سلطنت مغلیہ پر اورنگزیب کی وفات سے

چالیس سال پیشتر تک ہوتی رہے۔ اس درمیان مین پے در پے
برائے نام ایسے بادشاہ تخت دہلی پر بیٹھے جو محلون مین پڑے ہوے
کاہل و عیاشی مین تمام زندگی گذرانی۔ کسبیون سے مشق ناز کیا کرتے وہان
چبایا کرتے و نقالون کے تماشے سے دل بہلایا کرتے تھے۔ کئی وحشی و تند
حملہ آورون نے مغربی پہاڑی راستون سے اترکر ہندوستان کی بے شمار
محفوظ دولت کو لوٹا۔ ایک ایرانی فتحیاب دریاے سندھ کو عبور کرکے
دہلی کے دروازے تک چلا آیا۔ اور فتح کے نشان اٹھاتا ہوا ان خزانو
کو لیے گیا جسمین وہ تخت طاؤس بھی تھا جسمین گولکنڈہ کے بیش قیمت
جواہرات یورپ کے کاریگرون کے ہاتھ سے مرصع ہوئے تھے۔ اور
جنکو دیکھکر برنیر صاحب کی آنکھین تلملا گئی تھین۔ انہین لاثانی
بیش بہا ہیرا کوہ نور بھی تھا جو بہت زمانہ کے انقلابات کے بعد رنجیت سنگھ
کی پہونچی مین لگا۔ (اور اب ملکہ معظمہ وکٹوریا کے تاج کی زیبائش ہے)
باقی جو کچھ ایرانیون کے ہاتھ سے غارت ہونے سے بچ رہا تھا۔
اسکو ایرانی حملہ آورون نے برباد کیا۔ راجپوتانہ کی جنگی اقوام مسلمانون
کی حکومت سے منحرف ہو گئین۔ روزگاری سپاہ کے ایک گروہ نے
روہیلکھنڈ پر قبضہ جمالیا۔ سکھ لوگون نے دریاے سندھ تک اپنا نشان
نصب کر دیا۔ جاٹون نے جمنا کے کنارے کے کل ملک مین آفت
برپا کر دی۔ پہاڑی زمین جو ہندوستان کے مغربی سرحد پر سمندر کے
کنارے واقع ہے۔ اس ملک مین ایک ایسی زبردست قوم آباد ہے۔

جو ہمیشہ سے باشندگان ہند کے لیے باعث خوف بنی رہی۔ وہ بھی اسوقت یہان حملہ آور ہوسے۔ یہ لوگ صرف انگریزون کی قوت و دہن سے سرسوئے ہین۔ اور چنگیز کے عہد مین یہ کوہستانی اول اپنے پہاڑیون سے اُمڈے تھے۔ مگر اُسکی وفات ہونے پر ہندوستان کا ہر گوشہ مرہٹون کے نام سے لرزنے لگا۔ اکثر زرخیز صوبے بالکل انکے زیر تحت ہوگئے۔ انکا راج جزیرہ نما مین ایک سمندر کے کنارے سے دوسرے سمندر تک ہوگیا مرہٹے ستارہ پونا و گوالیار و گجرات و برار و تنجور مین حکمران ہوگئے مگر باوجود بادشاہون کے مثل ہونے کے وہ ڈاکہ زنی سے باز نہ آتے۔ انمین تاہنوز اپنے بزرگون کی خو باقی رہی۔ ہر صوبۂ ہند جو انکے دخل مین نتھا انکی یورش سے غارت ہوتا۔ جہان کہین اُنکے نقارہ کی آواز سنائی دیتی غریب کسان اپنے دھان کے بورے کو کندھے سے ٹیک کر و اپنے قلیل سرمایہ کو کمر مین باندھ کر عیال و اطفال کو ہمراہ لیکر جنگل و پہاڑون مین بھاگ جاتے جہان درندہ انکی جانین نہین لیتے اور اُن مرہٹون سے اپنے تئین زیادہ رحیم ہمسایہ ثابت کرتے اگر صوبہ دار سالانہ جزیہ ادا کرکے اپنی فصل کو محفوظ رکھتے۔ اس کمبخت پتلے کو بھی جو نا ہونے پر اسے نام بادشاہ کہلاتا اس قبیح و معیوب محصول کو ادا کرنا پڑتا تھا۔ تاکہ اُنکے لوٹ مار سے ملک محفوظ رہے۔ مرہٹون کے ایک خونخوار غارتگر سردار کے لشکر کی آگ دہلی کے محلون سے نظر پڑتی تھی۔ ایک دوسرا اپنی بیشمار فوج رسالہ کو لیکر بنگال کے وہان کے کھیتون مین اُتر جاتا۔ یوروپین کو بھی وہان تک اپنے مال و اسباب محفوظ رکھنے کے لیے مستعد ہونا پڑتے

قریب سو برس کے گذرا ہوگا کہ کلکتہ میں ہزار کے سواروں کی یورش سے بچاؤ
دینے کی غرض سے قلعہ تیار ہی کرنا ضرور سمجھا گیا۔ اب تک قلعہ کی خندق مرہٹوں کے
نام سے کہی جاتی ہے جس سے اس زمانہ کے خطرہ کی یادگار بنی ہوئی ہے۔

جہاں انہیں ملکوں کی بابت اپنا اختیار قائم رکھ سکے خود مختار بادشاہ
ہو گئے گو کہ تا ہنوز برائے نام خاندان تیموریہ کی ماتحتی تسلیم کیے ہوئے تھے
جو کا ہے کا ہے کچھ نذر بھیج دیتے۔ اور اس سے کوئی خطاب و عظمت
پانے کی التجا کرتے۔ در اصل وہ اب ایسے نائب نہ رہے جو بادشاہ کی
مرضی کے مطابق موقوف ہو سکیں۔ بلکہ آزاد موروثی حاکم ہو گئے۔ اس طور
ان شاہی خاندان کی بنا قائم ہوئی جو بنگال و کرناٹک میں حکمران تھے۔
اور جو تا ہنوز+ لکھنؤ و حیدرآباد میں راج کرتے ہیں۔ گو ماتحت کہے جاتے ہیں

مگر کیا ممکن ہے کہ زیادہ عرصہ تک یہ بدعملی و ابتری جاری رہتی؟
کیا ممکن تھا کہ صدیوں تک خانہ جنگیاں بنی رہتیں؟ کیا انکا خاتمہ کسی دوسرے
بڑے خاندان کے تخت نشین ہونے پر ہوتا؟ کیا مسلمان یا مرہٹے ہندوستان
کے بادشاہ ہوتے۔ کیا کوئی بابر ثانی کوہستان سے اتر کر کابل و خراسان
کی جنگی اقوام کو دولت و نگر کمزور ہندوستان کی اقوام پر چڑھا لاتا؟ ان میں سے
کوئی بات غیر ممکن نہ تھی۔ مگر کسی انسان کے خواب و خیال میں بھی نہ آیا ہوگا۔
کہ ایک تجارتی کمپنی جو ہندوستان سے پندرہ ہزار میل کے فاصلے پر واقع تھی
اور ملک میں صرف چند انگریز میں پر تجارت کی غرض سے قبضہ رکھے ہوئے تھے

(+) جس زمانے میں یہ سوانح عمری تحریر ہوئی لکھنؤ میں نواب موجود تھے۔

سو برس کے درمیان مین راس کنیا کماری سے لیکر کوہ ہمالیہ تک اپنا تسلط جما لیگی۔ ہندون و مسلمانون کو زیر کرکے تابع کرلیگی۔ وان زبردست جنگی اقوام تک کو جو ئے اطاعت مین جوت دیگی۔ جنھون نے زور آور مغل پادشاہون تک کے سامنے سر نہ جھکایا۔ اور کروڑہا انسان کو اپنے قانون کے زیر تحت کرکے دریا برھم پتر سے مشرق تک اور سندھ سے مغرب تک فتح کرتی چلی جاویگی وادا کے دروازے پر شرائط صلح لکھاویگی۔ اور قندہار کے تخت پر اپنا تخت پادشاہ بٹھاویگی۔

اول ڈپلیو نے گمان کیا تھا کہ مغل پادشاہت کے آثار پر ایک یوروپین پادشاہت کی عمارت کھڑی کردینا ممکن ہے۔ اسکے ہی تیز و ذہین دل نے یہ خبر پیدا کی تھی جب کہ انگریزی کمپنی کے عالی ترین ملازمین صرف مال لدوانے و نفع کے حساب مین مصروف تھے اسنے اس کار عظیم پر صرف کمر ہی نہین باندھی بلکہ ان وسائل پر بھی خوب غور کرلیا تھا جن سے یہ کام پورا ہونا ممکن تھا۔ وہ تاڑ گیا سمجھ لیا کہ دیسی نوابون و راجاؤن کی بڑی سی بڑی فوج ان سپاہ کے سامنے جو مغربی طریق کے مطابق قواعددانی و فن صف آرائی مین تربیت دی گئی ہو ہرگز نہین ٹھہر سکتی۔ اسنے تجربہ سے یہ بھی خوب جان لیا کہ دیسی سپاہ بھی یوروپین سرداروں کے زیر کمان ایسی ہی کارآمد و بہادر ہوسکتی ہین جیسے سیکس و فریڈرک کی سپاہ تھی۔ وہ بخوبی آگاہ تھا کہ ایک یوروپین خانہ بدوش کو ہندوستان مین حکومت کرنے کے لیے سب سے آسان طریق یہی ہے کہ کسی کٹھ پتلی جیسے ذی حشمت و زرین پتلے کو جو نواب یا نظام کے نام سے

تعظیم و تکریم کیا جاتا ہو پوشیدہ سمجھا تا رہے - اور اُسکے منہ کے ذریعہ سے
اپنے حکم نافذ کرتا رہے - جنگ و مصلحت زمانہ کے فن جنکو چند سال بعد نہایت
کامیابی سے انگریزون نے استعمال کیا اول اُس پر حوصلہ و عزم و زیرکی و دیانت
فرانسیسیون سے کام مین لائے گئے -

اسوقت ہندوستان کی ایسی حالت ہو رہی تھی کہ کوئی حیلہ پیشبندی
مشکل سے ایسی ہو سکتی تھی جسکے ساتھ کوئی معقول حیلہ قدیم یا رواج حال کے
روسے نہ ساخت کیا جا سکتا ہو - کل حقوق محض بیکے قیام ہو رہے تھے -
اور یورپین لوگون نے جو دیسیون کے قصہ و تکرار مین شریک ہو گئے
تھے اس ابتری و درہمی و برہمی کو ایشیائی نظم و نسق کے ساتھ یورپین آئین
و دستورات کو ملا کے اور زیادہ بڑھا دیا - اگر مصلحتاً کسی نواب کو آزاد حاکم
قرار دینے کی حاجت ہوتی تو اُسکے لیے معقول وجہ پیدا کر لیجاتی - و اگر اُسکو صرف
دربار دہلی کا نائب سمجھنے مین مطلب برآری ہوتی تو اُسکے لیے بھی کوئی وجہ
نکالنے مین بھی دقت نہوتی صرف کہنے مین وہ اپنا بناہی رہے - اگر اُسکے عہدے
کو موروثی تصور کرنے کی ضرورت ہوتی یا وقت وہ اسپٹ کے لیے ہی خیال
کیا جاتا - گو کوئی دشواری نہ تھی - ان سبکے لیے دلائل و نظائر پیش کر دیجاتین -
وہ فریق جو وارث خاندان بابر کو ہاتھ مین لیے ہوئے تھا - اُسکو جائز و یقینی
و مسلم بادشاہ قرار دیتا اور دعوی پیش کرتا کہ کل حکام پر اُسکی اطاعت و
فرمانبرداری لازم ہے - مگر فریق ثانی جسکے زیر کرنے کیلیے یہ دعوے
ہوتے تھے [illegible] اسکے معتقد احادیث رکھتے [illegible] جو کہ بادشاہ تو مغلیہ

نیست و نابود ہو گئی۔ اور یہ کہ اگرچہ وارث خاندان مغلیہ کی تعظیم و تکریم
عالیشان بادشاہون کی اولاد ہونے کی وجہ سے مناسب ہے مگر اسکو
اب ہندوستان کا مالک سمجھنا محض لغو ہے۔

۱۷۴۸ عیسوی مین ہندوستان کے نئے حکام مین سے سب سے
برتر نظام الملک نائب السلطنت دکن انتقال کر گیا۔ اُسکا بیٹا ناظر جنگ
جانشین ہوا۔ کل صوبون مین جو اُسکے زیر تحت تھے کرناٹک سب سے زیادہ
زرخیز و مالدار و وسیع تھا۔ اُسکا حکمران ایک قدیم نواب تھا جسکو انگریز
انورالدین خان کے نام سے لکھتے ہین۔

لیکن دونون نیابت سلطنت و تخت نوابی کی گدی کے دیگر دعویدار
بھی تھے۔ مظفر جنگ نظام الملک کا پوتا ناظر جنگ سے اور چندا صاحب
نواب متوفی کا داماد انورالدین سے ہمسری کرنے کو آمادہ ہو گئے
ہندوستان کی موجودہ برہم و بے قیام حالت مین دونون
مدعیان کو اپنا اپنا حق گدی ثابت کرنا محال نہ تھا۔ ایک بے ترتیب
جماعت مین بہت لوٹ مار کے بھوکے لوگون کو ایک نشان کے پیچھے
جمع کر لینا مشکل نہین ہوتا۔ ان دونون نے اپنی فوجون کو متحد کر کے
کرناٹک پر حملہ کیا اور فرانسیس لوگون سے جنکی شہرت مال مین انگریزون کے
اوپر ساحل کارومنڈل پر فتح پانے سے بڑھ گئی تھی مدد کے خواستگار ہو گئے
فطرتی و پر عزم ڈپلیو کو اس سے زیادہ اور کیا چاہیے تھا۔ وہ نوابی
بے فتح کو دیکھ رہا تھا۔ اسکو کرناٹک کا نواب و نائب سلطنت دکن بنا کے

اور اُنکے نام کے حیلہ سے کل ملک پر خود حکومت کرنے کی [illegible]
نہایت دل پسند اور کشش کرنے والی تھی - وہ فوراً اُن تجویزون
کے ساتھ لگگیا - اور چار سو فرنچ اور دو ہزار دیسی سپاہ کو جو
یورپ کی قواعد دانی مین تربیت یافتہ تھی - انکی مدد کیلیے
روانہ کردی - جنگ ہوئی جسمین فرنچ سپاہ نے نہایت بہادری
دکھلائی - الاورہے خان کو شکست ہوئی اور جنگ مین قتل
ہوا - اُسکا بیٹا محمد علی جو بعد انگلینڈ مین نواب ارکاٹ
کے نام سے مشہور ہوا - اور جسکا نہایت فصاحت آمیز تقریر مین برک
صاحب نے ذکر کیا ہے - اپنی بھیجی ہوئی فوج کو لیکر ترچناپولی
کو بھاگ آیا - اب فتحیاب کرناٹک کے صوبہ پر قابض ہو گئی -

- ڈپلیو کی اقبالمندی کا یہ عالم تھا جیسے
اہ کے جنگ و عہد و پیمان و کارروائی و منصوبہ بازی و سازش
و لیاقت و نیک اختر کے اسکا رعب و داب کل کرناٹک کے
اوپر جم گیا - ناظر جنگ اپنی سپاہ کے ہاتھ سے
قتل ہوا - پھر مظفر جنگ دکھن کا نائب سلطنت کی گدی پر بیٹھا -
چنانچہ فرنچ فوج و پولیسی کے چار طرف فتح کامل ہو گئی -
پونڈیچری مین نہایت شادمانی و خوشی منائی گئی - قلعہ پر سے
فتح کی سلامی داغی گئی - اور شکرگزاری مین گرجے مین بھجن گائے - تخت نشین

نظام وہان اپنے مددگار دوستون سے ملاقات کرنے آیا۔ اور اسی مقام پر
رسم تخت نشینی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ادا کی گئی۔ ڈپلیکس
اعلے درجہ کے مسلمان امرا کی پوشاک پہنکر نظام کے ساتھ پالکی پر سوار
ہوکر شہر مین داخل ہوا۔ اور دربار کے سب سے اعلی امیر کی جگہ پر شاہی سواری
مین نمایان ہوا۔ وہ دریا کرشنا سے لیکر راس کنیا کماری تک کل ملک
ہند کا حاکم مقرر ہوا۔ ملک کا یہ حصہ فرانس کے برابر تھا۔ اسکو کل وہی
اختیارات عطا ہوئے جو چندا صاحب کو حاصل تھے۔ سات ہزار
سوارون کی فوج اسکے زیر تحت کردی گئی۔ اور یہ بھی اعلان کردیا گیا کہ
سوائے پانڈیچری کے کرناٹک مین اور کہین ٹکسال نہ رہے۔
اس بڑی دولت کا ایک جزو کثیر جسکو گذشتہ نائبان سلطنت دکن نے جمع کیا
تھا۔ فرنچ گورنر کو ملا۔ کہتے ہین کہ بیس لاکھ نقد روپیہ اور بہت بیش قیمت نقد
جواہرات اسکو نذر ملی۔ المختصر اسکے منفعت کی انتہا نہ رہی۔ اب اسکو ۳ ملین
رعایا پر کامل اختیارات حاصل ہوگئے بجز اسکے سفارش و مداخلت کے کسی کو
کوئی عزت و اعزاز حاصل نہین ہوسکتا تھا۔ کوئی عرضی بلا اسکے دستخط ہوے
نظام تک نہین پہونچ سکتی تھی۔ مظفر جنگ گدی نشین ہونے کے بعد چند
ماہ تک زندہ رہا۔ اسی خاندان کا دوسرا شہزادہ فرانسیس لوگون کے اختیار
سے گدی نشین کیا گیا۔ اور اسنے بھی اول نظام کے سپرد عہدون و اعزاز کو بحال
رکھا اب تمام ہندوستان مین ڈپلیکس سے برتر کوئی زبردست حاکم نظر نہین آتا تھا۔
اسکے ہموطن ازراہ شیخی کہتے کہ ڈپلیکس کے محلون تک مین اسکا نام بلا لرزے

نشین لیا جاتا تھا۔ دیسی لوگ نہایت تعجب و حیرت کرتے تھے کہ ایک یوروپین پر کیسے
کو چند سال کے عرصہ مین اسقدر عظیم الشان اختیارات و ملک و دولت حاصل
ہو گئی مگر اس خود پسند و متکبر فرانسیس کو اسقدر اصلی اختیارات و دولت
حاصل کرنے پر بھی قناعت نہ ہوئی۔ وہ نہایت شیخی کے ساتھ اپنی بزرگی
و شان و حشمت کو اپنے ہمسرون و رعایا پر ظاہر کرنا پسند کرتا۔ اسنے قصد کیا کہ
اسمقام پر جہان ناظر جنگ کو شکست دیکر اسنے فتح عظیم حاصل کی اور
میر جعفر جنگ کو گدی نشین کیا ایک مینار یادگار کے لیے تعمیر کرایا جاوے
جسکی چار طرف چار زبان مین کتبہ کندہ کیا جاوے تا کہ اقوام مشرق مین اُنکی فتح کا
اعلان ہوتا رہے۔ فتح کی علامات کے تمغے اس عظیم الشان مینار کی بنیاد مین
رکھے گئے اور اسکے گرد ایک شہر بنام فتح اباد ڈپلیو ڈپلیو کی فتح کی یادگار
مین آباد کیا گیا۔

انگریزون نے اپنی ہمسر کمپنی کی تیز و تُند اجلال ترقی کو ضبط کرنے کے
لیے کچھ کمزور و غیر مستقل کوشش کی اور محمد علی کو نواب کرناٹک تسلیم کیے
رہے۔ مگر اسکے تحت مین صرف ترچنا پلی ہی باقی تھا۔ اسکو بھی بہ چند صاحب
اور اسکے فرنچ مددگارون نے آکر محاصرہ کیا۔ دشمن کو وہان سے اب ہٹانا
غیر ممکن تھا۔ ایک قلیل فوج جو مدراس مین مقیم تھی بلا لائق سردار کے تھی۔
میجر لورینس انگلینڈ واپس چلا گیا تھا۔ باشندگان ملک اب انگریزون کو
نظر حقارت سے دیکھتے تھے۔ انھون نے بچشم خود دیکھ لیا تھا کہ فرانسیسیون
نے آکر ایک آن کی آن مین مدراس مین اپنا تسلط جما کر انکے خاص افسرون کو

قید کرکے پنڈیچری کی گلی و کوچوں میں گھمایا تھا۔ انھوں نے ہر جگہ ڈپلیو کی فوج و حکمت کو کامیاب ہوتے دیکھا۔ و حکام مدراس سے جو کچھ مخالفت کی وہ صرف انکی کمزوری و نالائقی کی مظہر ہوئی۔ اس سے فرنچ و شمن کے اجلال کو اور زیادہ ترقی ہوئی۔ اس عین نازک وقت پر وعالم مایوسی مین ایک نامعلوم انگریز نوجوان کی قوت وہمت و ذہن کی بدولت یکایک کچھ اور کا اور ہی نظر آیا۔

کلایو کی اسوقت ۲۵ سال کی عمر ہوگئی تھی کچھ عرصہ تک جنگی و تجارتی ملازمت کرتے رہے۔ پھر وہ آخرش کو ایک ایسے عہدہ پر مقرر ہوگیا جو دونون صیغہ سے متعلق تھا۔ وہ کپتان کے مرتبہ کے ساتھ فوج کا سپردہ عہدہ مقرر ہوا۔ حال کے موقع پر اُسنے اپنی کل قوت کا اظہار کیا۔ اسنے بگرمجوشی اپنے افسرون کے ذہن نشین کیا کہ تاوقتیکہ کوئی پرزور و پرہمت کوشش نکیجاویگی تو چناپولی ہاتھ سے نکل جاویگا واکوٹ رچی کا خاندان غارت ہوجاویگا۔ اور اور فرنچ کل جزیرہ نما کے اصل مالک بن بیٹھینگے۔ یہ اشد ضرور تھا کہ بشجاعت کوئی زبردست ضرب دشمن پر ماری جاوے اگر ارکٹ دارالخلافت کرناٹک اور مستقر سکونت نوابان پر حملہ کیا جاوے تو ضرور ہے کہ ترچناپولی پر سے محاصرہ اُٹھ جاوے۔ افسران مدراس ڈپلیو کی کامیابی سے نہایت خوف زدہ ہوگئے تھے اور انکو کامل اندیشہ ہوگیا تھا کہ اگر اب فرانس اور انگلینڈ کے درمیان جنگ ہوئی تو دشمن فوراً ہماری آبادی پر حملہ آور ہوکر اُسکو نیست و نابود کردیگا۔ چنانچہ ان سب نے کلایو کی تجویز کو پسند کیا۔

اور اُسکو پورا کرنے کا کل انصرام اسکے ہی ذمہ کردیا۔ اس نوجوان کپتان کے زیر تحت ۲۰۰ گورہ اور ۳۰۰ دیسی سپاہ جو انگریزی وضع کی صف آرائی و تربیت پائے ہوئے تھی کردی گئی۔ اس قلیل فوج کے آٹھ ماتحت افسرون مین دو تو کسی قدر آزمودہ کار تھے مگر چھ محض ناواقف تھے۔ وہ کلائیو کے مانند کمپنی کے مخبر و تجارتی ملازم تھے۔ مگر اُنھون نے بھی اب اسکے مثل جنگی ملازمت قبول کرلی تھی۔ موسم نہایت طوفانی تھا۔ مگر کلائیو بلا لحاظ بارش و گرمی و آندھی طوفان برابر قدم مارے ہوئے ارکٹ کے پھاٹکون تک پہونچ گیا۔ فوج قلعہ نے متحیر و خوف زدہ ہوکر فوراً قلعہ خالی کردیا۔ کلائیو بلا ایک گولی سر کیے اُسمین داخل ہوا۔

مگر کلائیو بخوبی جانتا تھا کہ جلد مجھے یہان زبردست غنیم کا مقابلہ کرنا پڑیگا وہ مجھے یہان زیادہ عرصہ تک بلا خلل نہ رہنے دیگا۔ لہذا اسنے بمستعدی قلعہ مین رسد جمع کرنا و مورچہ بندی مضبوط کرنا و خندق درست کرنا شروع کردیا تاکہ دشمن کا محاصرہ ہونے پر سب درستی رہے اور باطمینان مقابلہ ہوسکے فوج جو قلعہ سے نکالدی گئی تھی زیادہ مدد لیکر واپس آئی تین ہزار سپاہ شہر کے باہر خیمہ زن ہوئی۔ کلائیو نے شب کی خاموشی مین قلعہ سے نکلکر ناگہانی دشمن پر حملہ کیا۔ بہت آدمی کھیت رہے اور باقی درہم برہم ہوکر بھاگ گئے۔ کلائیو بلا ایک سپاہی کے نقصان کے قلعہ مین واپس چلا آیا۔

ان واقعات کی خبر فوراً چنداصاحب کو پہونچی جو اپنے فرنچ مددگارون کو ہمراہ لیے ہوئے ترچناپولی کا محاصرہ کررہا تھا۔ اسنے فی العور اپنے لشکر مین سے

چار ہزار سپاہ ارکٹ کو روانہ کی۔ انکے ساتھ وہ بھی سب ملگئی جنکو کلائیو نے شکست
حملہ کرکے پراگندہ کردیا تھا۔ ان مین ولودے سے دو ہزار سپاہ اور آکر ملگئی
اور پنڈیچیری سے ۱۵۰ فرنچ سپاہ ڈپلیو نے روانہ کردی۔ یہ فوج امدادی
سب سے بہتر تھی۔ یہ کل فوج جو شمار مین دس ہزار تھی چندا صاحب کے پسر راجہ صاحب
کے زیر کمان ارکٹ کو روانہ ہوئی۔

راجہ صاحب فوراً ارکٹ پر محاصرہ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ یہ قلعہ
نہایت بودہ و مسمار تھا بالکل اس لائق نہ تھا کہ اسمین رہکر بکامیابی دشمن سے
مقابلہ ہوسکے۔ دیوارین شکست و خندق خشک ہو رہی تھی۔ اسقدر تنگ تھے
کہ توپین نہین چڑھ سکتی تھین۔ اور نہ قلعہ بندی ایسی درست تھی کہ سپاہ سے ہو سکی
حفاظت ہوسکے۔ فوج قلعہ کا شمار بیماری و زخمون کے باعث اور بھی زیادہ کم
کم ہوگیا تھا اسمین ۱۲۰ گورے اور ۲۰۰ دیسی سپاہی کام کرنے کے لائق رہگئے
تھے۔ افسر بھی چار باقی رہے تھے۔ رسد بھی کچھ زیادہ نہ رہی تھی اور بھی زیادہ
مشکل یہ نظر آتی تھی کہ یہ قلیل فوج ایک ۲۵ سالہ نوجوان کپتان کے زیر کمان تھی
جسکو صرف حساب کتاب کرنے کے سوا اور کوئی تعلیم نہ ملی تھی۔

۵۰ روز تک محاصرہ جاری رہا۔ اس اثنا مین اس نوجوان کپتان نے
نہایت شجاعت و مضبوطی و مستعدی کے ساتھ مقابلہ کیا کہ گویا وہ کوئی پرانا
جنگ آزمودہ جنگجو ہی تھا۔ اب سامان رسد کم ہونے لگا۔ ایسی صورت
مین اکثر ہوتا ہے کہ سپاہ سرکشی و نافرمانی کرنے پر مستعد ہوجاتی ہے۔ یہ خطرہ اور
بھی زیادہ ہوجاتا ہے جب سپاہ مختلف زبان و طور و طریق و مذہب و قومیت کی

ہوتی ہے۔ مگر اس قلیل گروہ کی اطاعت و فرمان برداری قیصر کی فوج واہم
و نپولین کی قدیم سپاہ سے بھی برتر تھی۔ کلائیو کے پاس سپاہی آئے کچھ
یہ شکایت نکرنے کو کہ سامان خوردنی کم ہے بلکہ یہ عرض کرنے کو کہ کل چاول یورپین
سپاہ کو دیدیا جاوے۔ جنکو باشندگان ایشیائی بہ نسبت زیادہ غذا کی
ضرورت ہوتی ہے۔ ہم صرف چاول کا مانڈ کھا کر گذر کر لینگے۔ تمام دنیا کی
تواریخ مین ایسی سچی وفاداری و اطاعت کی دوسری تمثیل مشکل سے نکلیگی۔

گورنمنٹ مدراس نے مدد پہونچانے کا قصد کیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔
لیکن ایک دوسری سمت سے امداد کی امید پیدا ہو گئی۔ چھ ہزار مرہٹون کا
ایک گروہ جو نصف سپاہ و نصف رہزن تھی مراری راؤ کے زیر کمان محمد علی کو
مدد دینے کے لیے کچھ معاوضہ پر راضی ہو گیا۔ مگر فرنچ سپاہ کی قوت کو
زبردست اور چندا صاحب کی فتح ہونے کو بلاشبہ سمجھکر وے کرناٹک
کی سرحد پر خاموش پڑے رہے۔ مگر جب انھون نے ارکٹ مین چند
انگریزی سپاہ کی شجاعت و جوانمردی کی شہرت سنی تو غفلت سے بیدار ہو گئے
مراری راؤ نے یہ خبر سنکر فوراً کہا مجھے ہرگز یقین نہ تھا کہ انگریز لوگ
جنگ کرنا جانتے ہین۔ مگر چونکہ اب مجھے معلوم ہوا کہ انھون مین اپنی حفاظت
و مدد کرنے کی ہمت ہے۔ لہذا مین بھی اب انکی مدد کرونگا۔ راجہ صاحب کو
دریافت ہوا کہ مرہٹے اب اس سمت کو روانہ ہوئے۔ اس باعث ضرور ہوا
کہ از راہ دور اندیشی کچھ مناسب بندوبست کر لینا چاہیے۔ اسنے اول عہد و
پیمان کرنے کی کوشش کی۔ اسنے کلائیو کو زر کثیر رشوت مین دینے کے لئے

کمال بے اعتنائی اور نہایت حقارت کے ساتھ اُسکو نامنظور کیا۔ راجہ صاحب
نے قسم کھائی کہ اگر میری تجاویز تسلیم نہونگی تو مین فی الفور قلعہ پر حملہ کرکے
ہر شخص کو جو اُسکے اندر ہے تہ تیغ کر ڈالونگا۔ کلایو نے اپنے معمولی زعم و
تکبر سے جواب مین کہلا بھیجا کہ تمھارا باپ غاصب و دست دراز ہے تمھاری
فوج محض بے ترتیب ہجوم ہے تمھین انگریزی سپاہ سے قبل ایسی زبردلی
دھمکی کا پیغام بھیجنے کے اول غور کرلینا چاہیے تھا۔

راجہ صاحب نے اب قلعہ پر ضرور حملہ کرنے کا قصد کیا۔
وہ روز جنگی مہم و عزم کے لیے نہایت موزون تھا جو محمدی لوگون کا پاک
دن تھا۔ وہ روز حضرت علیؓ کے پسر جناب امام حسین کی شہادت کا یادگار ہے
کل تاریخ اسلام مین اس سے زیادہ درد انگیز و ترسناک ماجرا واقع نہین ہوا۔
اس پر غم واقعہ کا اختصار یہ ہے۔ کہ جب سردار فرقہ فاطمہؑ کی وفادار سپاہ
جنگ کرتے کرتے کھیت رہی۔ تب آپ نے اخیر مین ایک گھونٹ پانی
پیا نماز پڑھی ذرا عرصہ مین جام شہادت نوش فرمایا۔ ملعون قاتلون نے
آپ کا سر دھڑ سے اُتار کر ظالم کے روبرو لیگئے۔ جسنے بیجان لبون پر
عصا مارے۔ اُن مبارک لبون پر جنکو اکثر ضعیف لوگون نے رسول اللہؐ کو
چومتے دیکھا تھا۔ اگرچہ اس پر درد و حسرت ناک ماجرے کو گذرے ہوے
بارہ سو سال ہوگئے۔ مگر تاہم جب دیندار محمدیون کو اُسکی یاد آتی ہے
نہایت غم و رنج کرتے ہین۔ وہ اس وحشت ناک واقعہ کی یادگار کے
روز اکثر اسقدر جوش غم ظاہر کرتے ہین کہ کہتے ہین کہ بعض کی روح قالب

نکلجاتی ہے۔ انکا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس روز کافرون سے جنگ
کرتا ہوا شہید ہوتا ہے۔ اُسکی تمام زندگی کے گناہ بخشے جاتے ہین
اور بہشت مین حورین نصیب ہوتی ہین۔ چنانچہ اُس دن بارک وڈ کا موقع پا
راجہ صاحب نے اسکٹ پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ مذہبی جوش و خروش
کو اضافہ کرنے کی غرض سے اشیاء منشی کا استعمال کیا گیا۔ چنانچہ
سپاہ محاصرین غضب ہو قلعہ پر حملہ کرنے کو آگے بڑھی۔

کلائیو کو اس تجویز کی خبر پوشیدہ پہنچ گئی تھی۔ فوراً اُسنے اپنا
سپاہان درست کر لیا تھا۔ شب بھر سب درستی کرتا رہا صبح ہونے کے
قریب جب ماندہ ہو کر ذرہ لیٹا تھا کہ یکایک حملہ کا شور وغل شروع ہوا
وہ فوراً بیدار ہو کر اپنی جگہ پر موجود ہوا۔ دشمن زبردست ہاتھیون کو
جنکی پیشانی آہنی توون سے مسلح تھی آگے کیے ہوئے قلعہ کی طرف بڑھا۔
یہ پوری امید کی گئی تھی کہ یہ زندہ دیو ٹکرون سے دروازہ کو توڑ پھوڑ کر دینگے
مگر جبکہ ان عظیم الشان جانورون پر انگریزی سپاہ کی گولیون کی بارش کی
بوچھار ہوئی۔ وے وحشتناک ہو کر اُسی انبوہ کو پامال کرتے ہوئے
پیچھے بھاگے جو اُنکو آگے کی طرف بڑھائے چلے آتے تھے۔ خندق کے
اُس حصہ مین جہان پانی تھا ایک بیڑا تختہ چھوڑا گیا۔ کلائیو نے دیکھا کہ وہان
ہمارے گولہ انداز اپنے کام کو بخوبی نہین سمجھتے۔ خود انتظام اپنے ہاتھ مین

+ مصنف کا یہ بیان محض لغو ہے۔ دیندار محمدی منشی اشیاء کو حرام سمجھتے ہین اسنے اپنے
ہمقوم لوگون کے اجلال و شہرت بہادری کو زیادہ کرنے کی غرض سے ایسا لکھا ہے۔ مترجم

ے لیا۔ اور توپین چلاکر ایک آن مین کل بیڑے کو صاف کرڈالا جسطرف
خندق خشک تھی اسطرف دشمن کی سپاہ نہایت دلیری سے قلعہ کی دیوارون
پہ چڑھی۔ مگر اسقدر تیزی و درستی و نشانہ کے ساتھ انپر گولہ سر کیے گئے
کہ بڑے بڑے بہادرون کی ہمت پست ہوگئی پیچھے کی صف آگے کی
صف کو برابر گولیان بھر کر بندوقین دیتی جاتی تھین جو غنیم کی فوج مین
ہیبت ناک غارت گری پھیلاتی تھی۔ بہ زور شور سے ملے سار کردشمن
کھائی سے پیچھے ہٹ گیا۔

یہ کشمکش ایک گھنٹہ بھر رہی۔ حملہ آور فوج مین سے چار سو آدمی کام آئے
قلعہ کی فوج مین سے صرف پانچ و چھ آدمی کھیت رہے۔ وے شب بھر
نہایت فکر مین رہے کہ مبادا دشمن دوبارہ حملہ کرے۔ مگر جب صبح ہوئی تو
تمام میدان خالی نظر آیا۔ ایک بھی دشمن کا سپاہی کہین نہ رہا۔ وہ بہت
سامان جنگ اور کئی توپین چھوڑ کرکے بھاگ گئے۔

جب قلعہ سینٹ جورج مین اس فتح عظیم کی خبر پہونچی تو نہایت خوشی
منائی گئی۔ کلایو ایک نہایت لائق سردار سمجھا گیا۔ اور سب کو یقین ہوگیا
کہ وہ نہایت اہم کام کو انجام دے سکیگا۔ فوراً دو سو گورے و سات سو
تلنگے اسکی مدد کے لیے روانہ کیے گیے۔ ان سب کو لیکر آپ اُسنے دشمن پر
چڑھنے کا عزم کیا۔ اُسنے قلعہ تمراہی کو فتح کرکے مرہٹی امداد کی فوج کو اپنے
ساتھ کر لیا۔ اور بہ تمری کو فتح لیا تاکہ راجہ صاحب پر جو پانچ ہزار دیسی اور
تین سو فرانسیسی سپاہ ساتھ لیے ہوے تھا حملہ کرکے شکست دے۔ کلایو نے

پیچھا کرکے فی الفور جنگ شروع کردی۔ دونون طرف سے خوب بہادری ظاہر ہوئی۔ مگر آخرش کو کلایو کو کامل فتح حاصل ہوئی راجہ صاحب کا کل سامان جنگ فتحیاب کے ہاتھ لگا دشمن کی فوج کی چھ سو سپاہ کلایو کے پناہ مین چلی آئی اور کمپنی کی ملازمت مین رکھ لی گئی۔ کنجوشٹ مع بلا جنگ ہاتھ مین آگیا عالم اسکی نے چندہ صاحب کو ترک کرکے محمد علی کو نواب کرناٹک تسلیم کیا۔

اگر کل انصرام جنگ کلایو کے حوالہ رہتا تو اغلب تھا کہ سب معاملہ جنگ کا بخوبی جلد طے ہو جاتا۔ مگر سوائے وہان کے جہان وہ خود موجود ہوتا۔ اور سب جگہ انگریزی افسرون کی بزدلی و ناقابلیت کے باعث جو انکے ہر کام مین نمایان ہوتی۔ جنگ زیادہ عرصہ تک بڑھتی گئی۔ مرہٹے باہم کانا پوسی کرتے کہ کلایو سپاہی اُن انگریزون سے بالکل مختلف معلوم ہوتا ہے۔ جو اور اور جگہ دکھائی پڑتے ہین۔ انکی کاہلی و سستی کا انجام یہ ہوا کہ قلیل عرصہ کے بعد راجہ صاحب ایک فوج کثیر کو لیکر جسمین چار سو فرانسیسی سپاہ بھی تھی قلعہ سینٹ جارج کے نیچے تک چلا آیا اور انگریزون کے باغ و بنگلے غارت کر ڈالے مگر کلایو نے پھر اسکا مقابلہ کرکے شکست دی۔ اس جنگ مین ایک سو فرانسیسی سپاہی قید کرلیے گئے یا قتل ہوئے۔ یہ نقصان ایکہزار دیسی سپاہ کے بہ نسبت زیادہ خیال کیا گیا۔

ظفریاب فوج جنگ میدان سے قلعہ سنٹ ڈیوڈ کی طرف روانہ ہونے لگی راہ مین ڈوپلیو فتح آباد بستی و ستون فتح ملا جسکو اپنی فتح کی یادگار قائم کیا تھا [illegible]

ڈپلیو نے تعمیر کرایا تھا۔ کلایو نے حکم دے دیا کہ وہ سینار و آبادی دونون نیست و نابود کر دیجاوین - ہم یقین کرتے ہین کہ اُسنے اس غارتگری کے کام کو ذاتی یا قومی نفرت سے نہین کیا بلکہ ہپین مصلحت وقت کے لحاظ سے کیا۔ اس آبادی و سینار کا تمائی سے نام و کتبہ ایک حکمت و فطرت تھی جسکے ذریعہ سے ڈپلیو نے عام ہندوستانیون کے دلون پر اپنا اور اپنی قوم کا رعب و داب جمایا تھا۔ کلایو نے مناسب سمجھا کہ مین بھی عام پر روشن کر دون کہ ہماری قوم فرانسیسیون سے کسی امر مین کمتر نہین ہے۔ اور نہ وہ اس سے ذرا خوف کھاتی ہے۔ دیسیون کو خود غرض لوگون نے یقین کرا دیا تھا۔ کہ یورپ مین فرانسیسی سب سے زیادہ طاقتور و زبردست ملک ہے قوم انگریز اُسکی ہمسری کا دعوی نہین کر سکتی۔ اس دھوکہ و فریب کو دور کرنے کے لیے فرانسیسیون کی فتح کی یادگار غارت کر ڈالنے کی بہ نسبت دوسری کوئی بہتر تدبیر نہین ہو سکتی تھی۔

ان واقعات سے پر ہمت ہو کر گورنمنٹ مدراس نے فوج قلعہ ترچناپولی کے امداد کے لیے ایک مضبوط فوج کو کلایو کے زیر کمان روانہ کرنے کا عزم کیا۔ مگر اسوقت میجر لورینس انگلینڈ سے واپس آیا اور کل فوج انگلشیہ کے اول کمان پر مقرر ہوا۔ ہرگز امید نہ تھی کہ کلایو جسنے مدرسہ و دفتر کوٹھی مین اسقدر شوخی و سرکشی ظاہر کی تھی ایسی عظیم الشان کار مہم طے کرنے کے بعد بخوشی ماتحتی مین کام کرنے پر راضی ہو جائیگا۔ لیکن لورینس شروع مین اسکے ساتھ نہایت شفقت و عنایت کے ساتھ پیش آتا تھا۔ کلایو کے بارے مین

یہ کہنا حق بجانب ہے کہ باوجود شوخ چشم و متکبر ہونے کے وہ ہرگز احسان فراموش
نہ تھا۔ اسنے نہایت خندہ روئی سے اپنے قدیم مہربان دوست کی
ماتحتی مین کام کرنا تسلیم کرلیا۔ اور ایسی گرمجوشی سے ماتحتی مین کام کیا
جیسے اول کیا تھا۔ لودلس اسکی مدد کا بخوبی قدرشناس تھا۔ اگرچہ وہ
کوئی بڑا زبردست عاقل نہ تھا۔ تاہم مردم شناس تھا۔ اگرچہ اپنے فن جنگ
وصف آرائی کی باضابطہ تعلیم پائی اور ہمیشہ جنگ کو مدت الایام سے
کرتا اور دیگر دست اندازون کو بنفرت دیکھتا تھا تاہم وہ کلایو
کو عام قاعدہ سے مستثنی سمجھتا تھا۔ اُسنے ایک مرتبہ تحریر کیا بعض
لوگ کپتان کلایو کو خوش قسمت و اقبال مند سمجھتے ہین۔ مگر مین اس
شریف کو بخوبی جانتا ہون کہ جو کچھ واقع ہوا ہے اسکی عالی لیاقت کی
بدولت ہوا ہے۔ وہ زبردست ہمت و پوری مستعدی و تند مزاج کا
انسان ہے۔ خطرہ عظیم پیش آنے پر بھی نہین گھبراتا۔ وہ پیدایش سے
ہی سپاہی ہے۔ بلا کسی قسم کی تربیت جنگی و تجربہ کے اسنے اپنی عالی
سمجھ و امتیاز سے ایک کامل تجربہ کار افسر و بہادر سپاہی کے مثل
فوج کی رہنمائی کی اور ایسی دوراندیشی ظاہر کی کہ جسکی بدولت کامل
کامیابی حاصل ہوئی"۔

فرانسیسیون مین کوئی ایسا سپہ سالار نہ تھا جو ان دونون
دشمنون کے مقابلہ کرنے کے لائق ہوتا۔ اگرچہ ڈپلو کسی بہادر سپاہی سے
[illegible] و با فطرت مین کمتر نہ تھا۔ مگر میدان جنگ مین فوج کی رہنمائی کرنیکے

بخوبی لائق نہ تھا۔ اسکو سپاہی ہونے کی تربیت حاصل نہ تھی۔ اور نہ اسکو سپاہی ہونے کی رغبت تھی۔ اِسکے دشمنون نے اُسکو بزدل کہا۔ وہ گولی کی پہونچ سے باہر رہتا۔ کیونکہ اسکا قول تھا کہ خاموشی و امن میری ذہانت سے مناسبت رکھتی ہین۔ توپ و گولون کے شور و غل کے درمیان مین غور نہین کرسکتا۔ لہذا اُسکو اپنی جنگی تجویزون کو انجام دینے کا کام دوسرون کے سپرد کرنا پڑتا تھا۔ اُسکو اکثر نہایت گلہ گزاری رہتی۔ کہ میری مرضی مطابق کارروائی نہین ہوتی۔ تاہم اُسکو ایک نہایت لائق افسر بنام بوسی سے مدد ملی۔ مگر وہ نظام کے ہمراہ جانب شمال روانہ ہوگیا تھا اور اس بادشاہ کے دربار مین اپنے ذاتی و ملک کے فائدے کی فکر مین تھا۔ ان افسرون مین جو ڈپلیو کے ساتھ رہ گئے تھے ایک بھی لائق نہ تھا۔ اکثر اُن مین نادان نوآموز کم سن لڑکے تھے جنکی ناواقفیت و بیوقوفی پر عام سپاہی قہقہہ اُڑایا کرتے تھے۔

اب انگریزون کی چہار طرف فتح ہونی شروع ہوئی۔ ترچناپولی کے محاصران خود گھیر لئے گئے۔ اور مجبوراً قول و قرار کرکے دشمن کے حوالہ ہوئے۔ چنداصاحب مرہٹون کے ہاتھ پڑ گیا۔ اور غالبًا محمد علی کے در غلانے سے قتل کر ڈالا گیا۔ تاہم ڈپلیو کی ہمت پست نہین ہوئی تھی وہ بڑا منصوبہ باز تھا یورپ سے اسکے مالکان نے امداد روانہ کرنے سے انکار کردیا۔ انھون نے اسکی پولیسی و تدابیر کو ناقص و بیہودہ قرار دیا و مدد دینے سے قطعی گریز کیا۔ فوج بھی جو روانہ کی وہ بھی

ایسے لوگون کی بھرتی تھی جسکو جہازون و کوچون کا فضلہ کہنا بجا و درست تو بجا ہے۔ تاہم ڈپلیو نے ہمت نہ ہاری۔ اسنے رشوتین دیکر سازشین کین اور اپنی ذاتی دولت کو صرف کیا۔ دہلی سے سندین حاصل کین اور چہار طرف گورنمنٹ مدراس کے دشمن پیدا کر دیے۔ جہانتک کہ خود کمپنی کے مددگار و دوستون کو اپنی طرف ملا لیا۔ مگر یہ سب عبث تھا۔ انگریزون کی قوت و اختیار رفتہ رفتہ روز بروز ترقی اور فرانسیسون کا تنزلی کرتا گیا۔

ہندوستان مین کلایو ہمیشہ مریض بنا رہتا۔ اب اسوقت اسکی صحت مین اسقدر خلل تھا کہ اسنے انگلینڈ واپس جانے کا قصد کیا۔ مگر قبل روانہ ہونے کے اسنے ایک نہایت اہم کار کو انجام دینے کا بیڑا اُٹھایا۔ اور معمولی قوت و مستعدی کے ساتھ اُسکو ختم کیا۔ قلعہ کولونگ و چنگلپٹ فرنچ فوج کے قبضہ مین سے تھے یہ مشورہ ہوا کہ اُنسے یہ چھین لیے جاوین۔ مگر اس مقصد کے لیے فوج موجودہ نہایت ابتر و خراب تھی بجز کلایو کے اور دوسرے کی جرات نہ تھی کہ اسکو لیکر ایسے دشوار کام کو انجام دینے کا قصد کرتا۔ اسمین نئی بھرتی کے ۵۰۰ دیسی سپاہ اور ۲۰۰ ایسے گورے تھے جنکو کمپنی نے لنڈن کی گلیون سے جمع کرکے ابھی ہندوستان کو روانہ کیا تھا۔ کلایو گو اُسوقت نہایت ناتوان و بیمار تھا۔ تاہم اُسنے اس بے ترتیب انبوہ سے ایک عمدہ تربیت یافتہ فوج بنانے کا ارادہ کیا۔ وہ اُسکو ہمراہ لیکر قلعہ کولونگ روانہ ہوا۔ قلعہ کے ایک گوشے سے ان عجیب سپاہیون مین سے ایک مارا گیا تو فوراً سب منھ پھیر کر بھاگنے لگے۔ نہایت دشواری وہ قت سے کلایو نے

انجام جمع کیا اور روکا - ایک دوسرے موقع پر گولہ کی آواز سے سنتری کا اسلحہ
خانہ تہ بہ ہو گیا اگر اُن میں سے ایک کونے میں چھپا ہوا تھا - کلایو نے
رفتہ رفتہ انکو خطرہ کا عادی بنا دیا - اور ہر وقت آپ خطرناک مقامات پر
حاضر رہکر انکو شرم دلا دلا کر بہت بہادر بنایا - آخر ش کو اُن بودے ویلے ڈھنگ
سپاہیون سے اسنے ایک درست فوج بنالی - قلعہ کو لونگ فتح ہوا -
کلایو کو خبر لگی کہ چنگلپٹ سے ایک بڑی فوج ایک قلعہ لو واپس لینے کے
لیے آتی ہے - اسنے ایسی تدبیر کی کہ دشمن کو ظاہر نہ ہونے پاوے کہ قلعہ
فتح ہو گیا اور انکے آنے میں تاخیر ہوئی - چنانچہ وہ اُنکی راہ میں اپنی سپاہ کو
ایک ایک مقام پر پوشیدہ ہو کر گھات میں بیٹھا - جونھیں کہ دشمن کی فوج
قریب پہنچی اسنے ایک باڑھ میں سو سپاہ کو گرا دیا - تین سو گرفتار کیا
اور بھاگنے والون کا تعقب چنگلپٹ کے پھاٹک تک کرتا چلا آیا - وہی انکو
اس قلعہ کا جو ہندوستان میں نہایت مضبوط مشہور ہے محاصرہ کر لیا
اور توپون سے ایک مقام پر دیوار میں شگاف کر ڈالا - اور قریب تھا کہ
ہلہ بولکر اُسپر چڑھ جاوے جبکہ فرنچ سردار نے ہتیار رکھ دیے اور اپنے
سپاہیون کو ہمراہ لیکر جان کی امان پا کر چلا گیا -

کلایو ظفریاب ہو کر مدراس واپس آیا - مگر اُسوقت اسکی صحت جسمانی
میں اسقدر زیادہ خلل تھا کہ ممکن نہ تھا کہ وہ اب ہندوستان میں زیادہ عرصہ
ٹھہر سکے - اسنے اب اس عالی ریاضی دان کی ہمشیرہ بنام میکیلاین
سے جو شاہی نجومی کے عہدہ پر ممتاز تھا شادی کر لی تھی - وہ حسین

صاحب کہا تھا - اسکے خاوند کے خطوط سے ثابت ہے کہ اسکو اسکے ساتھ
کمال محبت تھی -

شادی ہوتے ہی کلایو دلھن کو لیکر انگلینڈ روانہ ہوا۔ دس سال
قبل جب وہ ہندوستان مین روٹی کمانے آیا تھا تب سے وہ اب
بالکل دوسرا ہی انسان ہو گیا تھا۔ اسکی اب صرف ۲۷ سال کی عمر تھی تا
اسکا ملک اسکو اول درجہ کا سپاہی سمجھ کر عزت و تعظیم کرتا تھا کل یورپ میں
صلح تھی- تمام دنیا مین صرف کرناٹک ہی تھا جہان انگریز اور فرانسیسی
ایک دوسرے سے جنگ وجدال مین مشغول تھے - ڈپلیو کی عظیم الشان
حکمات کے باعث لندن مین نہایت تشویش و تردد پھیل گیا تھا۔ لیکن اب
جبکہ کلایو کے لاثانی ہمت کی بدولت یکایک سب برعکس ہو گیا- اور ہر جگہ
انگریزون کی فتح ہوئی تو نہایت شادمانی ہوئی- نوجوان کپتان جسے ابھی
صاحبان ڈائرکٹر کی ضیافت مین جنرل کلایو سے فخر کے ساتھ پکارا گیا- اور
اسکی تندرستی نہایت اعلان و خوشی کے ساتھ سنائی گئی- انگلینڈ واپس
آنے پر ہر جگہ اسکی قدر و منزلت و تعریف ہوئی - ایسٹ انڈیا کمپنی نے
نہایت گرمجوشی سے اسکی عالی خدمت کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایک خنجر ہیرون
مرصع بخشا۔ اسنے نہایت نازک خیالی سے شکرگذاری کی۔ اس نذر کو قبول
کرنے سے انکار کیا- تا وقتیکہ ایسی ہی خاطرداری اسکے دوست و کمانڈر لارنس
کی بھی کیجاوے -

یہ بآسانی خیال کیا جاسکتا ہے کہ کلایو کے خاندان والون نے

نہایت شفقت و مہربانی سے اسکا استقبال کیا۔ انکو اسکی فتوحات کا حال
سنکر نہایت مسرت حاصل ہوئی۔ مگر انکے قیاس مین ہرگز ہرگز نہین آتا تھا کہ
کس صورت سے اس شریر و کاہل لڑکے نے ایسے کار عظیم انجام دیے ہونگے
اسکے والد کو اسکا بالکل یقین نہین ہوتا تھا۔ جب ارکٹ کے محافظت و مقابلہ
کی خبر انگلینڈ پہونچی تو یہ ضعیف نہایت خوش ہو کر کہنے لگا کہ میرے لڑکے
مین کچھ لیاقت ہے۔ جب ایک فتح عظیم کے بعد دوسری کی خبر پہونچی۔
تو وہ اپنے پسر کی بہت تعریف و فخر کرنے لگا۔

کلائیو کے رشتہ دارون کو اسکی واپسی پر خوش ہونے کی مناسب
وجہ تھی۔ انعام مین بہت بڑی رقمین اُسکو عطا ہوئی تھین۔ چنانچہ وہ
ایک معقول رقم وطن کو لایا جسمین سے ایک حصہ کو اُسنے اپنے والد کے
قرض کو ادا کرنے و موروثی جائداد کو فک رہن کرنے مین لگایا۔ اور
باقی کو دو سال کے درمیان صرف کر دیا۔ وہ نہایت شان و حشمت
کے ساتھ رہتا و نہایت بھڑکیلی پوشاک پہنتا۔ و گھوڑا سواری کا کھٹا۔
ان طریق فضول خرچی پر قناعت نہ کرکے اسنے پارلیمنٹ کی ممبری کے
لیے منتخب ہونے کے لیے امیدواری کی جسمین کچھ بچا تھا۔ وہ بھی کھا
لگ گیا۔ مگر تاہم اُسکو کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

اسطور پارلیمنٹ مین داخل ہونے سے مایوس اور مصارف سے
تنگ ہوکر اسنے پھر ہندوستان کی طرف نگاہ کی۔ کمپنی اور گورنمنٹ
دونون کی نہایت آرزو تھی کہ وہ انکی ملازمت کو قبول کرے

کرناٹک مین ایک عہد پیمان مناسب حال انگلینڈ مقرر ہوا ڈپلیو
کی جگہ دوسرا شخص مقرر ہوکر آیا۔ چنانچہ وہ خستہ حال و آزردہ ہوکر
یورپ واپس آیا۔ جہان مذمت و لعن طعن [illegible] نے جلد اسکا
کام تمام کیا وہ نہایت متردد و رنجیدہ خاطر [illegible] چند روز
تک مریض رہکر فوت ہوا۔ اب اکثر علامات [illegible] مین [illegible] انگلینڈ
و فرانس کے درمیان جنگ ہوئے بغیر [illegible]۔ لہذا یہ ضرور تھا کہ
ہندوستان مین کوئی لائق کمانڈر روانہ کیا جاوے ڈائرکٹران
کمپنی نے کلایو کو گورنر قلعہ سینٹ ڈیوڈ مقرر کیا۔ اور بادشاہ نے
اسکو انگریزی فوج مین لفٹنٹ کرنل کا عہدہ بخشا۔ لہذا وہ ۱۷۵۵ء
مین دوبارہ ہندوستان کو روانہ ہوا۔

اول ہندوستان مین جہاز سے اترتے ہی اسکو قلعہ گریہ کو فتح
کرنے کا کام سپرد ہوا۔ یہ مضبوط قلعہ سمندر کے ایک چٹانی راس پر
تین طرف پانی گھرا ہوا بنا ہوا ایک سمندری ڈاکو بنام انگریا کا مسکن تھا
جسکے جہاز خلیج عرب مین آمدرفت کرنے والون کے لیے آفت عظیم
برپا کرنے والے تھے سپہ سالار واٹسن نے جو مشرقی سمندر مین انگریزی
جہازی فوج کا سردار تھا۔ اسکے جہازون کو جلا دیا۔ جبکہ کلایو نے براہ خشکی
اسکے قلعہ کو جا کر گھیر لیا۔ وہ جگہ آخر سن ۱۷۵۶ کو فتح ہوئی۔ اور ایک کرور پچاس
لاکھ روپیہ نقد فتحیابون کے ہاتھ لگا۔

اس کار عظیم کو طے کرنے کے بعد کلایو قلعہ فورٹ ڈیوڈ کو روانہ ہوا

اسکو وہان کا کام کرتے صرف تین ماہ گذرے تھے کہ ایک ایسے واقعہ کی
خبر آئی کہ جسمین اسکی ہمت وبہادری کمال کی کل قوت کا اظہار ہوا۔
ان کل صوبون مین جو خاندان تیموریہ کے زیر تحت تھے بنگال سب
سے زیادہ مالدار وزرخیز تھا۔ ہندوستان کے کسی دیگر حصہ مین کاشتکاری
وتجارت کے لیے ایسے عمدہ موقع نہین ہین جیسے اسمین ہین۔ دریا گنگا جو
یہان سیکڑون دھارہ ہوکر روان ہے ایک ایسا زرخیز میدان بنا ہوتی ہے
جو آب وہوا گرم ہونے کے باعث اسقدر شاداب وسرسبز رہتا ہے
جیسا انگلینڈ مین ماہ اپریل کے درمیان گلزار بہار رہتی ہے۔ دھان
کثرت سے ہوتا ہے ایسا دنیا کے کسی ملک مین نہین ہوتا۔ یہان شکر و
مصالحہ ونباتی روغن نہایت افزونی کے ساتھ پیدا ہوتے ہین۔ دریاؤن مین
خورش انسان کے لیے بے انتہا مچھلیان ملتی ہین۔ سمندر کے کنارے
بنجر وویران جزائر جہان لمبی گھاسون کے درمیان شیر وچیتے وہرنون کے
جھنڈ چرتے ہین آباد میدان کے باشندون کے لیے کثرت سے نمک مہیا
کرتے ہین۔ وہ عالیشان دریا جو میدان کو زرخیزی بخشتا ہے مشرقی تجارت
کی شاہراہ بھی ہے اسکے اور اسکے خراج گزار دریاؤن کے کنارے پر ملک
کے سب سے زیادہ دولتمند بازار وپر رونق وعظیم الشان دارالخلافت
اور پاک زیارت گاہین واقع ہین۔ وہ انسان کے ظلم وستم سے ہر زمانہ
مین غارت ہوتا آیا ہے۔ مگر قدرت کی فیاضی سے ہمیشہ مالامال رہتا ہے
باوجود اسکے کہ مسلمان ظالم بادشاہ اسپر حکمران رہے۔ اور مرہٹے رہزنون نے

وقتاً فوقتاً اُسکو لوٹا اور برباد کیا لیکن ممالک مشرق مین نہایت زرخیز و دولتمند صوبہ وباغ ہند مشہور تھا۔ وہ نہایت کثرت سے آباد ہے۔ دور و دراز کے صوبہ کے باشندون کے شکم اُسکی پیداوار غلہ سے بھر جاتے۔ اور لنڈن و پیرس کی نازک بدن امیرزادیان یہان کے بُنے ہوئے کپڑونکا لباس پہننے مین فخر کرتی ہین۔ قوم جس سے یہ صوبہ آباد ہے پر عیش وخوشگوار آب وہوا کی تاثیر و شغل امن کے عادی ہوتے کے باعث دیگر اقوام ایشیائی کے ساتھ وہی نسبت رکھتی ہین جو ایشیا سے یورپ کے مستعد و قوت ور باشندون کے ساتھ رکھتے ہین۔ کانسٹیبل لوگون مین صوبہ ولنشیا کے بارے مین ضرب المثل ہے کہ وہان زمین پانی اور مرد عورت ہین۔ بعینہ یہی حال گنگا کے اُس بڑے میدان کا ہی جو کام بنگالی کرتا ہے سستی و کاہلی سے کرتا ہے اسکو زیادہ تر وہی شغل پسند آتے ہین جسمین بہت محنت نہو۔ اور بیٹھا رہنا پڑے وہ جسمین مشقت و کاوشش سے دور بھاگتا ہے۔ اگرچہ قصہ و تکرار مین نہایت چرب زبان اور جنگ حیلہ سازی مین نہایت ضدی و جھکی ہوتا ہے۔ مگر ذاتی مارپیٹ و جھگڑے مین کبھی شامل نہین ہوتا۔ آج تک کسی نے نہین سُنا کہ بنگالی سپاہی ہوتا ہے۔ ہمین یقین نہین ہے کہ کل کمپنی کی فوج مین ایک سو بنگالی ہونگے۔ تمام دنیا مین دوسری قوم بنی انسان شاید ایسی نہوگی جو اپنی عادات و خلقت سے دوسرے قوم کی تابعداری کے لیے لائق ہو۔

اکثر یورپ کی تجارتی کمپنیون کی کوٹھیان بنگال مین مدت سے
قائم تھین مثلاً فرانسیسون کا سمندر کے کنارے چندرنگر ہے جہان وے اب تک
ہین اپنی کوٹھی قائم کیے ہوے تھے۔ آگے بڑھ کر دریا کے کنارے چنسورہ
مین ڈچ لوگ قبضہ کیے ہوے تھے سمندر کے نزدیک انگریزون نے قلعہ
ولیم تعمیر کرالیا تھا۔ اسکے گرد ایک گرجا اور بہت گودام مال بنگلے تھے وسیع
وخوبصورت مقامات دریا کے کنارے ایسٹ انڈیا کمپنی کے
امیر باشندون نے تعمیر کرالیے تھے۔

قریب مین ایک بڑا شہر رفتہ رفتہ آباد ہونے لگا۔ جہان اکثر امیر ہند و تجارت
نے اپنی بود و باش قائم کر لی۔ مگر اسوقت اس مقام پر جہان چورنگی کے
محل کھڑے ہین چند پھوس کے چھپرون کی جھونپڑیان تھین۔ جہان اب شام کو
امیرون کی بیشمار بگھیان دوڑتی رہتی ہین وہان پر جنگل تھا جسمین دریائی [illegible]
اور [illegible] رہتے تھے اس زمین کی مالگزاری مثل دیگر زمیندارون کے
انگریز نواب کے سرکار مین ادا کرتے تھے۔ اُنکو اپنی زمینداری کے اندر دیگر
دیسی تعلقدارون کے مانند کسی قدر اختیارات حاصل تھے۔

یہ عظیم الشان صوبہ بنگال معہ بہار و اوڑیسہ کے مدت سے ایک
نائب السلطنت کے زیر تحت تھا جسکو انگریز الاوردیخان کے نام سے کہتے
اور مثل دیگر نائبان مغل بادشاہ کے خود مختار ہو گیا تھا۔ وہ ۱۷۵۶ء مین
انتقال کر گیا۔ اُسکی گدی پر اُسکا پوتا سراج الدولہ بیٹھا۔ یہ صرف بیس سال کا
نوعمر لڑکا تھا۔ مشرقی خود مختار حاکم کل بنی انسان مین بدتر ہوتے ہین۔

اور یہ سمجھتے لڑکان سب سے زیادہ بدتر تھا۔ اُسکی سمجھ و عقل نہایت بودی و
ناقص اور مزاج چڑچڑا و ترش تھا۔ اسکی تعلیم ایسی ہوئی تھی کہ اگر اُس میں زبردست
عقل ہوتی تو بھی ماری پڑتی اور فیاض دل ہوتا تو بھی برعکس ہو جاتا۔ وہ نہایت
بے سمجھ تھا کیونکہ کبھی کسی کی جرات نہیں ہوئی کہ اس سے سمجھ کی بات کرے۔
اور دلیل کر کے راہ راست پر چلائے۔ وہ نہایت خود غرض تھا کیونکہ کبھی
اُسکو دوسروں کی نیک مزاجی پر منحصر ہونے کا موقع نہ ملا۔ شروع عمر کی اوباشی
و بدفعلی نے اسکے دماغ و جسم کو خستہ و ابتر کر دیا تھا۔ وہ بے انداز منشی اشیا کا
استعمال کرتا جس سے اسکا دماغ اور بھی زیادہ پراگندہ رہتا وہ ہر وقت مثل
دیوانہ کے بنا رہتا۔ اُسکے منتخب ہمنشین رذیل و کم ظرف و کمینہ خوشامدی
لوگ تھے جن میں بجز مسخرہ پن جھوٹی خوشامد کے اور دوسری صفت
نہ تھی۔ کہتے ہیں کہ وہ رذالت و ابتری کے اخیر درجہ تک پہونچ گیا۔ جبکہ
اُسکو بے رحمی و بیدردی و سفلگی دل بہلاؤ ہو گیا۔ نیکی کا کوئی نیک بدلا
و جرم کی کوئی سزا نہ رہی۔ شروع میں حیوانوں و پرندوں کی ایذا رسانی و
اذیت کا اُسکو شوق تھا۔ جب بڑا ہوا تو ہم جنسوں کا درد و ایذا اُسکا دل بہلاوہ ہو گیا
بچپن سے سراج الدولہ کو انگریزوں سے نفرت تھی۔ یہ اسکا ایک وہم
تھا۔ کسی کی جرات نہ تھی کہ اُسکو سمجھا کر خام خیالی کو دور کرتا۔ اسنے دل میں
مبالغہ آمیز خیال کر لیے انکے لوٹنے سے زر کثیر ہاتھ آویگا۔ اسکا کمزور و
نالائق دل نہ سمجھ سکا کہ کلکتہ کی دولت اگرچہ اسکے خیال کرنے کی بہ نسبت
زیادہ بھی ہوتی تاہم اس نقصان عظیم کا پورا معاوضہ نہیں ادا کر سکتی جو تجارت

بعید رہا ان ہوتی رہتی تھی بند ہو جانے سے اسکے خزانہ کو ہوتا - قصہ و تکرار کے
لیے بلند ایک حیلہ تلاش کر لیا گیا - انگریز لوگ فرانس سے جنگ شروع ہونے
کے اندیشہ سے بلا نواب کی خاص اجازت حاصل کیے قلعہ کلکتہ کی درستی کرنے لگے
ایک بازار دیسی نے جسکو وہ لوٹنا چاہتا تھا کلکتہ مین آکر پناہ لی اور نواب کے
حوالہ نہین کیا گیا - چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر سراج الدولہ ایک بڑی فوج
لیکر قلعہ ولیم پر چڑھ آیا -

مدراس مین کمپنی کے ملازمان کو ڈپلیو کی دست درازیون نے
مجبور مدبر اور سپاہی بنا دیا تھا - مگر کلکتہ مین رہنے والے انگریز ہنوز سوداگری
سب ہو رہے تھے - وہ اس خطرہ کو دیکھکر خوف زدہ و پریشان ہو گئے - گورنر
جسنے کہ سراج الدولہ کی بے رحمیون کا حال سُن رکھا تھا حد سے زیادہ گھبرا گیا
اور فوراً ایک کشتی مین کود کر قریب کے جہاز مین پناہ گیر ہوا - جنگی افسر نے
بھی دیکھا - کہ اس عہدہ شان کی بہتری سے بہتر دوسری تدبیر نہین ہو سکتی - وہ
حضرت بھی اپنی جان بچا کر بھاگ گئے - تھوڑا کمزور مقابلہ کرنے کے بعد قلعہ نواب کے
حوالہ کر دیا گیا - جسقدر انگریز موجود تھے سب قید کر لیے گئے - نواب کوٹھی
کے دالان مین پشان و شوکت گدی لگا کر بیٹھا - اور حکم دیا کہ ان قیدیون
مین جو سب سے عالی مرتبہ ہو حضور مین پیش کیا جاوے چنانچہ ھولول
حاضر کیا گیا - نواب نے انگریزون کی گستاخی و نہایت قلیل خزانہ ہاتھ لگنے کی شکایت
کی - مگر ان سب کی جان بخشنے کا وعدہ کیا - اور آرام کرنے کو چلا گیا -
اب وہ جرم عظیم سرزد ہوا جو اشد شقاوت و بے رحمی و بہیمیت ناک

مکافات وپاداش کے باعث جو بعدہ سوا زمانہ مین مشہور وقابل یادگار
انگریز قیدی سپاہ گارڈ کے رحم پر چھوڑ دیئے گئے۔ انھون نے تصدیق کیا
کہ جیلخانہ مین جو خوفناک نام بلیک ہول (سیاہ کوٹھری) سے
کہا جاتا تھا انکو شب کو رکھین۔ یہ زندان ابھی گرم آب و ہوا مین
صرف ایک یوروپین مجرم کے لیے تنگ و نہایت تھا۔ وہ صرف
۲۴ مربع فٹ تھا۔ اور ہوا آنے کے لیے سوراخ نہایت چھوٹے تھے
یہ بے انتہا گرمی کا موسم تھا۔ بنگال کی شدت کی گرمی انگلینڈ
کے باشندگان کو بلندہ الانوت اور شبانہ روز پنکھون کے جھلنے سے
بدشواری برداشت ہوتی تھی۔ کل قیدیون کا شمار ۱۴۶ تھا۔ جب انکو
کوٹھری مین داخل ہونے کے لیے حکم دیا گیا۔ تو انھون نے خیال
کیا کہ سپاہی ٹھٹھہ کرتے ہین۔ چونکہ نواب نے جان بخشی کا وعدہ
کردیا تھا لہذا وے خوش تھے۔ ایسے تنگ مکان مین رکھے جانے
کے خیال کی بیہودگی پر ہنسے۔ مگر انکو جلد معلوم ہوگیا کہ یہ ہماری غلطی
ہے۔ وے سنگدل درحقیقت اسی نہایت تنگ زندان مین ٹھونس کر رکھنیکا
ارادہ کیے ہوے ہین۔ انھون نے منت وسماجت جد وکد
وگلہ گزاری کی۔ مگر ان قصائیون کا دل ذرا نہ پسیجا۔ انھون نے
دھمکایا کہ جو ذرا بھی عذر کروگے تو فوراً تہ تیغ کرڈالے جاوگے۔
المختصر بدبخت قیدی برہنہ شمشیرون سے خوف دلا کر کال کوٹھری مین
بھر دیئے گئے۔ اور دروازہ بند کرکے قفل دیدیا گیا۔

تواریخ یا قصہ میں کوئی حال ایسا وحشت انگیز نہیں ہے کہ
جیسا کہ اس قاتل شب کے بچے ہوؤں نے بیان کیا ہے۔ یہ ہیبت ناک
ماجرا اس سے بھی [illegible] میں بدتر ہے جو برج کے درمیان اوگولینو
کو پیش آیا تھا۔ قیدی رہائی کے لیے چلانے [illegible] لگے۔ [illegible] سے
دروازہ توڑ ڈالنے کے لیے کوشش کی۔ ہولول نے جتنے تو اس ایسی
[illegible] مصیبت [illegible] کبھی [illegible] نہیں ہوتے تھے [illegible] جمعیل کو
[illegible] رشوت [illegible] کہا۔ مگر یہی جواب ملا [illegible] کے
حکم کے دروازہ نہیں کھل سکتا وہ سوتا ہے کسی کی [illegible] نہیں ہے
کہ اس کو جگا دے۔ بیچارے قیدی مایوسی سے دیوانہ ہو گئے۔ ایک نے
دوسرے کو پامال کیا۔ کھڑکی پاس ذرا ہوا لینے کے لیے قیدی ایک ایک
قطرہ پانی کے لیے ترسے۔ وہ نہایت دردانگیز طور پر [illegible] کے لیے اپنے
قاتلوں سے خواستگار ہوئے۔ منت کی کہ براہ کرم ہم کو یہاں
چلا کر اس مصیبت کا خاتمہ کر دو۔ محافظان قیدخانہ کھڑکی کے نزدیک
پاس مشعل روشن کر کے لائے۔ اور بدبخت قیدیوں کی مصیبت کا تماشا
دیکھ کر تہی پر خوب کھلکھلا کر ہنسے۔ آخر شب کو شور و غل نہایت پست ہٹ
کی جگہ دھیمی سسکیاں و دردناک دم توڑنے کی آواز [illegible] لگے
صبح ہوتی نواب بیدار ہوا اور دروازہ کھولنے کا حکم دیا۔ بمشکل سپاہیوں
نے لاشوں کو ایک طرف پھینکا چونکہ شدت گرمی کے باعث سڑنی شروع ہو گئی
تھیں زندوں کو باہر گھسیٹ کر نکالا۔ ۲۳ ایسے جن میں تاب زندگی باقی تھی

قضا بخانہ سے باہر لائے گئے۔ انکی صورتین ایسی ہیبت ناک ہو گئی تھین
کہ خود انکی مائین یا جوروئین نہ پہچان سکین۔ کہ وے در اصل انکی ہی دلاری
ایک گڑہا فوراً کھدوایا گیا۔ اور کل لاشین جو شمار مین ۱۲۳ تھین اسمین
ایک کے اوپر ایک ڈالکر دفن کردی گئین۔

اگرچہ یہ وحشت ناک واقعہ آج سو برس کے بعد بھی بلا سخت افسوس
ورنج کے نہین کہا جاتا ہے۔ مگر اس وحشی و بیدرد نواب کے دل پر اسکے
سبب سے ذرا ترس و افسوس نہ ہوا۔ اسنے قاتلون کو کوئی سزا نہین دی
اور نہ زندہ بچے ہوئے قیدیون پر کوئی رحم ظاہر کیا۔ انہین سے چند
جنسے کچھ روپیہ وصول ہونے کی امید نہ تھی فی الحقیقت رخصت کردیے
گئے۔ مگر وہ جنسے زر ملنے کی توقع تھی نہایت ملعون وکریہ بے دردی کے
ساتھ سلوک کئے گئے۔ ہولول جو خود چلنے لائق نہ رہگیا تھا گھسیٹ کر
ظالم کے سامنے لایا گیا۔ جسنے اُسپر لعنت ملامت کی اور دھمکایا۔ اور چند
دیگر انگریزون کے ساتھ جنپر شبہ کیا گیا تھا کہ وہ خزانہ کمپنی کو جانتے ہین
اور ظاہر نہین کرتے بیڑیان پنہا کر دارالخلافت کو روانہ کردیا گیا۔ سب
اگرچہ تاہنوز اس قاتل شب کے درد و مصیبت مین مبتلا تھے تاہم ان پر
ذرا رحم نہین ہوا۔ انکو صرف چبینا و پانی دیا جاتا اور ٹوٹے چھپرون مین
رکھے جاتے تھے۔ آخرش کو نواب کی عورتون نے اُن مصیبت زدون پر
رحم کرکے بمشکل کہہ سنکر رہا کرایا۔ ایک انگریزی عورت اس ذریعہ سے بچگئی
تھی کہ وہ مرشدآباد مین نواب کی حرم سرا مین رکھ لیگئی۔

اس اثنا مین سراج الدولہ نے دہلی کو اپنے براے نام بادشاہ کو خطوط روانہ کیے جنمین نہایت شد و مد سے اپنی فتح کا ذکر کیا۔

اسنے قلعہ ولیم مین ایک فوج مقیم کر دی۔ اور انگریزون کو قرب و جوار مین بود و باش کرنے سے مانعت کر دی۔ اور حکم دیا کہ ہمارے کار عظیم و فتح کے یادگار مین کلکتہ اب علی نگر کہا جاوے۔

ماہ اگست مین کلکتہ کے ہاتھ سے نکلجانے و اس مصیبت عظیم کی خبر پہونچی جسکو سُنکر ہر کس و ناکس کو نہایت صدمہ و رنج و غصہ ہوا۔ کل کی یہی راے قرار پائی کہ فی الفور ان بے قصورون کے قتل کا انتقام لیا جاوے۔

اس وحشتناک خبر کے پہونچنے کے ۴۸ گھنٹے کے درمیان دریاھگلی پر کلایو کے زیر کمان فوج روانہ کرنے کا قصد ہو گیا۔ جہازی فوج ایڈمرل واٹسن کے زیر کمان کی گئی۔ ۹۰۰ گورے پیادہ و ۵ رسالہ اور ۱۵۰۰ دیسی سپاہی ایک ایسے بادشاہ سے انتقام لینے کے لیے روانہ ہوے۔ جسکی رعایا بیس پچیس وہم پا شہنشاہ سہراسہر سے زیادہ ہے۔ ماہ اکتوبر مین جہاز روانہ ہوے۔ مگر چونکہ ہوا مقابل ہمت کے تھی لہذا دو ماہ دسمبر مین بنگال پہونچے۔

نواب بلا اندیشہ اپنے تئین مرشدآباد مین محفوظ سمجھے ہوے اوباشی مین پڑا ہوا تھا۔ وہ یہانتک غیرملکون کے حالات سے ناواقف تھا۔ کہ اکثر کہا کرتا کہ کل یورپ مین دس ہزار مرد بھی نہ ہونگے۔ اسکے کبھی خواب خیال مین بھی یہ ممکن نہین معلوم ہوا تھا کہ انگریز میرے ملک پر کبھی لشکرکشی کرنیکو

جرات کر سکینگے۔ لیکن اگرچہ اُسکو انکی جنگی قوت کا کچھ خوف نہ تھا مگر تاہم انکی عدم موجودگی مین اسکو اپنا نقصان ہونا معلوم ہوا۔ آمدنی پرمٹ بہت کم ہوگئی۔ وزرا نے اب اُسکو سمجھا لیا کہ بعض اوقات حاکم کو تجاران کی تجارت محفوظ رکھنے مین بہ نسبت اسکے کہ دفینہ خزانہ ظاہر کرنے کے لیے اذیت دینے کے زیادہ فائدہ ہوتا ہے اُسکی اب مرضی تھی کہ کمپنی پھر اُسکے ملک مین تجارت کرے۔ مگر اسکو بعد کو خبر معلوم ہوئی کہ ایک انگریزی فوج دریا ھگلی مین آئی ہوئی ہے۔ اسنے فی الفور حکم دیا کہ کل فوج مرشدآباد مین جمع ہوکر کلکتہ روانہ ہو۔

کلایو نے معمولی مستعدی و قوت کے ساتھ کارروائی کرنا شروع کردی۔ اُسنے ولیم پر قبضہ کرلیا۔ قلعہ ولیم سے نواب کی فوج کو بھگا کر کلکتہ پر دخل جمالیا اور ھگلی کو لوٹ لیا۔ نواب کو جسکی اول سے بھی انگریزان کے ساتھ رعایت کرنے کی نیت تھی انکی ہمت و قوت کا یہ ثبوت پاکر اور بھی زیادہ منظور ہوا کہ انکے ساتھ صلح رہے۔ چنانچہ اسنے حملہ آور فوج کے کمانڈر کو پیغام کہلا بھیجا کہ ہم تمہاری سب کوٹھیون کو بحال کردینگے۔ اور جو کچھ نقصان ہوا ہے اسکا معاوضہ دینے کو راضی ہین۔

کلایو کا پیشہ جنگ تھا۔ اسنے خیال کیا کہ اسطرح سراج الدولہ سے تصفیہ کرنے مین نہایت ذلت و بدنامی ہے۔ مگر اسکے اختیارات محدود تھے۔ کل امور کاروبار کا اختیار ایک کمیٹی کو تھا جسمین خصوصًا وہی ملازمان کمپنی شامل تھے جو کلکتہ سے مال بچاکر بھاگ گئے تھے۔ یہ لوگ نہایت آرزومند تھے کہ ہم اپنے

نقصانات کا معاوضہ پاکر اپنے اپنے عہدہ پر بحال ہوکر سابق دستور کام کرنے لگین - گورنمنٹ مدراس کو خبر معلوم ہوئی کہ یورپ مین جنگ شروع ہوگئی ہے لہذا اسکو نہایت اندیشہ تھا کہ مبادا اس موقع پر فرانسیس لوگ مدراس پر حملہ آور ہون اس باعث پر درپے حکم آئے کہ بنگال کا معاملہ حتی الوسع بہت جلد طے کرکے فوج کو واپس روانہ کرو - علاوہ برین نواب کے وعدے نہایت فیاضانہ وحسب دلخواہ تھے اسکی فوج عظیم کے ساتھ جنگ کرنے مین فتح کا حاصل ہونا انسان کے نظر نہین آتا تھا - کلایو عہد وپیمان کرلینے پر راضی ہوگیا مگر اسنے اپنا نہایت افسوس ظاہر کیا کہ کل معاملہ اسطور ایسی عمدگی وجلال وشوکت کے ساتھ انجام نہوگا جیسی اول مین نے امید کی تھی -

اس کارروائی کے ساتھ کلایو کی زندگی کا دوسرا پہلو نمایان ہوا - اب تک وہ سپاہی تھا اور نہایت لیاقت وقوت وستعدی کے ساتھ دیگر افسران کی تجاویز کو انجام دیتا تھا - مگر اب وہ مدبر ملک ہوا - اور اسکی جنگی کارروائیان اسکی ملکی بندشون وتدبیرون کے زیر تحت ہوئین - اسمین ذرا کلام نہین کہ اس حیثیت مین جو کام اسنے کیے نہایت عالی لیاقت وکامیابی کے ساتھ انجام دیے - مگر اسمین بھی ذرا شبہ نہین کہ اسوقت جو کارروائی اسنے کی وہ ہمیشہ کے لیے اسکے نیک چلن مین داغ ہوئے -

اس بارے مین ہمین سر جون ملکم کے ساتھ اتفاق نہین ہے جو بجز عزت وراستی کے کلایو کے چلن مین دوسری بات نہین دیکھتا اور نہ ہم مل صاحب کا یہ قول واجب اور درست سمجھتے ہین کہ کلایو

اس قسم کا انسان تھا کہ جب دغا و فریب کا کام نکلتا ہوا معلوم ہوتا تھا تو بلا پس و افسوس اسکے کر ڈالنے مین تامل نہین کرتا تھا - وہ خلقتاً دغابازو عیار تھا بلکہ نہایت درجہ بیادر و سچا تھا - وہ ایک سال اپنے خانگی و سرکاری کاروبار میں راست باز رہتا - لیکن برعکس اسکے کل تنازعہ و قضیہ جس مین اسکو شریک ہونا پڑا مدرسہ مین پڑھنے کے زمانہ سے لیکر پارلیمنٹ اور دفتر ہند مین نشست کرنے تک اگر اسمین کوئی عیب تھا تو یہی تھا کہ وہ بہت زیادہ فیاض دل و سچا تھا - صرف اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسنے مشرقی نظم و نسق کو ایک ایسا کھیل سمجھا جسمین کوئی حکمت عملی عیب نہین سمجھی جاتی تھی - وہ جانتا تھا کہ دیسی لوگون کے قواعد اخلاق باشندگان انگلینڈ سے محض مختلف ہین - وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مجھے ایسے لوگون سے سروکار پڑا ہے جو خیال عزت سے بالکل غیر مانوس ہین - وہ بلاتامل ایک وعدہ کر دیتے ہین اور بلا شرم اسکو شکست کر ڈالتے ہین - انکو اپنی غرض پورا کرنے کے لیے رشوت دینے و جھوٹی قسم کھانے و حیل بتانے مین ذرا پس و پیش نہین ہوتا - کلائیو کے خطوط سے آشکارا ہے کہ یوروپین و دیسی لوگون کے اخلاق کا فرق اسکے ذہن نشین تھا - ہماری دانست مین اسکا یہ تصور کر لینا محض غلط تھا کہ اگر ہم ایسی پابندیون سے مقید رہتے جن سے ہمارے مخالفین آزاد ہین - اور اگر ہم اپنا سراسر نقصان کر کے اپنے لوگون کے ساتھ اپنے قول و قرار پورا کرتے جو خود ہمارے ساتھ اپنے اپنے قول و قرار پورا نہین کرتے جنین اسکا فائدہ نہو تو ہم انپر کبھی حاوی نہ ہو سکتے

چنانچہ یہ شخص جو اپنے دیگر کاروبار مین ایک شریف و عزت دار انگریز
سپاہی کے مثل برتاو کرتا رہتا- اب ہندوستانی فطرتی دغاباز
لوگون کے ساتھ ملکر جھوٹ و فریب و جعل کے کام کرنے پر آمادہ ہو گیا-

نواب و انگریزون کے درمیان معاملہ کرنے کے لیے دو شخص
متعین تھے ایک کمپنی کا ملازم واٹ صاحب اور دوسرا ایک بنگالی
بنام امی چند- یہ بنگالی کلکتہ کے دیسی سوداگرون مین سب سے
زیادہ تونگر و مالدار تھا- اور نواب کے وہان یورش کرنے پر اسکا
سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا- وہ اپنے تجارتی کاروبار مین انگریزون
سے بخوبی واقف ہو گیا تھا- لہذا نواب اور انکے درمیان معاملہ
طے کرنے کے لیے وہ بخوبی لائق تھا- اسکا رعب داب اپنی قوم کے
لوگون مین بہت زیادہ تھا- وہ صاحب غور و ہمت و مستعد و ثابت قدم
مگر کمینہ خصلت و دغاباز و از حد طامع تھا-

نواب نہایت تلون طبع و کجرو و بے ایمان تھا- اُسکا برتاو محض
ایک ایسے بیہودہ و چھچھورے لڑکے کے مانند تھا جسکا دل و دماغ
خود پسندی و اوباشی سے کمزور پڑ گیا ہو- وہ کبھی وعدہ کرتا کبھی
پس و پیش کرتا کبھی بالکل انکار کر جاتا- کبھی لیت و لعل کرتا- ایک مرتبہ
وہ نہایت دھمکی کے ساتھ کلکتہ تک فوج کو لے آیا- مگر جب کہ اسنے دیکھا
کہ انگریز مستعدی مقابلہ کرنے کو تیار ہین تو خوف کھا کر پیچھے ہٹ گیا-
اور انگریزون سے انکی سب شرط منظور کر کے صلح کرنے پر آمادہ ہو گیا-

عہدنامہ تحریر ہوتے ہی اسنے انگریزون کے خلاف دیگر شازشین کرنا شروع کردین۔ اسنے چند دنگرمین فرانس حکام کے ساتھ انگریزون کے برخلاف بندشین باندھنا شروع کیا۔ بشی کو دکھن سے ھگلی مین طلب کیا کہ بنگال پہونچکر انگریزون کو نکال دے۔ یہ سب واٹسن اور کلایو پر بخوبی آشکارا ہوگیا۔ دونون خشکی وتری کی افواج انگریزی نے ایسی حکمتین کین کہ چہارطرف کامل فتح ہوتی گئی۔ قلعہ و فوج قلعہ وجنگی سامان انگریزون کے ہاتھ مین آگیا۔ قریب پانچ سو یورپین سپاہ انکی قید مین آگئی۔

نواب کو انگریزون سے قلبی حقارت و نفرت و خوف اسوقت سے تھا جبکہ وہ انکے ہمسر فرنچ لوگون سے اسکا مقابلہ کرانے لائق تھا۔ مگر اب فرنچ پست ہوگئے۔ لہذا اُسکو اُنسے اور بھی زیادہ خوف وحقارت ہوگی۔ اسکا کمزور و ناتربیت یافتہ دل تکبر وسیے امتیاز۔ و خوشامد و کینہ مین کے درمیان ٹھہراتا تھا۔ ایکروز اسنے ایک رقم کثیر بطور معاوضہ نقصان کے ایک حصہ کے کلکتہ روانہ کردیا دوسرے روز اسنے بسی سردار فرنچ کو چند جواہرات بطور نذرانہ بھیجکر التجا کی کہ فوراً بنگال مین آکر کلایو سے جو جنگ مین نہایت خونخوار ہے اسکی حفاظت کرو۔ خدا اس ملعون کو غارت کرے“۔ ایکمرتبہ اسنے اپنی فوجون کو انگریزون پر چڑھ جانے کا حکم دیا۔ مگر پھر اپنا حکم منسوخ کردیا۔ اسنے کلایو کے خطوط چاک کرکے پھینک دیے۔ و جواب نہایت خوشامدانہ رنگین عبارت مین لکھا۔ و واٹسن کو اپنے سامنے سے نکالدیا

اور سولی دینے کی دھمکی دی۔ پھر اُسکو طلب کرکے اس ذلت کی رہائی
چاہی۔ اُس وقت اسکی کیفیت بدنظمی و ابتری و بیوقوفی و اوباشی و کمینگی
لوگون کی صحبت سے بعلایا یت ہر درجہ کے لوگ سپاہی و سوداگر
و ملازم سرکاری و منکیہ و دی حیثیت مسلمان و بزدل و مطیع و چاپلوس
وزر پرست بنگالی سب نواب سے متنفر رہتے تھے۔

نواب کے برخلاف ایک سازش کی گئی۔ جسمین سرا سے درلبھہ
وزیرخزانہ و میرجعفر سپہ سالار فوج و جگت سیٹھ ہندوستان کا
سب سے تونگر و مالدار مہاجن شریک ہوئے۔ یہ سب راز انگریزون کے
کارندو نپر جو مرشد آباد مین موجود تھے ظاہر کردیا گیا۔ چنانچہ اُنکے
ذریعہ سے کمیٹی کلکتہ و شرکا و معاہدان کے درمیان معاملہ شروع ہوا۔
کمیٹی مین اس معاملہ پر نہایت پس و پیش و تشویش ہوئی۔ مگر کلایو کا
اتفاق معاہدان کے ساتھ تھا۔ اُسکی قوت و مضبوطی دیکھکر سب نے
رضامندی ظاہر کردی۔ لہذا یہ تصفیہ قرار پایا کہ کلایو۔ سراج الدولہ
کو اوتار کر میرجعفر کو تخت نشین کرانے مین امداد کرے بعوض اُسکے
میرجعفر نے کمپنی و اسکے ملازمان کو خاطرخواہ معاوضہ نقصان اور
افواج خشکی و تری و شرکا سے کمیٹی کو معقول انعام عطا کرنے کا وعدہ
کیا۔ سراج الدولہ کے مکر و بدیون سخت ظلم و ستم جو انگریزون پر کیے گئے
و تجارت کو اُسکے رہنے سے آیندہ ضرر عظیم پہونچنے کے اندیشہ کے لحاظ
سے اسکو تخت سے اُتارنے کا تصفیہ مناسب تھا۔ مگر اس دغا و فریب کی

کوئی معقول وجہ نہین ہو سکتی جو کلایو نے کمینہ پن سے کیا - اسنے سراج الدولہ
کو نہایت شفقت آمیز الفاظ مین خط لکھا جس سے وہ کمزور نالائق حاکم
اپنے تئین کامل محفوظ سمجھ کر مطمئن ہو گیا - وہ قاصد جو نواب کے نام
یہ تسلی بخش خط لیکر چلا واٹس کے نام ایک دوسرا خط بھی لیچلا جسکا مضمون
یہ تھا "میر جعفر سے کہدو کہ ذرہ خوف نہ کھائے - مین ایسی پانچہزار زبردست
و آزمودہ بہادر سپاہ لیکر اسکی مدد کے لیے آتا ہون جنھون نے
کبھی پیٹھ نہین دکھائی - اسکو بخوبی مطمئن کر دو کہ مین رات و دن چلکر
اسکی مدد کو پہونچتا ہون - اور جب تک میرے پاس ایک بھی آدمی ہوگا
اسکی مدد سے دریغ نہ کرونگا"

یہ غیر ممکن تھا کہ ایک سازش جسمین اسقدر شاخین ہون
زیادہ عرصہ تک پوشیدہ رہ سکے نواب کے کانون تک اسقدر
پہونچ گیا کہ اسکو بخوبی شبہ پیدا ہو گیا - مگر وہین امین چند
کی حکمتون و بات کی بناوٹ سے جو وہ نہایت مستعدی سے کہدیتا
تو اسکا شک دور ہو گیا - سب بندشین پوری ہو گئین - اور تمام
خرخشہ و اندیشہ نہین رہا -

مگر اب کلایو کو معلوم ہوا کہ امین چند
دغا کیا چاہتا ہے - اس فطرتی بنگالی سے وعدہ کیا گیا تھا کہ تمھین نقصان
جو کلکتہ مین ہوا تھا معاوضہ دیا جاویگا - مگر اسنے یہ سمجھکر کہ ہم نے
اس بارے مین بہت کارگزاری کی ہے مجھے زیادہ کچھ ملنا چاہیے

اسکو اسقدر وعدہ کی ہوئی رقم کے پانے کی امید پر قناعت نہ ہوئی۔
کل بندش کی چابی اسکے ہاتھ مین ہی۔ سراج الدولہ کے کان مین اسکے صرف
ایک لفظ پھونک دینے سے کل بنا ہوا کھیل ایک لمحہ مین بگڑ سکتا تھا۔ میر جعفر
و واٹسن اور کل دیگر شرکا سازش کی زندگی صرف اسکے رحم پر منحصر تھی۔ لہذا
اسنے قصد کیا کہ اس موقع پر سب کو دبا کر خاطر خواہ اپنے لیے شرائط منظور
کرا لون۔ اسنے کہا کہ مجھے تیس لاکھ روپیہ ملنے کا وعدہ ہو ورنہ مین ابھی سب
راز کھولے دیتا ہون۔ کمیٹی اس دغابازی پر نہایت غضبناک ہوئی۔ اور
خطرۂ عظیم سے جو اسطور راز کھل جانے پر نازل ہونے کا اندیشہ تھا نہایت
خائف ہوئی۔ کسی کی عقل مین نہین آیا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ مگر کلائیو
امیچند سے فطرت و فریب مین کچھ کم نہ تھا۔ اسکا قول ہے کہ وہ بنگالی
نہایت بدذات فریبی تھا۔ جو حکمت اسکے دغابازی و فریب کو روکنے
کے لیے کیجاتی واجب و درست ہوتی۔ لہذا اسوقت نہایت مناسب و
مصلحت یہی ہے کہ جو وہ طلب کرے دینے کا وعدہ کر دیا جاوے کل
کام طی ہو جانے کے بعد امیچند ہی قابو ہو کر ہمارے اختیار مین ہو جاویگا
تب ہم صرف اس رشوت کو بھی دینے سے انکار نہ کر دینگے بلکہ وہ معاوضہ
بھی نہ دیکر جو اور ون نقصان کا دیا جائیگا۔ اسکے دغا کی سزا دینگے۔
اسکی راے تسلیم ہوئی۔ لیکن کسطور پر وہ ہوشیار و دوراندیش
بنگالی فریب دیا جاوے۔ اسنے چاہا کہ ایک شرط میرے دعوی کے نسبت
میر جعفر و انگریزون کے درمیان کے عہدنامہ مین داخل کر دی جاوے

اور مین اُسکو خود دیکھ لون - کلایو نے فوراً ایک حکمت سوچی - دو نقلین عہدنامہ کی تیار کی گیئن ایک سفید کاغذ پر اور دوسری سرخ پر ایک صحیح اور ایک غلط اول مین امین چند کا ذکر تک نہ لکھا گیا اور دوسری مین جو اسکو دکھائی گئی اسکے حسب دلخواہ شرط لکھ دی گئی -

اور ایک مشکل پیش آئی - ایڈمرل کو جعلی عہدنامہ پر دستخط کرنے پر اعتراض ہوا - امین چند ایسا چالاک دربار مین تھا کہ اندیشہ ہوا کہ اگر اس اعلی افسر کے دستخط موجود نہ ہونگے تو وہ ضرور شبہ کر بیٹھیگا - مگر کلایو اس قماش کا انسان نہ تھا جو کسی کام کو نصف کر کے ترک نہ کر دے - ہمین بیان لکھتے بھی شرم آتی ہے کہ اسنے واٹسن کے جعلی دستخط بنا دیے -

اب سب معاملہ تیار ہو گیا - واٹسن خفیتاً مرشد آباد سے بھاگ آیا - کلایو نے فوجون کا کوچ شروع کر دیا - اور نواب کو اپنے اول خط کا مضمون مختلف وضع کے ساتھ لکھا - اسنے ان سب بدعتون کا ذکر کیا - جو انگریزون پر ہوئے اور کہا کہ ہم ان سب کا تصفیہ میر جعفر پر منحصر کرتے ہین - چونکہ بارش قریب ہے - لہذا مین خود جواب کے لیے حضور مین حاضر ہوتا ہون -

سراج الدولہ نے فوراً اپنی سب فوج کو جمع کیا اور انگریزون سے مقابلہ کرنے کے لیے روانہ ہوا - یہ تصفیہ ہو گیا تھا کہ جب مقابلہ ہو تو میر جعفر اپنی فوج کو علیحدہ ہو کر کے کلایو سے آ ملے - مگر جب کہ عین صبح آیا -

کل ہمراہان کو خوف زدہ دیکھکر اسکی ہمت پست ہوگئی اور حوصلہ نہ ہوا کہ کچھ کرے
کلائیو۔ قاسم بازار تک چلا آیا۔ نواب زبردست فوج کو لیے چند میل
فاصلہ پر پلاسی مین پڑا ہوا تھا۔ میر جعفر نے اپنا وعدہ پورا کرنے مین
تاخیر کی اور جب نہایت آرزو کے ساتھ انگریزی سپہ سالار نے گلہ گزاری
کی تو مذبذب جواب دیدیے۔

کلائیو نہایت دردناک متفکر حالت مین تھا۔ اسکو ہمراہ لوگون کی
صداقت و ہمت پر ذرا بھروسہ نہ تھا۔ اگرچہ اسکو اپنی جنگی لیاقت اور فوج کی
عمدہ قواعد دانی و بہادری پر بہت کچھ اعتماد تھا۔ تاہم اپنی فوج سے شمار مین
بیس مرتبہ زیادہ فوج کے ساتھ بھڑ جانا کوئی ادنی بات نہ تھی۔ اسکے اور دشمن
کے درمیان بڑا دریا حائل تھا جسکو عبور کرکے پہنچ جانا تو آسان تھا لیکن
اگر شکست ہوتی تو کل انگریزی فوج مین سے ایک سپاہی کے بھی زندہ واپس
آنے کی امید نہین ہوسکتی تھی۔ اس موقع پر اسکی بہادر و بیخوف طبیعت چند
گھنٹہ تک اس تاریخی جنگ کی ذمہ داری کو اپنے اوپر لینے سے ذرا پس و پیش
مین ہوئی۔ کل ایام ملازمت کمپنی مین صرف یہی ایک موقع ہوا جسمین وہ اپنی
بڑی ذمہ داری کو سر پر لینے مین خائف ہوا۔ اسنے مجلس جنگ منعقد کی
کثرت رائے یہی ہوئی کہ اسقدر عظیم الشان فوج سے یکایک بھڑ کھڑے ہونا
نادانی ہوگی۔ کلائیو کو اُن سے اتفاق ہوا۔ اس واقعہ کے گذر جانے
بعد اسنے کہا کہ مین نے صرف ایک مرتبہ کونسل جنگ جمع کی۔ اگر مین اسکی رائے
تسلیم کرکے خاموش ہو جاتا۔ تو قوم انگریز بنگالہ کے کبھی حکمران نہ ہوتے۔

مگر مجلس برخاست ہوتے ہی پھر اسکے دل مین جوش شجاعت پیدا ہوا - وہ چند درختون کے سایہ مین تنہا جاکر بیٹھ گیا - اور ایک گھنٹہ تک کل تشویش و تردد عالم پیچیدہ گذارتا رہا - وہان سے وہ یہ قصد مصمم کر کے اُٹھا کہ گو کتنا ہی زیادہ ہولناک خطرہ ہو مین جنگ کر کے بلا قسمت آزمائی کیے نہ رہونگا - اور حکم دیدیا کہ سب کل سپاہ دریا عبور کرنے کے لیے تیار ہو جاوین -

چنانچہ دوسرے روز کل انگریزی فوج دریا پار اتر آئی - اور تمام دن کے کوچ کی محنت سے ماندہ ہو آفتاب غروب ہونے کے وقت دشمن سے ایک میل فاصلہ پر فوج ایک آنبہ کے باغ مین خیمہ زن ہوئی - کلایو کو شب بھر نیند نہین آئی - تمام رات اُسکو نواب کے عظیم القدر لشکر کے ڈھولون و جھانجون کی آواز سنائی دیتی رہی - یہ ہونا تھا تعجب نہین ہے کہ جب اسکو خیال آجاتا کہ مین کسقدر بیشمار فوج سے مقابلہ کرنے کو ہون اور کیسے بڑے ملک مین فتح حاصل کرنے کے لیے جنگ کرنے کو آمادہ ہوا ہون تو اسکا دل ذرا سست ہو جاتا -

مگر سراج الدولہ کو اور بھی زیادہ بیچینی رہی - اسکا دل جو کمزور و تند تھا وحشت ناک خوفون سے پریشان تھا - چونکہ یہ معرکہ عظیم قریب واقع ہونے والا تھا - لہذا اُسکی روح قبض تھی - اسکو اپنے کسی آدمی پر اعتماد نہ تھا - ہر شخص سے جو اُسکے پاس آتا اُسکو مارے جانے کا اندیشہ ہوتا - تنہا چھوڑ دیئے جاتے سے اور زیادہ ڈرتا [illegible] آزردہ و پژمردہ ہوکر خیمہ مین بیٹھا رہا - اسکی یہ حالت دیکھ کر [illegible]

شاعر ہوتا تو ضرور کہتا کہ اُن بے قصوروں کے ارواح جو بیلک ہول
ہیں آخیر دم میں اسکو کوستی و بد دعائیں دیتیں میرے اسکو حیران و
پریشان کیے ہوئے تھیں۔

علی الصباح ہوئے۔ اسی روز ہندوستان کی قسمت کا تصفیہ
ہونے کو تھا۔ آفتاب طلوع ہوتے ہوئے ہی نواب کی فوج کی ...
اس باغ کی طرف کوچ کرنے لگی جہاں انگریزی فوج خیمہ زن تھی۔ پچاس ہزار
پیادے پلٹنیں جو تلوار و تیر و کمان و بندوقوں سے مسلح تھیں میدان میں
انکے ہمراہ پچاس بڑی توپیں تھیں جنکو بیل و ہاتھی کھینچتے تھے۔ چھوٹی توپیں
جو فرنچ مددگاروں کے زیر تحت تھیں نہایت قتل و غارتگری پھیلانے والی
تھیں۔ پندرہ ہزار سوار شمالی ہند کے باشندوں میں سے تھے جو بنگال
کے زنانی و نامرد قوم میں سے نہ تھے کلایو کی مشاق نظر نے جانچ لیا
کہ یہ سوار و گھوڑے کرناٹک کی سپاہ و گھوڑوں سے زیادہ قوی و مضبوط
تھیں۔ اسکے پاس اس عظیم الشان فوج سے مقابلہ کرنے کے لیے صرف
۳۰۰۰ سپاہ تھی جنمیں سب انگریز سردار تھے۔ اور جو انگریزی طریق پر
قواعد میں ترتیب پائے ہوئے تھی۔ انمیں کل ایکہزار کے قریب گورے
تھے۔ اس چھوٹی فوج میں ۳۹ رجمنٹ کی بہادر سپاہ تھی۔ جنکے نشان پر
اکثر قابل فخر علامات اعزاز کے جو ولنگٹن کی زیر کمان ہونے کے ایام
اسپین و گمولی میں حاصل ہوئی تھیں۔ اب یہ بھی لکھا ہوا ہے۔
ہندوستان میں سب سے اول قدم بڑھانے والے۔

جنگ توپون کے داغنے پر شروع ہوئی جسمین نواب کی توپین کچھ بھی نقصان نہ کرسکین - مگر انگریزون کی چند چھوٹی توپون نے دشمن کی فوج مین بہت سپاہیون کو گرا دیا - سراج الدولہ کے کئی عالی افسر اول وار ہین مارے گئے - فوج مین پریشانی و اضطرابی پھیل گئی - ہر لمحہ اسکا خوف زیادہ ہوتا گیا - ایک سردار نے جو انگریزون سے سازش کیئے ہوئے تھا - اسکو مشورہ دیا گیا کہ اب فوج کو ہٹا لینا مناسب ہے - چونکہ وہ خود خوف سے لرز رہا تھا - لہذا اسکو نامعقول و دغابازی کی صلاح پسند آئی - اور اسنے فوج کو پیچھے ہٹ آنے کا حکم دیدیا - پس یہ حکم اسکی بربادی کا اصل سبب ہوا - کلایو نے فوراً یہ موقع پاکر اپنی فوج کو قدم بڑھانے کا حکم دیا - قواعددان فوج کے بہادرانہ حملون کے سامنے بے ترتیب و بیست ہمت انبوہ بھاگنے لگا - نواب کی کل فوج کے قدم میدان سے اکھڑ گئے - فرنچ لوگون کی چند سپاہ البتہ مقابلہ کرنے کو ڈٹی رہی - مگر بھاگنے والون کے شمار سے عاجز آکر انکو بھی ہٹ جانا پڑا - صرف ایک گھنٹہ کے عرصہ مین سراج الدولہ کی فوج ایسی پراگندہ ہوگئی کہ اسکے پھر جمع ہونے کی کوئی امید باقی نہ رہگئی - شکستہ فوج مین سے صرف ۵۰۰ قتل ہوئے - مگر اسکے لشکر کے کل خیمے و توپین اسباب و بیشمار گاڑیان و مویشی فتحیابون کے ہاتھ لگے - صرف ۲۲ سپاہ کے قتل ۵۲ کے زخمی ہونے کے نقصان سے کلایو نے قریب ساٹھ ہزار سپاہ کی فوج پراگندہ کردیا - اور ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کو

زیر تخت کرلیا جو وسعت و آبادی مین گریٹ برٹن سے زیادہ ہے۔

میر جعفر نے جنگ کے درمیان انگریزون کو ذرا مدد نہین دی مگر جبکہ اسنے دیکھ لیا کہ قطعاً انگریزون کی فتح ہوچکی۔ اپنی فوج کو علیحدہ کرلیا۔ اور انگریزون کو فتح کی تہنیت کہلا بھیجی۔ دوسرے روز صبح کو انگریزی لشکر نہایت خائف ہوا کہ دیکھیے میرے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے یہ خوف جاتا رہا۔ جبکہ اسکی تعظیم کرنے کے لیے فوج سلامی اُتارنے کے لیے کھڑی ہوئی [illegible] مگر کلایو اُسکا [illegible] ہوگیا جیسے کہ [illegible] آیا [illegible] خندہ روئی سے اُسکو بنگال بہار و اڑیسہ کا نواب کہکر مبارکباد دیا۔ بغلگیر کیا۔ اور اُسکے عذر [illegible] خدمت کو نہایت شگفتہ [illegible] مشورہ دیا کہ [illegible] بلاتاخیر مرشدآباد کو کوچ کرنا چاہیئے۔

سراج الدولہ تیز رفتار سانڈنی پر سوار ہوکر چوبیس گھنٹے کے درمیان مرشدآباد پہونچا۔ وہان اسنے اپنے وزرا کو جمع کرکے مشورہ طلب کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ جو اُنمین نہایت تجربہ کار و دانشمند تھے اُنھون نے صلاح دی کہ آپ اپنے تئین انگریزون کے حوالہ کردین۔ ان سے بجز تخت سے اُتارے جانے و حراست مین رہنے کے اور کوئی خطرہ نہین ہے مگر اسنے اس صلاح دینے والون کو دغاباز و نمک حرام کہا۔ چند نے کہا کہ ان سے دوبارہ مستعد ہوکر جنگ کرنا چاہیے۔ اسنے اس صلاح کو تسلیم کیا۔ اور فوج کی درستی کے لیے فوراً حکم دیا۔ مگر اسمین اسقدر جرأت تک نہ رہی کہ کسی مردانہ قصد پر ایک روز تک توقف رہتا۔

اسکو یہ خبر سنکر کہ میر جعفر آگیا نہایت خوف ہوا - ایک فقیر کا
بھیس بنا کر اور ہاتھ مین جواہرات کا ایک ڈبا لیکر وہ شب کو محل کی کھڑکی
سے اوتر کر صرف دو آدمیون کو ہمراہ لیکر دریا کی راہ پٹنہ روانہ ہوا -

چند روز بعد کلایو صرف دو سو گورہ فوج مع دیسی سپاہی
ہمراہ لیکر مرشد آباد پہونچا - اسکے رہنے کے لیے ایک محل خالی کر دیا گیا
جسکے گرد اسقدر وسیع باغ تھا کہ اسکی کل سپاہ وہان بفراغت فروکش
ہو سکے - میر جعفر کو گدی نشینی کی رسم ادا کی گئی - کلایو
نے نواب کو خود گدی پر بٹھایا - اور مشرق کی قدیم رواج کے مطابق تھیلی
جواہرات کی نذر پیش کی اور حاضرین دربار کو مبارکباد دیا کہ آپ لوگ خوش قسمتی
سے ایک سخت ظالم کے پنجہ سے اسطور رہا ہوئے - اس موقع پر اسکو
ایک مترجم کی مدد سے بولنا پڑا - یہ قابل لحاظ ہے کہ باوجود اسکے کہ اسکو
ہندوستان مین رہتے اسقدر عرصہ ہو گیا تھا - اور باشندگان کے
حالات و دیسی حکام کی طرز حکومت سے اسقدر آگاہ تھا - اور اپنی
سپاہ کو ایسی شفقت و محبت کے ساتھ عزیز تھا - مگر تاہم اسنے تمام
ہندوستان کی کوئی زبان بولنا نہین سیکھا تھا - کہتے ہین کہ وہ دیسیون
سے بولنے مین پوچھکر زبان کے چند الفاظ استعمال کرتا تھا جسکو اسنے
طفلی مین پیرزن سے سیکھا تھا -

نواب سے اب کہا گیا کہ جو وعدے اسنے دوستون و
مددگارون سے کیے تھے انکو پورا کرو - چنانچہ جگت سیٹھ کے مکان پر

ہندوستان میں سب سے زیادہ مالدار گنا جاتا تھا ایک مجلس منعقد
ہوئی تاکہ سب تصفیہ ہو جاوے - امین چند بھی وہاں آیا جسکو
یقین تھا کہ کلایو کی میرے اوپر نہایت شفقت ہے جو اسکے ساتھ آج تک
ظاہر نہایت مہربانی کے ساتھ سلوک کرتا - اسکا فریب بنگالیوں سے
بھی زیادہ تھا - سفید کاغذ پر کا عہدنامہ پڑھا گیا - کلایو نے کرفٹن کیطرف
مخاطب ہوکر - جو کمپنی کا ایک ملازم تھا انگریزی میں کہا کہ اب امین چند
اصل حال کھولدینا چاہیے - کرفٹن نے ہندوستانی میں کہا - امین چند
سرخ کاغذ پر کا عہدنامہ تمھیں صرف دکھانے کے لیے تھا - تمھیں کچھ
نہ ملیگا - یہ سنکر امین چند غش کھا کر گر پڑا - اور کچھ عرصہ بعد ہوش میں
آیا - مگر اسکا دماغ ابتر ہو گیا - اسکے نوکر پالکی میں ڈالکر مکان پر لیگئے -
کلایو کو اگرچہ ویسی لوگوں کے ساتھ بے ایمانی کرنے میں ذرا تامل
نہیں ہوتا تھا تاہم وہ محض بے رحم نہیں تھا - کہتے ہیں کہ اسکو اسکی حالت زار پر
رحم بھی آیا - چند روز بعد اسنے امین چند سے ملاقات کی اور مہربانی
کے ساتھ گفتگو کی و مشورہ دیا کہ کہیں تیرتھ جاترا کراؤ تاکہ تبدیل
آب و ہوا سے طبیعت درست ہو جاوے - بلکہ باوجود اسقدر فریب و دغا
ہو چکنے کے اسکو پھر ملازمت سرکاری میں داخل کرنے کے لیے آمادہ
ہو گیا - مگر اس یکایک صدمہ عظیم ہونے کی روسے وہ بدبخت بنگالی روز بروز
پراگندہ دماغ و مجنون ہوتا گیا - وہ جو اول اپنی عقل کی تیزی و عادت کی
سادگی کے لیے مشہور تھا اب اپنی دولت کو تقویت و سہولیت کے ساتھ

صرف کرنے لگا۔ خود آپ نہایت زرق برق وامیرانہ پوشاک اور قیمتی
جواہرات پہنتا۔ اس صورت سے چند ماہ زندہ رہکر قید مین مر گیا۔

ہم کچھ ضرور نہین سمجھتے کہ اس کارروائی کے نیک و بد ہونے کے
بارے مین مفصل راے ظاہر کرین۔ اگر مسٹر جون ملکم صاحب نے اسکے
بیجا و درست ثابت کرنے مین اپنی کل دلائل صرف نہ کی ہوتین۔
وہ بلاشک افسوس ظاہر کرتا ہے کہ مصلحت موقع کے لحاظ سے جعلی دستخط
بنانے کی ضرورت پیش آئی۔ مگر اسکی دانست مین انپر کوئی الزام عائد
نہین ہوسکتا۔ جنھون نے فریبی کو فریب دیا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ انگریزونپر
فرض نہ تھا۔ کہ ایسے ایک شخص کے ساتھ ایمانداری کے ساتھ برتاو کرتے
جسنے انکے ساتھ بے ایمانی کی۔ اگر وہ اس دغاباز بنگالی کے ساتھ اپنا
قول و قرار پورا کرتا تو اسکی کامیابی دیکھکر اکثر لوگون کو ایسے فریب کے
کام کرنے کے حوصلے پیدا ہوتے۔ ہم اس معاملہ پر اخلاق کے سخت
قواعد کے مطابق بحث نہ کرینگے۔ یہ محض فضول ہوگا۔ اگرچہ یہ معاملہ
مصلحت آمیز ہی سمجھا جاوے۔ اور اسمین کسی راست دلیل سے کام نہ
لیا جاوے۔ تاہم ہم اپنا یقین ظاہر کرتے ہین کہ کلایو کے سخت
غلطی کی نہین سنگین جرم کیا۔ باوجود اسکے کہ ذاتی منفعت کو نقصان بھی
پہونچا۔ تاہم یہ اصول (کہ ایمانداری سب سے عمدہ مصلحت ہے) نہایت
درست و مناسب ہے۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ ایک دو آدمی ایسے نکل
آوین جو بے ایمانی و وعدہ خلافی سے قلیل عرصے کے لیے اقبالمند ہوگئے ہون

مگر ایک ہم بھی ایسی سرکار و ریاست کو نہین جانتے جسکا کام ایک روز بھی بے ایمانی سے چل سکا ہو۔ برٹش انڈیا کی تواریخ مین اس حقیقت کا اظہار ہے کہ دغا سے دغا کو جتینا مصلحت آمیز نہین اسکو سر کرنے کے لیے سب سے عمدہ ہتیار راستی ہے۔ عرصہ دراز تک انگریزی حکام نے جنکے گرد ایسے دشمن و دوست موجود تھے جو کسی قول و قرار کے پابند نہ تھے۔ صداقت و سچائی کے ساتھ کام کرتے رہے جسکا نیک انجام ہمیشہ ظہور مین آتا گیا اور جو نہایت دانائی ثابت ہوئی۔ اگر سچ پوچھیے تو انگریزون کی عقل و قوت نے ہندوستان مین انکی عملداری پھیلانے مین اسقدر مدد نہین دی جسقدر انکی راستی و سچائی نے دی۔ عہد شکنی و جہوٹی قسم و فریب سے جو حاصل ہونا ممکن ہوتا وہ اسکے مقابل محض ناچیز ہونا۔ جو انگریزی سرکار نے اس اطمینان کے ملک مین پیدا کر دینے سے حاصل کیا ہے کہ وہی ایک حکومت ایسی ہے جسکی بات پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ دیگر لوگون کے نہایت سنجیدہ قول و قرار و قسم و ضمانت پر اسقدر اعتبار نہین ہوتا جسقدر ایک انگریز اہلکار کے ہان ایک بات پر ہوتا ہے۔ کسی بڑے ہی قوی و مضبوط قلعہ کے رہنے والون کو اسقدر امن و حفاظت نہین ہو سکتی جسقدر ایک ایسے سردار کو قاتل ملک کے درمیان گذرتے ہوئے ہوتی ہے جسکی سرکار انگریز کفیل ہے۔ مشرق کے زبردست بادشاہ وقت ضرورت پر بہت زیادہ سود قرض دینے کے وعدہ پر رعایا سے قرض مانگتے ہین۔ تاہم کوئی اپنا دفینہ کھولنے پر جرأت نہین کرتا۔ سرکار انگریز صرف بلا سے تام چار روپیہ سیکڑا

سال سو سے زیادہ نہین دیتین۔ تاہم لوگ اپنا کڑوروں روپیہ زمین سے نکالکر اسکے حوالہ کئے ہوئے ہین۔ دشمن بادشاہ ہمارے سپاہیون کو بہت سیم وزر کی طمع دکھاکر کہتے ہین کہ کمپنی کی ملازمت ترک کرکے چلے آؤ مگر کمپنی انکو مدت دراز کی ملازمت کے بعد صرف گذرا وقات کے لیے قلیل پنشن دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ مگر ہر سپاہی جانتا ہے کہ کمپنی کا وعدہ پتھر کی لکیر ہے۔ اور یہ سب بنیاد ولغو ہین۔ وہ جانتا ہے کہ اگر مین سو سال تک زندہ رہونگا تاہم میری نان خشک وتمک ایسا ہی محفوظ وبے خطر بنا رہیگا۔ جیسا گورنر جنرل کی تنخواہ وہ جانتا ہے کہ کوئی دیگر سرکار ایسی نہین ہے کہ جو باوجود نہایت سنجیدہ وعمدون کے بھروسہ ہی کا م ہوجانے پر سچے خدمتون مین بھی رکھے۔ ... نے سو سے ... ترک کردیگی بہت ایسے حکام ہین جنپر کوئی اعتبار نہین کرتا۔ ایک قابل اعتبار سرکار کے ہونے مین اسکو بہت موقع وفائدے حاصل رہتے ہین۔ ایشیا کے درمیان ہمین یہ فائدہ حاصل ہے۔ یہ ہمارا کامل یقین ہے کہ اگر سرکار انگریزی دو پشت سے سرجون ملکم صاحب کے اصول کے مطابق کارروائی کرتی جیسا کہ امین چند کے معاملہ مین درست قرار دیگئی ہے۔ اور چھوٹے وکمینے لوگون کے ساتھ دغا وفریب وعہدشکنی وجعلسازی کے ساتھ برتاو کرتی۔ تو بڑی زبردست ہمت ولیاقت بھی ہماری عملداری کو ہندوستان مین قائم نہ رکھ سکتی۔

سرجون ملکم صاحب تسلیم کرتے ہین کہ سخت ضرورت کے سبحان

جلادوں کی یہ کاروائی قابل معافی قرار دیجا سکتی ہے۔ مگر ہم خیال کرتے ہیں
کہ وہ عہد شکنی محض فضول و بغیر مصلحت آمیز تھی ہم اسکو سب طرح بیجا
و زبون سمجھتے ہین۔

صرف امیچند ہی کی جان اس انقلاب مین نہین گئی۔ سراج الدولہ
چند روز بعد بھاگنے کے گرفتار ہو کر میر جعفر کے روبرو لایا گیا۔ تو بیچارے
ازکر بآواز بلند گریہ و زاری کرکے اور زمین پر گر کر اسنے رحم کے لیے التجا
کی جسکو کہ اسنے خود کبھی ظاہر نہین کیا تھا۔ میر جعفر کو فوراً پس و پیش ہوا
کہ کیا کرنا چاہیے۔ مگر اسکا بیٹا میرن جسکی عمر ۱۷ سال کی تھی جو کمزوری دماغ
و وحشت مین اس کمبخت قیدی کے مشابہ تھا نہایت سنگدل تھا۔ سراج الدولہ
ایک پوشیدہ مکان مین کر دیا گیا جہان چند عرصہ بعد جلادون نے پہونچکر
اسکا سر تن سے اتار لیا۔ اسمین انگریز بالکل شریک نہ تھے۔ میر جعفر بخوبی
واقف تھا کہ وے ہرگز اسطور قیدی کے قتل ہونے کو روا نہ خیال کرینگے
چنانچہ اسکو معذرت کرنی پڑی کہ وہ ہم سب کا نہایت قاتل و دشمن تھا لہذا
مین جوش انتقام کو ضبط نہ کر سکا۔

اب کمپنی و ملازمان کمپنی کے اوپر بے انتہا دولت کی بارش ہونی
شروع ہوئی۔ نقد اسی لاکھ روپیہ براہ دریا مرشدآباد سے قلعہ
ولیم کو روانہ کیا گیا۔ اس خزانہ کو پہونچانے کے لیے سو کشتیان متعین تھین
سپاہیون نے خوب فتح کے باجے بجائے۔ اور گیت گاتے و نشان اوڑاتے
ہوئے سفر دریا ختم کیا۔ کلکتہ جو چند ماہ قبل اجاڑ و ویران تھا۔ اب نہایت

[illegible] نظر پڑتے دیکھا - تجارت تباہ ہو گئی - ہر انگریز بنگلہ بردار امیر تھا
[illegible] آہستہ آہستہ تباہ ہوتے گئے - کلائیو کے مصارف کی کچھ انتہا
نہ تھی - مگر اسنے اعتدال کو مدنظر رکھا - کل خزانہ بنگال اسکے ہاتھ مین تھا -
جسقدر چاہتے لے لیتے - سونے اور چاندی کے سکے اور جواہرات کے
ڈھیر چنے ہوئے تھے - ان مین چند قسم کے یورپ کے سکے بھی موجود تھے
جو کسی زمانہ مین [illegible] کے قبضہ مین [illegible] موجود تھے - ہر ملک کی طرح
لوگ مشرق سے خوشبودار مسالحے اور قیمتی پارچے خرید کر لیجاتے تھے -
اسکے ذریعہ سے وہ سکے یہان پہونچے - مرشدآباد کے خزانہ مین کلائیو
سونے و چاندی و لعل و ہیرے و دیگر بیش قیمت جواہرات کے انبوہ کے
درمیان چلتا تھا - اسکو بالکل آزادی تھی - کہ جسقدر چاہے لے لے - مگر اسنے
صرف تیس لاکھ روپیہ کی مالیت قبول کی -

[illegible] کلائیو کے روپیہ لینے کا معاملہ سولہ سال بعد پارلیمنٹ
مین پیش ہوا - اس پر نہایت سخت نکتہ چینی ہوئی اور برا کہا گیا - سرجان ملکم
نے نہایت گرمجوشی سے کلائیو کی جانب داری کی - فتح مند سردار کے مدعیون نے
اسکے منفعت کو رشوت ستانی و ظالمانہ لوٹ سے تعبیر کیا - کہ ایک کمزور دوست
و رفیق سے تلوار کی دہشت دلا کر زبردستی لی گئی - بخلاف اسکے جانبداران کلائیو نے
بیان کیا کہ وہ منفعت مثل آزاد بخشش و عطیہ کے تھی جسکا لینا و دینا دونون
قابل تعریف ہے - اور اسکو ان انعامات سے تشبیہ دی - جنکو غیر سرکارون
نے مارلبورو و نلسن و ولنگٹن کو عطا کیا -

نے ... تحریر کرتا ہے کہ مشرقی بادشاہون مین نذرانہ لینے کا قدیم
دستور ہے - اور پانچ برس تک کوئی قانون پارلیمنٹ سے نافذ نہین ہوا تھا - کہ
انگریزی اہلکار مستثنیٰ ہوتے اس رواج مشرقی سے مستفید ہون - مگر ہمارے نزدیک
اسکے متعلق یہ دلیل بالکل درست نہین ہے - تسلیم کرتے ہین کہ نذرانہ کے
لینے سے انگلستان کا نقصان و حرج کسیکو نہ پہنچا اور فائدہ نہین کیا - تاہم ہم اسکو
بری الزام نہین خیال کرتے - اگرچہ اسکی کارروائی خود بدنیتی نہ تھی تاہم
دوسرون کے لیے بد تمثیل ہوئی - حقیقت صاف ظاہر ہے کہ ایک سپاہی
کو صرف اپنی سرکار کا نوکر ہونا چاہیے اور کسی دوسرے کا نہین - لہذا یہ
لازم ہے کہ جو کچھ معاوضہ وہ اپنی خدمات کا پاوے - یا تو خود اپنی سرکار سے
پاوے - یا اسکی مرضی و منظوری سے دوسرون سے پاوے - اس قاعدہ کا
لحاظ ذرا ذرا نذرانہ مثل ایک فیتا یا تمغہ یا کروس وغیرہ کے پانے مین ہونا
چاہیے - مگر یہ کب ممکن ہے - کہ ایک گورنمنٹ کی خدمت وفاداری و ایمانداری
سے ہو یا اسکا فائدہ ہو جبکہ اسکی فوجون کے سردارون کو بلا اسکی اجازت
معہ بادشاہ و امیرون سے زر کثیر نذرانہ مین وصول کرنے کا اختیار ہو -
یہ دلیل پیش کرنا محض لغو و بیہودہ ہے کہ اسوقت تک ایشیائی بادشاہون سے
نذرانہ قبول کرنے کی ممانعت کے بارے مین پارلیمنٹ سے کوئی قانون نافذ
نہین ہوا تھا - ہم صرف ایک ایسے قانون کی بنا پر جو مابعد جاری ہوا کلایو
کے حق مین کچھ نہین کہتے - بلکہ عام سمجھ و قانون کی بنا پر برا کہتے ہین - ہم جانتے
ہین کہ کوئی قانون ایسا موجود نہین ہے جسمین ممانعت ہو کہ وزراے انگلینڈ

غیر ملک کے بادشاہون سے تنخواہ نہ لین - مگر تاہم وہ اگر چہ خفیتاً فرانس کی
سرکار سے کوئی رقم بطور نذرانہ قبول کرے - تو وہ اپنے فرائض کے خلاف
کرنے کا قصوروار ہوگا - اور قابل سزا سمجھا جائیگا - سر جان ملکم - کلایو
چلن کو ڈیوک آف ولنگٹن کے چلن سے تشبیہ دیتا ہے - صرف بطور مثال
فرض کیجے کہ ۱۸۱۵ع کے یورش کے بعد ڈیوک آف ولنگٹن اس وقت
جب کہ فتحیاب فوج کو لیے ہوئے فرانس پر قابض تھا - بادشاہ لوئس
ہشت دہم سے ۲۰ لاکھ روپیہ بطور نذرانہ خاندان بوربن کے خدمات
کرنے کی شکرگزاری کی علامت مین منظور کر لیتا - تو فرانس نے اسکے بارے مین
کیا خیال جاتا - گو کتب قوانین مین کوئی دفعہ اس قسم کے نذرانہ قبول کرنے
کی ممانعت مین نہ جب موجود تھی نہ اب ہی -

یہ بھی تسلیم ہونا چاہیے کہ کلایو کے معاملہ مین چند امور ایسے
ایسے ہین جنکی وجہ سے اسپر کم الزام عائد ہوسکتا ہے - اسنے اپنے تئین
بادشاہ کا سپہ سالار نہین سمجھا بلکہ کمپنی کا - کمپنی نے اشارون سے اپنے
گماشتون کو مجاز کر دیا تھا کہ دیسی نواب و راجون کی فیاضی اور دیگر اور
بھی زیادہ معیوب و نامعقول وسیلون سے اپنے تئین مالامال کرتے رہین -
یہ ہرگز ممکن نہین کہ جب ادائے فرائض و منفعت جا و بیجا کے بارے مین خود
مالکون کو لحاظ نہین تو نوکر کو ہو - اگرچہ کلایو نے اپنے مالکون کو اپنی
حاصلات سے آگاہ نہین کیا - اور نہ اُن سے منظوری کی التجا کی - تاہم اسنے
انکو اس طور احتیاط کر کے پوشیدہ بھی نہین کیا کہ گویا اُسنے کوئی کار نامناسب کیا

بخلاف اسکے اسنے علانیہ یہ اقرار بھی کیا کہ نواب کی سخاوت و فیاضی مجھے دلتور بتادیا۔ آخرش ہین ہمین یہ بھی کہنا چاہیے۔ کہ جب ہم خیال کرتے ہین کہ اسطور اُسکو لینا واجب نہ تھا۔ تاہم ہم یہ بھی کہتے ہین کہ باوجود کل اختیارات و آزادی ہونے کے اسنے اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جسقدر وہ چاہتا لیتا۔ مگر اسنے بہت کم منظور کیا۔ یہ کچھ کم قابل تعریف نہین ہے۔ اسنے صرف ۲۰ لاکھ روپیہ منظور کیا۔ مگر وہ وقت ایسا تھا۔ کہ اگر وہ ذرا زبان ہلا دیتا۔ تو ۲۰ سے ۴۰ ہوجانا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ انگلینڈ مین بیٹھے ہوے کلایو کی طمع و غارتگری پر لعن طعن کرنا بہت آسان ہے۔ مگر اسکے سوا الزام لگانے والون مین ایک بھی ایسا نہ نکلے گا جو مرشدآباد کے خزانہ کو اپنے ہاتھ مین پاکر طمع کو ضبط کرکے اسدرجہ اعتدال کو د نظر رکھتا۔

میرجعفر تخت پر صرف اسی سردار کی مدد سے قایم رہ سکتا تھا۔ جسنے اسکو وہان تخت نشین کیا۔ وہ محض نادان لڑکا نہ تھا اور نہ امیرانہ ناز و نعم مین پرورش ہوا تھا۔ لہذا وہ ایسا نالائق و کمزور نہ تھا جیسا نواب سابق تھا۔ مگر تاہم اسمین وہ کل لیاقت و اوصاف نہ تھے۔ جو ایسی بھاری بادشاہت کے انصرام کے لیے درکار ہوتے ہین۔ اسکا پسر میرن و سراسلج الدولہ تھا۔ وحشیانہ حال کو دیکھکر اکثر لوگ گھبراگئے تھے۔ اکثر سردار نئے نواب کے خلاف ہوکر

باغی ہو گئے۔ مالدار و زرخیز صوبہ اودھ کے نائب السلطنت مغل بادشاہ نے جو دیگر سرداروں کے مثل آپ خود مختار بادشاہ ہو گیا تھا بنگال پر حملہ کرنے کی دھمکی دی۔ ایسی حالت مین بجز کلایو کی زبردست لیاقت و قوت کے اور کوئی نہین دیکھ پڑتا تھا۔ جو نواب بنگال کی حکومت کو قائم رکھ سکے۔ عین ایسے نازک وقت پر انگلینڈ سے چند مراسلات صادر ہوئے۔ جو پلاسی کی فتح کی خبر پہونچنے کے قبل صادر ہوئے تھے۔ صاحبان ڈائرکٹر نے بنگال کے درمیان اپنی آبادی پر ایک ایسے انتظام قائم کرنے کا قصد کیا۔ جو نہایت پُر دقت و لغو تھا۔ اور زیادہ خرابی یہ ہوئی کہ اس نئے بندوبست مین کلایو کے سپے کوئی عہدہ مقرر نہین کیا گیا۔ ان عہدہ دارون سے جو اس نئے انتظام مین حکام منتخب ہوئے تھے۔ ان بیہودہ و فضول احکام کی تعمیل نہ کرکے ذمہ داری اپنے اوپر لیکر کلایو سے التجا کی کہ کل عالی اختیارات اسوقت آپ اپنے ذمہ رکھیے۔ وہ راضی ہو گیا۔ چند روز بعد کلایو کے عالی حاکم بنے رہنے کا حکم آگیا۔ گویا ملازمان کمپنی نے اپنے مالکان کی مرضی اول ہی جان لی تھی۔ ڈائرکٹرون نے کلایو کی عظیم الشان فتح کی خبر پاکر اسکو شکرگزاری و قدردانی کی علامت مین اپنی بنگال کی عملداری کا گورنر مقرر کیا۔ اسکو اختیارات ایسے انتہا ہو گئے۔ ڈپلیو کو دکھن مین اسقدر کبھی حاصل نہین ہوئے تھے۔ میر جعفر اس سے نہایت خائف تھا۔ ایک مرتبہ نواب نے ایک عالی مرتبہ کے دیسی سردار سے کچھ سخت کلامی کی

جسکے ساتھیون نے کمپنی کے سپاہیون سے کچھ دنگہ و تکرار کیا تھا۔ نواب نے کہا میان ہوش کی دوا کرو کیا تمہین ابھی یہ جاننے کو باقی ہے کہ کرنل کلایو صاحب کون ہین۔ اور خدا نے اسکو کیا مرتبہ بخشا ہے یہ سردار میر جعفر کا قدیم دوست تھا۔ اور ٹھٹھول طنز ایسے ساختہ کہنے لگا۔ "اجی حضرت مجھے کیا جاننے کو باقی ہے۔ مین کرنل صاحب کا مقابلہ کرونگا۔ مین صبح انکی گدھیا کو تین سلامین کرکے روزانہ کھاٹ سے اٹھتا ہون" بلاشک یہ کچھ مبالغہ نہ تھا۔ دیسی اور یورپین سب کلایو کے تہر قدم تھے۔ انگریز سمجھتے تھے کہ وہی ایک شخص ہے جو میر جعفر کو اسکے عہد و قول کا پابند رہنے کو مجبور کرسکتا ہے۔ اور میر جعفر خیال کرتا تھا کہ وہی ایسا زبردست ہے جو نتیجہ دنگہ باز و سرکش رعایا اور دست انداز ہمسایون سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

یہ بیان کردینا حق ہے کہ کلایو نے اپنے اختیارات کو نہایت لیاقت و مستعدی کے ساتھ اپنے ملک کی بہتری و فائدہ مین استعمال کیے۔ کرناٹک کے شمالی ملک مین اسنے ایک چڑھائی کی۔ یہان فرنچ لوگون کی حکومت تاہنوز قائم تھی۔ انکو وہان سے خارج کردینا ہی بہتر ضرور تھا۔ یہ مہم ایک افسر نام فورڈ کے سپرد کی گئی۔ یہ شخص تاہنوز مشہور نہ تھا۔ مگر کلایو کی تیز و باریک نظر نے دریافت کرلیا تھا کہ اسمین اعلی درجہ کی لیاقت جنگ موجود ہے۔

بیکہ فوج بنگال کا ایک بڑا حصہ یہان دور دراز ملک کو

روانہ کردیا گیا - مغربی سرحد پر ایک خطرہ عظیم نمایان ہوا - دہلی مین مغل اعظم
رعایا سے کے ساتھ مین مقید تھا - اسکا بیٹا شاہ عالم جو مدت دراز
تک اول مرہٹون اور بعدہ انگریزون کے ہاتھ مین مثل کٹھ پتلی کے ناچتا رہا
اپنے والد کے محلون سے شب کو مفرور ہوگیا - ہندوستان مین تاہنوز اسکے
خاندان شاہی کی تعظیم وتکریم ہوتی تھی - چند زبردست بادشاہ مثل نواب
اودھ اُسکی خاطرداری کرنے پر آمادہ تھے - شاہ عالم کو اپنے ساتھ بہت
آوارہ سپاہ کرلیتا - جو اسوقت ہندوستان کے مختلف حصون مین
مثل مکھیون کے جھنڈ کے گھومتی تھی - کچھ دشوار نہ تھا - چالیس ہزار آدمی
کی فوج جسمین مختلف اقوام و مذہب کے لوگ مرہٹا و جاٹ و روہیلہ و مغل
تھے اسکے گرد جمع ہوگئی - اسنے قصد کیا کہ بنگال کے تخت پر سے اس نواب کو
اُتار کر جو بلا کسی جائز حق و دعوے کے انگریزون سے بٹھا دیا گیا ہے خود
کل بنگال و بہار و اڑیسہ مین اپنی حکومت جمالون -

یہ خبر سُنکر میر جعفر کے ہوش باختہ ہوگئے - اسکے ذہن مین
صرف یہی تدبیر آئی کہ زر کثیر شاہ عالم کے نذر کرکے ملک کو حملہ سے بچائے
یہی حکمت اکثر پیشتر ان سے کی گئی تھی - جو دریا گنگا کے مواجہ کے زرخیز
بحیرہ ملک پر حکمران تھی - مگر بہادر و زبردست کلایو نے اس تجویز کو
بالکل ناپسند کیا - اور ایسی بزدلی پر حقارت ظاہر کی - اسنے نواب کو لکھا
اگر آپ شاہ عالم کو آج روپیہ دیکر منا لینگے - تو کل ہی نواب اودھ و مرہٹہ
وغیرہ ملک کے دور و دراز حصہ سے سر آور ہوکر دھمکی دیکر آپ سے روپیہ چاہینگے

اور ناک مین دم کر دینگے - یہان تک کہ آپ کے خزانہ مین انکو دینے کے لیے
ایک پیسہ بھی نرہیگا - آپ انگریزون کی وفاداری و انکی فوج پر کامل بھروسہ
رکھین - بجز دشمن کو آنکھہ دکھانے کے اور کوئی تدبیر مناسب نہین ہو سکتی
اسیطور اُسنے حاکم پٹنہ کو جو نہایت بہادر سپاہی تھا - اور جسکی کلایو
نہایت قدر و منزلت کرتا تھا لکھائے دشمن سے کوئی شرط و عہد نہ کرنا - اخیر
دم تک شہر کی حفاظت کرتے رہنا - خوب مطمئن رہو - انگریز آپکے سچے
وفادار و سچے دوست ہین - جسکو وہ ایک مرتبہ ہاتھہ دیتے ہین کبھی اُسکو
ترک نہین کرتے ہین اسنے اپنے قول کو پورا کیا - شاہ عالم نے پٹنہ کو گھیر
لیا - اور قریب تھا کہ ہلہ کرکے اسمین داخل ہو - جب کہ اُسکو خبر لگی کہ کرنل
کلایو اپنی فوجون کو لیے ہو جھپٹا چلا آتا ہے - کل انگریزی فوج مین
جو پٹنہ کے قریب پہونچ رہی تھی ۴۵۰ گورے اور ۲۵۰۰ تلنگے تھے -
مگر کلایو و انگریزون کے نام کی دہشت اسوقت تمام مشرق مین چھائی ہوئی
تھی - اُنکے نشانون کو دور سے دیکھتے ہی دشمن کی فوج مین تہلکہ پڑ گیا -
اور کسی کی ہمت نہ پڑی کہ آگے قدم بڑھاوے - چنانچہ وہ سب جان
بچا کر بھاگ نکلے - چند فرانسیسی سپاہ تے جو شہزادہ کے ہمراہ تھی اُسکو
مشورہ دیا - کہ جنگ کرکے قسمت آزمائی کرنا لازم ہے - مگر سب کو اپنی
جان عزیز تھی - کسی نے نہ سُنا - قلیل عرصہ مین یہ عظیم الشان فوج جو دریائے
مرشدآباد کو بے چین کیے ہوئے تھی - صرف انگریزونکے نام کی دہشت سے
ایک آن مین درہم برہم ہو گئی -

فتحیاب قلعۂ ولیم کو واپس آئے۔ اب میر جعفر کو بے انتہا خوشی ہوئی۔ جیسا اول خوف تھا۔ اسنے نہایت شکرگزاری کی علامت مین اپنے محافظ کے ساتھ نہایت دریا دلی ظاہر کی۔ کلکتہ کے جنوب کی کل زمینداری جسکی مالگزاری کمپنی کو ہرسال تین لاکھ روپیہ دینا پڑتے تھے مین میر جعفر نے کلایو کو حین حیات کے لئے بخشدی۔ یہ ایسی عمدہ وعالی شان جاگیر انگلینڈ کے اول درجہ کے امیر کے پاس بھی شاذ ونادر ہی نکلیگی۔

ہم خیال کرتے ہین کہ اس عطیہ کے قبول کرنے مین کلایو نے کوئی ناجائز کام نہین کیا۔ یہ ایک اس قسم کا نذرانہ تھا جو کسی حالت مین پوشیدہ نہین رہ سکتا۔ اب خود کمپنی اسکی اسامی ہوگئی۔ اور جب اسنے کلایو کو مالگزاری دینا تسلیم کرلیا۔ تو گویا میر جعفر کی بخشش کو پسند کرلیا۔

مگر میر جعفر کے دل مین جوش شکرگزاری زیادہ عرصہ تک نرہا۔ اسکو آنہ یہ خیال گذرا کہ یہ ممکن ہے کہ جس زبردست وقوی مددگار نے مجھے تخت نشین کیا وہ جب چاہیگا برطرف بھی کردیگا۔ لہذا اب اسکو یہ تلاش ہوئی کہ اسکے مقابلہ کی کوئی دوسری زبردست قوت نصیب ہو۔ جو وقت ضرورت پر میرے جانبدار ہوکر انگریزون کو ہٹا سکے۔ وہ بخوبی واقف تھا کہ دیسیون مین کوئی ایسا نہین رہا جو انگریزونکا بکامیابی سامنا کرسکے۔ فرانسیس لوگون کا اب بنگال مین نام ونشان باقی نرہیگا۔ قوم ڈچ کی شہرت ایک زمانہ مین مشرقی

بہت زیادہ ہوگئی۔ مگر تاہنوز ایشیا مین یہ کسی کو نہین معلوم ہوا تھا۔ کہ یورپ
مین ملک ہولنڈ کی قوت کو بہت زوال آگیا ہے۔ دربار مرشدآباد اور چنسرا کی
ڈچ کے درمیان کچھ خفیاً خط وکتابت ہوئی۔ چنسرا سے نہایت تاکیدی
مراسلات گورنمنٹ بٹیویا کو روانہ ہوئے کہ فی الفور ایک ایسی فوج درست
کرکے روانہ کرو جو بنگال مین انگریزونکا مقابلہ کرسکے حکام بٹیویا بھی نہایت
آرزومند تھے کہ اپنے ملک کی عملداری کو ترقی دین۔ اور ایسی دولت حاصل
کرین جیسی بنگال مین انگریزون کو ہاتھ آئی ہے۔ لہذا انھون نے چند جہازون پر
ایک زبردست فوج بنگال کو روانہ کی۔ سات جنگی جہاز یکایک دریاے ہگلی مین
نمایان ہوئے۔ کل فوج ۱۵۰۰ سپاہ کی تھی جسمین نصف یوروپین تھی۔ عین
موقع پر جبکہ ڈچ لوگون کی یہ ہوشیاری تھی کلائیو نے فرنچ لوگون کا مقابلہ
کرنے کیلیے بہت فوج کرناٹک روانہ کر دی تھی۔ اب جو فوج اسکے پاس
موجود تھی ڈچ لوگون کی فوج سے شمار مین کمتر تھی۔ اسپر آشکارا ہوگیا تھا
کہ میر جعفر خفیاً حملہ آورون سے سازش کیے ہوئے ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا
کہ اگر ایسی سرکاری فوج پر حملہ کرون جس سے ہماری صلح ہے۔ تو سخت ناراضی
ہوگی۔ چونکہ فی الحال فرانس کے ساتھ جنگ ہورہی ہے۔ اگر ہولنڈ کے ساتھ
بھی چھڑ جائیگی۔ تو وزراے انگلینڈ نہایت غضبناک ہونگے۔ اور شاید مجھے
سزا دینگے۔ اسی حال مین ڈچ کمپنی کی معرفت اپنا روپیہ یورپ روانہ کیا تھا
لہذا اسکو دل منظور تھا کہ انکے ساتھ جھگڑا شروع نہ ہو۔ مگر اسنے یہ بھی بخوبی
سمجھ لیا کہ اگر یہ جنگی جہاز دریا مین بڑھکر چنسرا کی فوج قلعہ کے ساتھ اپنی سپاہ کو

ملا دینگے تو میر جعفر بھی اپنی فوج کو اُنکے ساتھ ملا دیگا - اس حالت مین انگریز سخت خطرہ مین مبتلا ہو جاینگے - اور تعجب نہین کہ اُنکی عملداری و اختیار وہان سے جاتا رہے - اسنے معمولی ہمت و جوانمردی کے ساتھ ڈچ لوگون سے مقابلہ کرنے کا قصد کیا - اور اسمین اسکے افسرون نے دل سے تائید کی - خصوصاً کرنل فورڈ نے جسکو اس کارروائی کے ضروری کام سپرد ہوے - ڈچ لوگون نے زبردستی دریا کی راہ سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کی - مگر انگریزون نے دونون سمندر و خشکی کی راہ سے انکا مقابلہ کیا - دونون جگہ دشمن کی فوج زیادہ تھی - مگر تاہم اُنکو شکست فاش ہوئی - انکے جہاز گرفتار اور فوج پراگندہ کردی گئی - یقیناً کل یوروپین سپاہ جو کل فوج کی جان تھی یا تو قتل ہوگئی یا گرفتار کر لی گئی - نصیبا جنسرہ مین داخل ہوئے - وہانکے حکام اب شکست کھا کر عاجز ہوگئے تھے - کلایو کی شرائط کو منظور کرنے پر راضی ہوگئے - ان سے عہد کر لیا گیا کہ وہ کوئی قلعہ تعمیر نہ کرین - اور بجز جسقدر سپاہ کے جو شہر کی حفاظت کیلیے ضرور ہو کوئی فوج نہ رکھین - اور یہ صاف صاف شرط ہوگئی کہ جسدم وہ ان شرائط کے خلاف کرینگے فوراً بنگال سے نکال دیے جاوینگے -

اس فتح عظیم کے تین ماہ بعد کلایو - انگلینڈ روانہ ہوا - وطن مین عالی اعزاز و انعام و خاطرداری اسکے لیے موجود تھے وے اسکے مرتبہ و دعوے و حوصلے کے لحاظ سے بہت زیادہ تھے وہ آیرلینڈ کا امیر قرار دیا گیا اور اسکو ایک دوسرے خطاب پانے کی امید ہوگئی

جارج سویم جو ابھی تخت نشین ہوا تھا۔ اس سے نہایت خاطرداری کے
ساتھ ملا و عزت کی۔ وزرا نے اُسکے حال پر نہایت شفقت کی پٹ صاحب
جسکا رعب و داب پارلیمنٹ مین بہت زیادہ تھا۔ اسکے عزت کرنے مین نہایت
سرگرم تھا۔ جسنے اس قابل یادگار زمانہ کی رونق افزوقی مین اسقدر مدد کی
تھی۔ اس آتش زبان نے پارلیمنٹ کے درمیان کلایو کو خداداد
لیاقت کا سپہ سالار اور جنگ مین ایسی عالی خوبی رکھنے والا سپاہ
بیان کیا کہ جسکی بہادرانہ کارروائیون پر خود شہنشاہ پروشیا کو بھی حیرت
ہو گئی۔ اگرچہ پٹ صاحب کی تقریر بالکل کسی رپورٹ مین درج نہین ہوئی
مگر چونکہ یہ الفاظ زمانہ کے اول مدبر ملک کی زبان سے نکلے لہذا وہ ضرب المثل
ہوگئے۔ اور بنگال مین کلایو تک پہونچے۔ جسپر اسکو کمال ناز و فخر
ہوا۔ فی الحقیقت ولف کے بعد کوئی انگریز سپہ سالار ایسا نہین ہوا۔
جسپر قوم انگلشیہ نازان ہو۔ ڈیوک آف کمبرلنڈ بد نصیب تھا۔
صرف ایک فتح جو اسنے حاصل کی زیادہ سختی ہونے کے باعث شکست سے
بھی بدتر ہوئی۔ اسمین اسکی بہت بدنامی ہوئی کنوے اگرچہ پیشہ جنگ مین
خوب ہوشیار تھا۔ مگر اسمین مستعدی و لیاقت نہ تھی۔ گنبی اگرچہ ایماندار
و فیاض دل تھا۔ مگر اُسمین ذہانت و تربیت نہ تھی۔ سکول کو اپنے
کسی ہمسر سے لیاقت و واقفیت مین کم نہ تھا۔ مگر اسپر ایک ایسا الزام
عاید ہوا جو ایک سپاہی کو ہرگز شایان نہین ہے۔ ایک پردیسی سردار کے
زیر فرمان ہوکر انگریزون نے منڈن و سہ برگ مین فتح حاصل کی۔ مگر

یہ ایک طبیعی سے ہے کہ لوگون نے اپنے ایک ہموطن کپتان کی نہایت فخر کے ساتھ قدر و منزلت کی جسکی ذاتی لیاقت و ہوشیاری کی بدولت فتوحات عظیم حاصل ہوین - جنپر عالی جر بن اُستاد فن جنگ رشک کر سکتے ہین -

اب کلایو کی دولت اسقدر زیادہ تھی کہ وہ انگلینڈ کے اول درجہ کے امرا کی ہمسری کر سکتا تھا - ہنوز اس قسم کے ثبوت موجود ہین کہ اسنے ۱۸ لاکھ روپیہ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی اور ۴ لاکھ انگریزی کمپنی کی معرفت وطن روانہ کیے - اور رقمین جو اسنے دیگر سوداگرون کے ذریعہ سے روانہ کین بہت زیادہ ہین - اسنے جواہرات کی خریداری مین بھی بہت روپیہ لگایا - اُسوقت ہندوستان سے روپیہ روانہ کرنے کا ایک یہ بھی عام دستور تھا - صرف مدراس مین ہی اسنے ڈھائی لاکھ کے ہیرے خریدے - علاوہ بہت زیادہ روپیہ نقد ہونے اسکے پاس علاقہ تھا - جسکی آمدنی خود اُسکے اندازے کے مطابق دو لاکھ ستر ہزار روپیہ سالانہ تھی اسکی کل سالانہ آمدنی سر جون ملکم کے اندازے کے مطابق ۴ لاکھ تھی - یہ تخمینہ بہت کم تھا - جورج سوم کے عہد مین اسقدر آمدنی والے رئیس ایسے کم تھے جیسے اب دس لاکھ سالانہ آمدنی والے ہین - یہ البتہ بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ کسی پیشہ مین کسی انگریز کو کبھی صرف ۳۴ سال کی عمر مین اسقدر بے انتہا دولت نصیب نہین ہوئی -

یہ نہ بیان کرنا کلایو کے حق مین ناانصافی ہوگی کہ اسنے اپنی دولت کو نہایت عمدہ و قابل تعریف طور پر استعمال کیا - جب کہ فتح پلیسی سے تیسرے

وہ مالامال ہوا۔ اسنے ایک لاکھ روپیہ اپنی بہنون کو بخشدیا۔ اور بقیہ اپنے دیگر غریب دوست ورشتہ دارون کو بھی دیا۔ اور اپنے کارندہ کو حکم دیدیا کہ آٹھ ہزار روپیہ سال میرے والدین کو دیدیا کرو۔ اور باصرار اُسکو تاکید کردی کہ ایک گاڑی وگھوڑا ضرور رکھین۔ علاوہ برین اسنے اپنے قدیم افسر لاٹرتس کے لیے جو نہایت تنگ حال تھا۔ پانچہزار روپیہ سال مقرر کردیا۔ کل رقم جو کلائیو نے اسطور تقسیم کی پانچ لاکھ سے کم نہ تھی۔

اب اسکو شوق ہوا کہ پارلیمنٹ مین داخل ہو۔ زیادہ تر اسی نظر سے علاقہ خریدے۔ چنانچہ ۱۷۶۱ء کے انتخاب مین وہ پارلیمنٹ مین داخل ہوا۔ اور اسکے زیر تحت واختیار اسقدر لوگ ہوگئے کہ اُنکی مدد وتائید ہر موقع پر اسکے لیے کار آمد ہوسکتی تھی انگلینڈ کے نظم ونسق مین اسنے دلچسپی نہین کی۔ اول اسکو فوکس کے ساتھ محبت ہوئی مابعد پٹ کی ذہانت وکامیابی نے اسکو کشش کرلیا۔ مگر اخیر مین جورج گرنول کے جانب دارون مین ہوگیا شروع ۱۷۶۲ء مین جب کہ نالائق فتنہ انگیز ولکیز کی ناجائز وغیر مصلحت آمیز نالش کے باعث عام کی توجہ مائل تھی۔ شہر کے لوگ ایک واقعہ پر خوب قہقہ اڑاتے تھے۔ ضعیف رچرڈ کلایو جو اپنے پسر کی سرفرازی کے باعث عام شایستہ لوگون مین داخل ہوگیا تھا جسکی صحبت کے لیے وہ اپنی شروع وعقائی عادتون کے باعث لائق نہ تھا

ایک مرتبہ دربار شاہی مین پیش ہوا۔ بادشاہ نے ازراہ الطاف خسروانہ دریافت کیا کہ آپکا پسر اسوقت کہان ہوگا۔ ضعیفہ نے ایسے زور سے کہا کہ کل حاضرین نے سُنا۔ کہ وہ بہت جلد شہر مین پہونچیگا تب جہان پناہ کو ایک ووٹ اور ملجائیگا۔

دراصل کلائیو کے کل خیالات اسی ملک کیجانب رہتے تھے۔ جسمین اُسنے سپاہی و منتظم ہوکر نہایت عالی شہرت و عزت حاصل کی۔ اور انگلینڈ مین اسی ملک کے انتظام کے بارے مین اسکی راے وزنی سمجھی جاتی تھی۔ کمپنی کے اختیارات گو ہمارے زمانہ تک ڈھنگ بے ترتیب ہین گو خوشگوار ہین۔ مگر کلائیو کے زمانہ مین نہایت ناگوار و مکروہ تھے تب بورڈ آف کنٹرول (مجلس جانچ) نہ تھا۔ ڈایرکٹر عموماً تجار و سوداگر تھے جو انتظام مملکت کے قواعد سے محض ناآشنا۔ اور اس ملک کے خصوصیتون سے بالکل ناواقف تھے جو یکایک عجیب طور پر انکے زیر تحت ہوگیا۔ کورٹ آف پروپرایٹرز کو جب کسی کام مین دخل دینا منظور ہوتا حسب دلخواہ کر لیتا۔ زمانہ حال کی بہ نسبت اس کورٹ مین زیادہ شرکا تھے۔ اور انکے اختیارات بھی بہت زیادہ تھے۔ ہر پانچہزار روپیہ کے حصہ دار کو راے دینے کا اختیار تھا۔ انکی مجلسین نہایت شور و شر اور مباحثہ اور بھی زیادہ تیزی و تندی کے ساتھ ہوتے۔ نہایت ضروری و اہم معاملات کے تصفیہ رشوت ستانی و دغا و فریب کے ساتھ ہوتے۔ جعلی ووٹ

گڑھ لیجاتین ۔ کلایو نے خود دس لاکھ روپیہ کمپنی کے سرمایہ
مین لگا دیا جس سے وہ دیگر حصہ دارون پر حاوی رہتا۔

زمانۂ حال کی بہ نسبت زمانۂ سابق مین ہندوستان کے معاملات پر
انگلینڈ مین زیادہ دلچسپی لیجاتی تھی۔ اور اسکا سبب یہی ظاہر ہے۔
اب ملازمت مین صرف نوجوان داخل ہوتے ہین۔ انکی ترقی نہایت
آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ اُن مین سے وہ نہایت خوش قسمت سمجھا جاتا
ہے جو ۴۵ سال کے سن مین دس ہزار روپیہ کی پنشن پاکر اور دو تین
لاکھ روپیہ تنخواہ سے بچا کر وطن واپس آتا ہے۔ انگریز اہلکار بلاشک
ہندوستان سے بہت دولت کما کر لیجاتے ہین۔ مگر اب اتنا نہین ہے
کہ کوئی یکایک زر کثیر جمع کرے۔ اب جو روپیہ جمع ہوتا ہے تو محنت
و ایمانداری کی کمائی سے آہستہ آہستہ جمع ہوتا ہے۔ صرف پانچ یا چھ
عالی ملکی عہدہ تجربہ کار مدبران ملک انگلینڈ کے واسطے ہندوستان مین
مخصوص ہین۔ عہدہ رزیڈنسی و سکرٹری و بورڈ و صدر دیوانی پر صرف
وے مقرر ہوتے ہین جنھون نے مدت دراز تک کمپنی کی ملازمت کی ہو۔
دوسرے شخص کو یہ عہدے نہین دیے جاتے۔ گو وہ کیسا ہی عالی
درجہ کا لائق اور کسی زبردست حاکم کا رشتہ دار کیون نہ ہو۔ یہ ادن
کے لیے مخصوص رکھے گئے ہین جو بتدریج ادنے عہدہ سے ترقی پاتے
ہوئے وہان تک پہونچتے ہین۔ ۷۰ سال قبل ہندوستان سے وطن کو
زمانۂ حال کی بہ نسبت کم روپیہ جاتا تھا۔ مگر جسقدر جاتا تھا صرف ایک

قلیل شمار عہدہ داروں کے ہاتھ مین جاتا۔ اور بعض اوقات زر کثیر چند ماہ کے درمیان ہی ایک کے ہاتھ لگ جاتا۔ ہر انگریز اُسکی سمجھ ہی عمر ہو۔ ہندوستانین خوش قسمت عہدہ دار ہونے کی توقع کر سکتا تھا۔ اگر ایک لیڈن ہال اسٹریٹ مین کوئی خوش تقریر کرتا یا ہر مجلس کمپنی کی حمایت مین کوئی عمدہ رسالہ لکھتا تو وہ فوراً کمپنی کی ملازمت مین داخل ہوکر ہندوستان مین روانہ کردیا جاتا۔ اور تین چار سال مین کلائیو۔ یا پگوٹ کے مانند امیر ہو وطن واپس چلا آتا۔ اسی طور دفتر ہند انگلینڈ مین ایک قمار خانہ تھا جہان ہر شخص کو قسمت آزمائی کرنے کا موقع حاصل تھا۔ اور خوش قسمت جیتنے والے کے لیے نوابون کی دولت موجود تھی۔ جب کہ عام پر روشن ہو کہ دنیا کا ایک حصہ ایسا موجود ہے جہان ایک روز ایک لفٹننٹ کرنل کو ایک ایسی جاگیر نذر مین میسر آئی جو آمدنی مین اراکین فرانس یا مارکیوس آف سروکنگھیم کے علاقہ کے مساوی ہے۔ اور جہان دو تین لاکھ روپیہ انگریزی اہلکار کو صرف ذرا زبان ہلانے پر ملجاتا۔ تو ہر کس و ناکس کے دلمین پرجوش آرزو ویسے اضطرابی پیدا ہوتی کہ کسی ترکیب سے وہ سونے کی چڑیا ہاتھ آجاوے۔ اور وہ یکایک دولتمند بنجاوے اور سب کے دل مین دھڑکے اور اوسط و کم منافع سے نفرت ہوگی۔

دفتر ہند مین ایک زبردست فرقہ کا سردار و سرغنہ ایک شخص بنام سلیون مدت تک رہا۔ اسکو کلائیو کے ساتھ سخت حسد و رشک تھا اسکے دلمین سابق گورنر بنگال کی اس گستاخی پر سخت ملال

وغصہ تھا کہ اسنے ڈائرکٹران کمپنی کی اکثر حکم عدولی کی تھی۔ کلایو کے انگلینڈ واپس آجانے پر ظاہرا دونون کے درمیان میں ملاپ کرا دیا گیا۔ مگر دونون کے دلون مین سخت کدورت بھری رہی۔ ان ایام مین سالبسال کل ڈائرکٹر منتخب ہوا کرتے تھے ۱۷۶۳ء کے انتخاب مین کلایو نے اس زبردست وحاوی فرقہ کی قوت کو شکست کرنے کی کوشش کی۔ اسمین نہایت شوروغل وطمطراق کے ساتھ مباحثہ ہوا جسمین سلیون فتحیاب ہوا۔ لہذا اسنے اب اپنا انتقام لینے کی کوشش کی۔ اکثر انگریز قانون دانون کی رائے مین کلایو کا میر جعفر کی بخشی ہوئی جاگیر سے مالگزاری پانا جائز و درست تھا۔ یہ بخشش بنگال مین اس حاکم سے کلایو کو عطا ہوئی جس سے کمپنی کو اسکو خاص علاقہ ملے تھے۔ اور مدت دراز تک کمپنی کلایو کو بلا عذر مالگزاری ادا کرتی آئی۔ اور کسی حصہ کا اعتراض نہین کیا۔ ڈائرکٹرون نے اب سخت بے انصافی پر کمر بستہ ہوکر اس سے وہ جاگیر چھین لینے کا قصد کیا۔ لہذا کلایو کو انکے خلاف عدالت مین استغاثہ کرنا پڑا۔

اسوقت یکایک کاروبار مین ابتری ہو گی۔ بنگال سے ہر جہاز مین وہانکی خوفناک بد انتظامی کی خبرین آنے لگین۔ صوبہ کی گورنمنٹ ایسی درہم برہم اور ابتر ہوگئی تھی۔ کہ ایک قدم آگے چلنے کی امید باقی نہ رہگئی تھی۔ ایسے ملازمان سرکاری کے گروہ سے

کیا بہتری کی توقع ہوسکتی تھی جنکے سامنے ہر دم ایسی طمع موجود تھی
جسکو کلایو نے ایکمرتبہ لکھا ہے کہ خون وگوشت برداشت
نہین کرسکتا۔ اور جنکے اختیارات ایسے نادرشاہی تھے۔ کہ کسی کی
مجال نہ تھی جو انپر اعتراض کرسکے۔ اور جو ایک ایسی کمپنی کو جوابدہ
تھے جو راشی و دنگہ باز و آشفتہ حال شرکا سے بنی ہوئی تھی اور
کہ جو ایسے دور و دراز مقام پر واقع تھی کہ ایک مراسلہ کے جواب آنے جانے
مین ڈیڑھ سال کا عرصہ درکار ہوتا تھا۔ چنانچہ کلایو کے بنگال سے
روانہ ہوتے کے پانچ سال کے درمیان انگریزون کی بدنظمی اس درجہ
تک پہونچ گئی کہ انسانیت کی حد سے خارج ہوگئی۔ بنگال مین چہار طرف
دنگہ فساد و لوٹ و مار سے واویلا مچ گیا تھا۔ روم مین جا کر ایک دو سال
مین اپنے گورنریکو مست [illegible] پہنچتے تھے۔ کہ کمپنی
کے [illegible] ونادر خزانہ مین
ونادر گلستے ولے [illegible] اقسام کے سامان
و چرند و پرند دل بہلانے کے لیے مہیا کرسکین۔ اسپین کے [illegible]
مکسیکو یا سپین کے باشندگان کی سخت بددعائین و لعنت و ملامت
کھاتے ہوے مدرڈ مین زرق برق [illegible] گاڑیون کی قطارین پہنچین
جنکے گھوڑون کے سم مین چاندی کے نال جڑے رہتے داخل ہوتے تھے
انگریزی اہلکار اپنے ظلم و بے انتہا طمع مین ان سب سے بڑھ گئے۔ اگر
وہ اصل شے جسکو بے رحمی کہتے ہین کمپنی کے ملازمون مین موجود تھی اگرچہ

بے رحمی سے ایسے نتائج نہ پیدا ہوتے جیسے انکے یکایک دولتمند
ہو جانے کے بے قاعدہ اصول وآرزو وشوق سے پیدا ہوئے
انھون نے اپنے آوردہ میر جعفر کو تخت سے اُتار کر دوسرے
شخص میر قاسم کو نواب بنایا۔ مگر یہ کچھ انسانیت رکھتا تھا۔ اگرچہ وہ خود
اپنی رعایا پر ظلم کرتا۔ مگر اسکو یہ برداشت نہ تھی کہ غیر لوگ ایسے کامون کے
لیے ستاتے ہین جنسے اسکو کوئی فائدہ حاصل نہین۔ بلکہ جس سے اسکی آمدنی
بالکل بند ہونے کے قریب پہونچ گئی ہو۔ انگریزون نے اپنی مرضی کے
موافق میر قاسم کو اُتار کر پھر میر جعفر کو بٹھا دیا۔ میر قاسم بہت انگریزون
کو قتل کرنے سے اپنا انتقام لیکر نواب اودھ کی پناہ مین بھاگ آیا۔
اسکی یہ شقاوت وبیرحمی بیلات ھول کے قتل سے کچھ کم نہ تھی۔ ہر ایسی
تبدیلی ہونے پر جو کچھ اول نواب کے خزانہ مین باقی ہوتا نیا نواب
اپنے تخت پر بٹھانے والے کے درمیان تقسیم کر دیتا۔ کل آبادی ملک کی
انکے لیے شکار ہو گئی جنھون نے اسکو تخت نشین کیا۔ اور جو جب چاہتے تھے
اسکو ہر طرح کر سکتے سب کی جان ومال انکے اختیار مین تھی جو چاہتے کرتے تھے
کوئی انسے بولنے والا نہ تھا۔ ملازمان کمپنی نے کل ملک کی اندرونی
تجارت اپنے خاص اجارہ مین کر لی۔ وہ باشندگان کو گران خریدنی
وارزان فروخت کرنے پر مجبور کرتے۔ و نواب کے اہلکاران پولیس
وعدالت وخزانہ ومالگزاری کا ذرا لحاظ نہ کرتے۔ اور نہ ذرا خوف کھاتے
انھون نے ایک گروہ دیسی ملازمون کا اپنی حفاظت مین ایسا تیار کر رکھا تھا

[illegible] قوت نازل کرتے۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ انکو
ظلم و ستم سے باز رکھے۔ ہر گماشتہ ملازم کمپنی خود [illegible] سے سامان تجا
اور سمجھتا تھا کہ جو میرے مالک کے اختیارات ہین وہ میرے بھی ہین۔
اور ہر اہلکار کمپنی سمجھتا کہ جو اختیارات کمپنی کے ہین وہ میرے بھی ہین
اسطور بہت جلد بڑی دولت کلکتہ مین جمع ہو گئی۔ مگر [illegible]
نہایت مصیبت کی حالت مین مبتلا تھے اگرچہ وے مدت سے ظلم و ستم برداشت
کرنے کی عادی تھے۔ مگر اس درجہ خرابی و ابتری و ایذا رسانی کبھی نہین
ہوئی تھی۔ انکو کمپنی کی ذرا سی انگلی سراج الدولہ کی کمر سے زیادہ موٹی ثابت
ہوئی قدیم حکام کے زمانہ مین انکے لیے ظلم و ستم سے محفوظ رہنے کے لیے
ایک نکاس تھا۔ جب جور و ظلم قوت برداشت سے تجاوز کر جاتا تو وہی
باغی بنکر و شور و شر برپا کرکے اس موجودہ حاکم کو گدی سے اتار دیتے۔
مگر انگریزی سرکار سے اسطور بھی گلو خلاصی نہین ہو سکتی تھی۔ یہ سرکار اگرچہ
دیگر ناشایستہ وحشیون کے مثل ظالم تھی۔ مگر کل ہنر شایستگی سے قوی و مضبوط
بنی ہوئی تھی۔ وہ خون کا پیاسا دیو کے حکومت کے مثل تھی نہ ظالم
انسان کے سخت مایوسی مین بھی نازک و زنانہ بنگالیون کی جرأت نہین ہوتی
کہ انگریزی نسل کے دیو سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرین۔ جو حال مین اپنی
ہوشیاری و قوت کے باعث اپنے شمار سے دس گونہ شمار کے اوپر
فتحیاب ہو چکی تھی۔ اس بدبخت فرقہ بنی انسان نے کبھی مقابلہ کرنے کی
جرأت نہین کی۔ بعض اوقات وہ نہایت صبر سے ظلم و ستم برداشت کرکے

خاموش ہو رہتے ۔۔ بعض اوقات گورے رنگ کے انسان سے اپنی
جان بچاکر بھاگ جاتی۔ جیسے انکے باپ دادے مرہٹون سے بھاگے تھے
انگریز مسافر کی پالکی اکثر ویرانہ و خاموش گانون کے درمیان ہو کر گذرتی۔
جسکے باشندے گورے رنگ کے انگریز کی آمد کی خبر پاتے ہی اپنے گھر
ترک کرکے بھاگ جاتے۔

بنگال کے پردیسی حکام سے کل ہمسایہ حکام کو طبعی نفرت و دشمنی
تھی۔ وہ سب سے مقابلہ کرنے کو مستعد تھے۔ انگریزی فوج ہر جگہ شمار مین
کم ہوتی۔ مگر ہر جگہ فتحیاب ہوتے۔ اکثر افسر جنھون نے کلایو کے زیر نگرانی
تعلیم حاصل کی تا ہنوز اپنے ملک کی بہادری قائم کیے ہوے تھے۔ اس زمانہ
کا ایک مسلمان مورخ لکھتا ہے "اس قوم کی مستعدی و دل کی مضبوطی و
بیخوف بہادری مین ذرا کلام نہین۔ انمین کامل بہادری کے ساتھ نہایت
ہوشیاری و احتیاط بھی ہے وہ لوگ صف آرائی و قواعد مین بے نظیر
ہین۔ پس اگر انکو ایسی عالی جنگی لیاقت کے ساتھ ان بندگان خدا کی ضرورتمندی
و بہبودی کے ساتھ حکومت کرنے کا سلیقہ حاصل ہوتا۔ اور رعایا کو
آرام و آسایش پہنچانے کا ذرا بھی خیال ہوتا تو تمام دنیا مین کوئی قوم
ان سے زیادہ لائق و قابل پسند نہوتی ۔ انکی عملداری مین رعایا ہر جگہ
ظلم سے گریہ و زاری کرتی نظر آتی ہے۔ [illegible] جسکی تباہی و مصیبت
مین [illegible] ہے۔ انکی [illegible] اس مصیبت مین خدا کے بندون کی فریاد و زاری
انکے تخت ظلم سے انکی [illegible] تمام کرے"

یہ غیر ممکن ہے کہ جنگی افسر بھی مدت تک ان خرابیوں سے بچ
رہ سکتے۔ دیگر افسروں میں موجود ہو جانے میں برابر رہے۔ سخت گیری
لوٹ مار و آرام طلبی و عدول حکمی و سرکشی کی طبیعت عہدہ داران ملکی سے
جنگی تک میں پھیل گئی۔ اور افسروں کی یہ کیفیت دیکھکر سپاہیوں کا بھی یہی
حال ہو گیا۔ یہ خرابی رفتہ رفتہ اس درجہ تک پہونچگئی کہ ہر نشست میں
سازشیں ہونے لگیں۔ جب کسی ایک سپاہی کو سزاے موت ہوئی تب
ذرا خوف ہوا۔

آخرش کو بنگال کی ایسی کیفیت سنکر انگلینڈ میں بےچینی ہو گئی
متواتر تبدیلیاں ہوئیں۔ باشندے لوٹے گئے۔ تاہم کمپنی کو کوئی فائدہ
نہوا۔ ہر جہاز میں دو چار قسمت ور ہندوستان سے خوب دولت کما کر
آئے۔ اور عظیم الشان مکانات تعمیر کرائے۔ اور بڑے علاقہ خریدے
مگر کمپنی دیوالیہ ہی ہوئی تھی۔ سرحد پر جنگ بھی ہو رہی تھی۔ فوج میں
بغاوت ہو رہی تھی۔ [illegible] کے مثل زیادتیوں سے قوم کی
نہایت بدنامی و ذلت ہو رہی تھی۔ یہ حالت سنکر وہ جو ہندوستان کے
معاملات سے آگاہ تھے۔ نہایت خائف ہوے۔ عام طور سے بھی شور و غل
مچانا شروع کیا۔ کہ کلایو ہی اس سلطنت کو جسکی اُسنے بنیاد
ڈالی ہے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور کوئی ایسا لائق نہیں ہے جو ان
[illegible] کو رفع کر سکے۔
کورٹ آف پروپرائٹرز کے اجلاس میں نہایت تندہی کے ساتھ

یہ خیال ظاہر کیا گیا۔ سب فریقے کے شرکا نے اپنے ذاتی تصفیہ تذکرہ کو فراموش کر کے اور اپنے منافع کے خیال کو برطرف کر کے بہ آواز بلند کہا کہ اس موقع پر کلایو کی ضرورت ہے۔ لہذا اس پر سب نے اتفاق رائے ظاہر کی۔ کہ اسکی جاگیر کے بارے میں جو ظالمانہ کارروائی ہوئی ہے ترک کر دیجاوے۔ اور اُس سے منت کیجاوے کہ ہندوستان واپس جا کر کل انتظام میں اصلاح کرے۔

اسکے بعد کلایو نے مجلس میں کھڑے ہو کر کہا اپنی جائداد کے بارے میں صاحبان ڈائرکٹر سے میں مناسب تصفیہ کرنے پر راضی ہون۔ وہ معاملہ بآسانی طے ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے زیادہ ایک اور مشکل ہے۔ وہ یہ ہے کہ تاوقتیکہ میرا بدخواہ سلیون کمپنی کا منیجر مجلس رہیگا میں کبھی سرکار انگلستان کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کی جرأت نہ کرونگا یہ میں نے واجب سمجھکر آشکارا کر دیا۔" یہ سُنکر مجلس میں نہایت شور وغل شروع ہوا۔ سلیون نے کچھ کہنا چاہا مگر ایسا ہنگامہ و ہلڑ ہوا کہ کسی نے اُسکا ایک لفظ تک نہ سُنا۔ عنقریبا کل شرکا موجودہ کلایو کے جانب دار تھے سلیون نے بذریعہ ٹکٹ تحریری رائے طلب کرنے کی کوشش کی۔ مگر کمپنی کا یہ ایک قاعدہ تھا کہ تاوقتیکہ نو شرکا تحریری رائے نہ دین۔ اسطور پر عام مجلس کی رائے نہیں لیجا سکتی۔ اگرچہ مجلس میں کئی سو شرکا موجود تھے۔ مگر تاہم اُنمین نو اشخاص ایسے نہ نکلے جو سلیون کی اس درخواست کو منظور کرتے۔

لہذا اسی روز کلایو بنگال کا گورنر و کمانڈر انچیف مقرر ہوا۔ مگر اسنے اپنے عہدے کے فرائض کو ہاتھ مین لینے سے انکار کیا۔ تاوقتیکہ ڈایرکٹرون کا نیا انتخاب نہ ہوجاوے۔ نہایت جدوکد کے ساتھ یہ کارروائی ہوئی۔ آخرش کو کلایو فتحیاب ہوا۔ سلیون جو دفتر ہند مین کلیہ مالک تھا۔ کرسی میر مجلس سے برطرف کردیا گیا۔ اور ایک بھی شریک نے اسکے بادستور اس عہدہ پر رہنے کی راے نہ دی اب جو میر مجلس و نائب میر مجلس مقرر ہوئے وے کلایو کے دوست تھے۔

ایسی صورت مین کلایو تیسری واخیر مرتبہ ہندوستان کو روانہ ہوا۔ مئی ۱۷۶۵ع کو وہ کلکتہ پہونچا۔ اور کل گورنمنٹ کو اپنے اول قیاس سے بھی زیادہ ابتر و بے ترتیب پایا۔ میر جعفر جسکا سبسے بڑا پشتیبان اول فوت ہوچکا تھا۔ اب جبکہ کلایو ہندوستانکی راہ مین تھا انتقال کرگیا۔ اہلکاران کے نام اول سخت حکم آچکے تھے کہ دیسی نواب وراجاؤن سے ایک حبہ تک نذر مین قبول نہ کرین۔ مگر طامع زر ہوکر اور اپنے دور و دراز کے ناواقف و غافل مالکون کے احکام کی کچھ پروا نہ کرکے انھون نے اب پھر تخت بنگال کا نیلام شروع کیا۔ قریب چودہ لاکھ روپیہ کے کمپنی کے سب سے زبردست ملازمان کے درمیان تقسیم کیا گیا۔ اس رشوت کے سبب سے نواب متوفی کا ایک شیرخوردہ پسر تخت پر بٹھایا گیا۔ اس قابل لعنت و قبیح کارروائی

خبر کلایو کو کلکتہ پہونچنے پر معلوم ہوئی۔ جہاز سے اوترنے کے
چند روز بعد اُسنے اپنے ایک دوست کو خط لکھا تھا جس سے اسکے دل کا
افسوس و آزردگی ظاہر ہے۔ اور ہولناک ابتری کا حال آشکارا ہوتا ہے
جب یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ الفاظ ایک نہایت زبردست دل و شجاع کے
قلم سے نکلے گئے ہین اور جسکو مبالغہ کرنے کی ذرا عادت نہ تھی تو دل پر
نہایت اثر ہوتا ہے۔ وہ لکھتا ہے "ہاے افسوس قوم انگلشیہ کا نام
کیا غارت ہوگیا و ڈوب گیا۔ جب مین انگریزون کی اولا موری کا خیال
کرتا ہوں تو اپنے جوش رنج کو ضبط نہین کرسکتا۔ بے ساختہ میری چشم سے
اشک جاری ہوجاتے ہین۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ عزت و شہرت اب
پھر کبھی حاصل ہوگی یا نہین تاہم خداوند خدا کو جو سبکے دل کے حال کو
جانتا ہے۔ اور جسکے روبرو آئندہ اپنے اعمال کا جواب دہ سمجھتا ہون
گواہی دیکر کہتا ہوں کہ صدق دل سے میرا یہی قصد ہے کہ ان ہولناک خرابیون
کو رفع کرون یا اسی کوشش مین جان دیدون۔ یا خدا تو میرا شاہد ہے میری
یہ نیت ہرگز نہین ہے کہ بیجا طور پر زر حاصل کرنے کی جستجو کرون"

کونسل منعقد ہوئی کلایو نے انکے سامنے بیان کردیا کہ میرا
قصد صمیم ہے کہ کل انتظام مین بخوبی اصلاح کرون۔ اور جو کچھ اختیارات
ملکی و جنگی مجھے عطا ہوئے ہین انکو پورا پورا استعمال کرون۔ جونسٹن
جو کل مجلس مین سب سے نالائق اور نڈر تھا۔ کچھ مخالفت کرنے پر
آمادہ ہوا کلایو نے اسکو بولنے سے روک کر دھمکی دیکر دریافت کیا

کہ آیا آپ کو نئی گورنمنٹ کے اختیارات پر کلام ہے۔ جونسٹن ڈر گیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی اعتراض نہین ہے۔ کل شہر کا رنگ فق ہو گیا۔ اور پھر کسی نے کوئی عذر نہ کیا۔

کلایو نے اپنے عہد کو پورا کیا۔ وہ صرف ڈیڑھ سال ہندوستان مین رہا۔ اور اس قلیل عرصہ مین نہایت اہم و وسیع و زبردست اصلاح کی جیسی بہت کم دیگر مدبران ملک سے ظہور مین آئی ہوگی۔ اپنی زندگی کے اُس حصہ کو وہ نہایت فخر کے ساتھ ہمیشہ یاد کیا کرتا تھا۔ اُوقت اُسکے اختیار مین تھا کہ جسقدر دولت کثیر اسکے پاس موجود تھی اسکو تین مرتبہ اور زیادہ کرلیتا۔ اگر وہ انصاف کو بدنظر رکھتا ان خرابیون کی طرف سے چشم پوشی کر لیتا جنکو دور کرنے کا اُسنے بیڑا اُٹھایا تھا۔ اُسکے اختیار مین تھا کہ سب مدبر بزدل قوم کو بنگال کے انگریزون کے زور و ظلم و لوٹ و مار پر ترک کرکے ان سب کو رضامند رکھتا۔ وہ بدبخت لوگ نہین جانتے تھے کہ وہ جزیرہ کہان پر واقع ہے۔ جہان سے ہمارے خون کے پیاسے چلے آتے ہین۔ اور نہ اُن بیچارون کو کوئی ذریعہ حاصل تھا کہ جس سے اُنکی فریادین پندرہ ہزار میل سمندر کے پار پہونچ سکتین۔ کلایو بخوبی جانتا تھا کہ جب مین بسرگرمی اصلاح شروع کرونگا تو سب قسم کی بدگو میری مخالفت پر کمربستہ ہو جاوینگے۔ وہ اچھی طرح سمجھے ہوئے تھا کہ وے سنگدل و بے ایمان و خونخوار جو وطن سے یہ امید کرکے چلے تھے کہ چند ماہ کے درمیان اسقدر دولت کثیر حاصل کر لینگے کہ باقی زندگی

نہایت امیری و عیش و آرام سے کیٹنگی اور علاقہ خرید لینگے - مایوس
ہو کر نسبت دشمنی کرینگے - مگر اسنے پختہ قصد کر لیا تھا کہ میں لاکھوں بنی
انسان کو انکے ظلم و ستم سے رہا کیے بغیر نہ رہونگا - لہذا اسنے نیک
پالیسی سے تدبیر جنگ کے ذریعہ اپنے دل کو مضبوط کیا - اول کامیابی ہونے
کی ذرا امید نظر نہ آئی - مگر جلد ہی کل مزاحمت اسکی تدبیر سے آہنی ہمت والے
کے سامنے دور ہو گئین - دیسیون سے نذرانہ قبول کرنی کی ممانعت
کر دی گئی - ملازمان کمپنی کی خانگی تجارت یکقلم موقوف کر دی گئی - پس کل انگریز
آبادی ان تدابیر سے سخت مخالف ہوگئی - مگر یہ گورنر اپنے بندوبست سے
کسی خوف کے باعث ذرا تجاوز کرنے والا نہ تھا - اسنے غور کیا کہ اگر قلعہ
ولیم کے متعین میرے ماتحت خلاف ہیں - تو میں دوسری جگہہ کے ملازمان
سول کو طلب کر لونگا - لہذا اسنے نیا بندوبست چلانے کے لیے مدراس
سے چند عہدہ داروں کو طلب کر لیا - اولاً اسنے ان سب کو جو اس سے
مخالفت کرتے تھے موقوف کر دیا - باقی عہدہ داروں نے خوف زدہ
ہوکر مخالفت کرنا ترک کر دیا اور پھر کسی نے آنکھ سامنے کرنے کی جرات
نہیں کی -

مگر کلایو نہایت دور اندیش و عاقل تھا - اسنے سمجھ لیا کہ یہ کل
خرابیاں ایک ایسے سبب کے باعث ہیں کہ جب میرا مضبوط ہاتھ ہٹ جائیگا
تو پھر دستور سابق پیدا ہو جاوینگی - کمپنی ملازمان کی تنخواہ کم رکھنے میں
نہایت غلطی کرتی تھی - انکی تنخواہ اسقدر قلیل تھی کہ گرم ملک میں ایک

یورپین کو بتسلی و تندرستی رکھنے کے کل سامان مہیا کرنے کے لیے
کافی نہ تھی۔ قلیل تنخواہ سے ایک پیسہ بچانا غیر ممکن تھا۔ یہ قرین قیاس
نہین کہ اوسط لیاقت کے اشخاص بھی اپنی زندگی کا عمدہ زمانہ گرم ملک
مین جلاوطن ہو کر محض خشک نان کے لیے صرف کرنا گوارا کرین خصوصی
سے یہ سب سمجھے ہوئے تھے کہ گو کمپنی کی ملازمت مین تنخواہ براے نام کو
مگر ہر کس و ناکس کو خانگی و ذاتی تجارت سے مالامال و امیر ہونے کا اختیار ہے
یہ دستور کمپنی کی تجارت کے لیے نہایت مضر تھا۔ بادشاہ جیمس اول
کے زمانہ مین اس نہایت عاقل صاحب غور ٹومس رونی صاحب نے ڈائرکٹر
کو صلاح دی تھی کہ اس خرابی کو رفع کرین۔ اُسنے کہا تھا "کل خانگی تجارت
کی ممانعت کر دو تب کمپنی کا کاروبار بہتر طور پر ہوگا۔ مین جانتا ہون کہ یہ سختی
ہے اور سب ملازمان کمپنی کو ناگوار ہوگا۔ سب علانیہ کہتے ہین کہ ہم اسقدر
دور دراز ملک مین صرف قلیل تنخواہ کے اوپر نہین آتے ہین۔ مگر یہ عذر
اُنکا دور ہو جائیگا جب انکو معقول تنخواہ دو گے۔ اس صورت مین آپ پر
روشن ہوگا کہ اس عمدہ تدبیر سے بجاے نقصان ہونے کے کسقدر
کمپنی کو فائدہ ہوگا"۔

باوجود اس عمدہ و نیک صلاح کے کمپنی نے اپنے قدیم دستور کو
ترک نہ کیا۔ اور ملازمان کی تجارت پر چشم پوشی کرتی رہی۔ ہر ممبر
کونسل کی تنخواہ صرف تین ہزار روپیہ سال تھے۔ مگر یہ عام مین مشہور تھا
کہ ایسا عالی عہدہ دار ہندوستان مین اس رقم سے دس گنا خرچ کرتا ہے

اور یہ ہرگز توقع نہین ہوسکتی کہ وہ ہندوستان مین تو ایسی عیش و آرام کے ساتھ رہتے اور وطن واپس آنے کے لیے کچھ روپیہ بچا کر رکھتے

بنگال فتح ہونے کے قبل اس طریق سے اگر کوئی نقصان تھا تو صرف یہی تھا کہ سرکار کمپنی کو اپنے حصون کا کم منافع ملتا۔ مگر اب کمپنی ملک کی حاکم ہو گئی تھی۔ گو اُسکے نوکر تا ہنوز کوٹھی والے و سوداگر ادنی و اعلے کہلاتے تھے۔ مگر در اصل وہ اب وسیع ملک کے حاکم اصلی و ماتحت تھے۔ انکو اب کامل حاکمانہ اختیارات حاصل تھے انکی معمولی تنخواہین عام کو منظور ہین۔ کہ بہت ناکافی ہین۔ قدیم رواج و اپنے مالکان کی ظاہرا اجازت سے انکو دیگر وسائل سے روپیہ کمانے کے اختیارات حاصل تھے۔ پس یہی اصل باعث اس ہولناک ظلم و رشوت ستانی کا ہوا جسکے سبب سے تمام بنگال مین واویلا مچا ہوا تھا۔ و غارت گری طاری تھی۔ کلایو نے خوب سمجھ لیا کہ ایک انسان کو اختیارات عظیم دیدینا اور پھر یہ توقع کرنا کہ وہ مفلسی و محتاجی مین رہے محض لغو و بیہودہ ہے۔ اسنے انصافاً گو نہ غور کر لیا کہ کوئی اصلاح مؤثر و دائمی نہین ہوسکتی۔ تا وقتیکہ اسکے ساتھ ملازمان ملکی کمپنی کے مشاہرہ مناسب و معقول نہ مقرر کیے جاوین۔ مگر ایک بڑی بھاری یہ دقت پیش آئی کہ وہ بخوبی سمجھتا تھا کہ ڈائرکٹران کمپنی اپنے خزانہ سے ایک حبہ زیادہ دینا منظور نہ کرینگے۔ چنانچہ صرف ایک تدبیر اس مدبر کے لیے رہگئی جسکے باعث اکثر لوگون نے اسکی رسوائی کی۔ مگر ہماری دانست مین

اُسکی وہ کارروائی نہایت واجب ومناسب تھی - اسنے ملازمان کی تنخواہ اضافہ کرنے کے لیے نمک کا اجارہ مقرر کردیا جو آج تک سرکار انگریزی کی آمدنی کی ایک خاص مد چلی آتی ہے - اس آمدنی سے اُسنے کل ملازمان کی حسب حیثیت ودرجہ تنخواہ زائد مقرر کردی - وہ سب نہایت انصاف کے لحاظ سے ہوئی - اسکی وجہ سے دشمنون نے اُسپر الزام لگایا کہ خانگی تجارت جسکے دور کرنے کے لیے وہ روانہ کیا گیا تھا اسنے اسطور اور زیادہ بڑھائی جو جو وعدہ کیے تھے - اُنکو شکست کیا اور جو ہدایتین اسکو کی گئی تھین اُنکا ذرا لحاظ نہین کیا مگر ہر شخص جسکو ذرا بھی عقل وتمیز ہوگی تسلیم کریگا کہ جس طریق کو اسنے مقرر کیا اور جسکو نیست ونابود کیا - ان دونون کے درمیان ذرا بھی مناسبت نہین - وہ شی دیگر وہ شی دیگر کلایو کے پیدا ہونے کے قبل ہندوستان کے حکام کے لیے اجارہ نمک ہمیشہ سے ذریعہ آمدنی چلا آیا ہے - اور اُسکی وفات کے بعد تک جاری رہا - ملازمان سول اس آمدنی مین سے ایک حصہ پانے کے انصافاً مستحق تھے کلایو نے اگر کوئی نیا بندوبست کیا تو صرف یہی کیا - کہ اس آمدنی مین سے انکی تنخواہین مقرر کین - اسنے اس ترکیب سے اس ظلم وستم کو دفع کرکے جسکے ذریعہ سے قلیل عرصہ مین کمپنی کے لوگ زر کثیر رعایا کے خون سے کھینچکر چلدیتے تھے - انکے لیے ایک ذریعہ مہیا کردیا - کہ وہ یہان مشرق مین کچھ مناسب روپیہ وطن کے لیے بچا سکین - مگر افسوس بعض انسان کیسے

بے انصاف و بے تمیز ہوتے ہین کہ ایک ایسی تدبیر کو زبون و نامعقول بیان کرتے ہین جو کل اصلاح و کامیابی کی کامل بنا ہے - اور طرفہ یہ ہے کہ جو امور دراصل اسکی عمدہ کارروائی مین داخل ہین انکا کسی نے خیال نہین کیا -

اسنے ملازمان ملک کی مخالفت دفع کرکے سب مناسب بندوبست کر دیا - مگر ملازمان جنگی مین ایسی اصلاحین جاری کر دینا آسان نہ تھا حسب الحکم ڈائرکٹران چند قسم کی تخفیف فوج مین کر دیگئی جسکے باعث ایک ایسا طوفان عظیم برپا ہوا کہ جسکو قیصر بادشاہ بھی بخوشی برداشت کرنے کی جرأت نہ کرتا - ایک ایسے ملک کے درمیان جسپر صرف بزور شمشیر حکومت ہوتی ہے ایسے لوگون کی مخالفت کرنا جنکے ہاتھ مین شمشیر کی قوت ہے - نہایت مشکل اور اہم ہے - دو سو انگریز عہدہ داران نے ملکر گورنمنٹ کے خلاف سازش کی اور ایک ہی روز اپنے عہدون سے استعفا دینے مستعد ہو گئے - انکو یقین تھا کہ اس دھمکی سے کلایو سے جو ہم چاہینگے منظور کرا لینگے - وہ ہرگز گوارا نہ کریگا کہ فوج جسپر مشرق مین سرکار انگریز کی عملداری کا دارمدار ہے بلا تجربہ کار افسرون کے رہجاوے - انکو ذرا معلوم نہین تھا کہ کیسی زبردست طبیعت والے سے ہمین سروکار پڑا ہے کلایو کے پاس چند افسر ایسے تاہنوز موجود تھے جنپر وہ اعتبار و بھروسہ کر سکتا تھا - اسنے فورٹ سینٹ جورج سے چند افسرون کو طلب کر لیا - اور سوداگرون سے گماشتون تک کو جو اسناد کی

وقت پر اسکی مدد پر تیار رہتے تھے جس فوج کو ان پر مقرر کر دیا۔ اور حکم بھیجدیا
کہ جو افسر استعفا دیتے وہ فورًا کلکتہ کو روانہ کر دیا جاوے۔ سازش کرنیوالون
کو اب معلوم ہوا کہ ہماری تدابیر کل ناکامیاب ہوتی جاتی ہین۔ گورنر اس
قماش کا انسان نہین ہے کہ کسی دھمکی مین آکر خائف ہو۔ سوا اپنے کام پر
مستعد تھے کل سپاہی سپر کلایو کا برا رعب داب تھا کامل وفادار
بنے رہے۔ سرغنہ ان سازش کے گرفتار ہوئے اور ان پر مقدمے
قائم ہوئے اور حراست مین کر دیے گئے۔ باقیون نے عاجزی اور
مایوسی سے منت کی کہ ہمارے استعفے واپس کیے جاوین۔ چنانچہ
اشک بہا کر توبہ کی کلایو نے نوجوان عہدہ دارون پر رحم کیا۔
مگر سرغناؤن پر بہت سختی کی۔ وہ سختی ذاتی رنجش و ضد و کد سے مبرا
تھی۔ جبکہ وہ انصافًا اپنے عہدے کے فرائض کو بے رو رعایت ادا کرتا۔
ذاتی ذلت و بے ادبی کا بشجاعت ذرا لحاظ نہ کرتا۔ ایک سازش کنندہ پر
گورنر کو قتل کرنے کی بندش کرنے کا الزام لگایا گیا۔ مگر کلایو نے
اسکی ذرا پروا نہ کی۔ اور یہ کہکر ٹال دیا "وے افسر انگریز شریف آدمی
ہین قاتل نہین ہین"

اسنے اس طور نہایت کامیابی کے ساتھ ملازمت جنگی و ملکی مین
بخوبی اصلاح کرکے دیسی نواب و راجاؤن سے بھی صلح کر لی۔ اسکے
ہندوستان مین قدم رکھنے پر بھی سب کے دل مین تہلکہ پڑ گیا۔ اور صلح کرنے
پر آمادہ ہو گئے۔

اُسوقت نواب اودھ بہار کی سرحد پر فوج لیے پڑا تھا۔ اکثر افغان و مرہٹے اُسکے ساتھ آکر ملگئے تھے۔ اور کامل اندیشہ تھا کہ کل دیسی حکام اسکے ساتھ ملکر انگریزون سے خلاف ہوجاوینگے مگر کلایو کا نام سنتے ہی سب نے مخالفت ترک کردی۔ دشمن صلح کا طلبگار ہوا اور اپنی رضامندی ظاہر کی کہ جو شرائط گورنر تجویز کرے ہمین بسر و چشم منظور ہونگی۔

اُسوقت گورنمنٹ بنگال کا نیا بندوبست ہوا تھا۔ تاہنوز وہان انگریزی سرکار کے اختیارات کی کوئی معینہ حد نہین تھی۔ اختیارات کے حد قائم کرنے کا قاعدہ یہان قدیم زمانہ سے نہ تھا۔ بنگال مین انگریزون کے اختیارات اسوقت ایسے تھے جیسے مغربی رومی سلطنت کی کمزوری کے اخیر ایام مین اُنکے درمیان غیر ملک والے سردار ساسیمی اور اودیس وغیرہ کے تھے جو جب چاہتے کمزور بادشاہون کا جو قیصر و اگسٹس کے عالی نامون سے ممتاز تھے تخت سے اُتار کر برطرف کردیتے۔ یہی حال اب ہندوستان مین تھا۔ طاقت ور پردیسیون نے سب اختیارات قانون اپنے ہاتھ مین کرلیے۔ تھیوڈورک نے اپنی مصلحت سمجھی تھی کہ دور و دراز کے دربار بیزنٹیم سے حاکم اٹلی ہونے کی سند حاصل کرے اسطور کلایو نے دربار دہلی سے اُن اختیارات کے پانے کی درخواست کی جو دراصل اب اُسکے ہاتھ مین تھے مغل بادشاہ بالکل بے مدد و ناچار تھا۔ اگرچہ وہ نہایت نشاکی تھا۔ مگر تاہم انگریزون سے اس باعث راضی تھا کہ وے چند فارسی حروف کی تحریر کے عوض

جسمین اسکا کوئی ہرج نہ تھا نقد روپیہ دینے کو تیار تھے - مگر یہ ممکن نہ تھا
کہ بلا انکی مرضی اُنسے ایک بھی روپیہ جبرا لے سکتا - دونون کے درمیان
قول و قرار ہوگئے - اور برائے نام بادشاہ ہندوستان نے کمپنی کے
نام باین مضمون پروانہ عطا کردیا کہ وہ بنگال و بہار اور اڑیسہ مین آمدنی
سرکار وصول کرے - اور اسکا کل بندوبست کرے -

ابتک نواب تھا جسکو انگریزون کے مقابل کچھ اختیار نہ تھا -
ایک مرتبہ کلائیو نے قصد کیا کہ اس پتلے کو اٹھا دے - مگر پھر اسنے ایسی
مصلحت سمجھی کہ دیگر سرکاران یورپ کے ساتھ کاروبار کرنے مین نواب کا
نام رکھنے مین سہولت ہوگی - اسنے خیال کیا کہ فرنچ و ڈچ و ڈینز لوگ
ایک ہمسر تجارتی کمپنی کے بہ نسبت نواب کے اختیار کو جلد تر تسلیم کرلینگے -
کیونکہ وسے شروع سے اسکی تعظیم کرتے آئے ہین - یہ تدبیر اُسوقت مناسب
تھی مگر بعدہ فضول و لغو ثابت ہوئی لہذا برطرف کردیگئی - میر جعفر کا
وارث تاہنوز اپنے خاندان کے قدیم دارالخلافت مرشدآباد مین سکونت پذیر
ہے - اور ابتک نواب کے لقب سے کہا جاتا ہے - اور کچھ قدیم حشمت و شان
رکھتا ہے - سولہ لاکھ روپیہ سال کی پنشن سرکار سے اسکو تاہنوز ملتی ہے
اُسکی گاڑی کے ساتھ نقرئی عصا لیے ہوئے چوبدار چلتے ہین - اُسکی
ذات و مکان قانون کے عملدرآمد سے بری ہے - مگر اسکو کوئی پولیٹکل
اختیار حاصل نہین - وہ دراصل ایک امیر رعایا کمپنی مین
داخل ہے -

دوسرے مرتبہ ملک کا انتظام کرنے مین کلایو کے لیے
آسان تھا کہ اسقدر زر کثیر جمع کر لیتا جسقدر یورپ مین کسی رعایا کے پاس
نہ نکلتا۔ وہ بلا کسی امیر رعایا پر ظلم و ستم کیے ہوسے تین لاکھ روپیہ
سالانہ بطور نذر وصول کر لیتا۔ ہمسایہ دیسی حکام اسکی مہربانی حاصل
کرنے کے لیے جو وہ چاہتا بخوشی دیتے۔ مگر وہ نہایت سختی کے
ساتھ اس قاعدہ کا پابند رہا جو اسنے دیگر عہدہ داران کی رہنمائی کے
لیے مقرر کیے۔ راجہ بنارس نے نہایت بیش قیمت ہیرا اسکو نذر دینے کو
پیش کیا۔ نواب اودھ نے ایک ڈبا نہایت بیش بہا زمرد و جواہرات
کا کلایو کے روبرو پیش کر کے اسکو منظور کرنے کے لیے اصرار
کیا۔ مگر اسنے بپاطر داری قواعد اخلاق اسکو قبول کرنے سے انکار کیا۔
اور زیادہ تعریف یہ کہ اسنے اس بات کا کبھی ذکر تک نہین کیا۔ اسکی
وفات کے بعد یہ امر ظاہر ہوا وہ نہایت احتیاط سے اپنی تنخواہ اور
تجارت نمک کے حصہ اور ان نذرانہ کا جنکو وہ بپابندی رواج مشرق کے
مطابق کیسے پنہ تیال کیا جاتا ہے صحیح صحیح حساب رکھتا۔ جو کچھ زر
ان ذریعون سے وہ کماتا اپنے صرفہ مین لاتا جو زائد بچتا اپنی معینی دوستون
مین تقسیم کر دیتا جو اسکے ہمراہ ہندوستان آئے تھے جسکو اس امر کا
یقین تھا۔ اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مین اسکا یہ فخر بجا تھا کہ دوبارہ
ہندوستان مین آنے سے بجائے اسکے دولت کو ترقی ہونے کے
تنزلی ہو گئی۔

ایک بڑی رقم فی الحقیقت اسنے قبول کرلی - میر جعفر نے اپنے
اخیر دم مین اسکو چھ لاکھ روپیہ کا مال واسباب و جواہرات وقف
کر گیا - قواعد جو نذرانہ قبول کرنے کی ممانعت کے بارے مین ہین صرف
نذرون سے متعلق تھے نہ کہ مرحوم کی میراث سے - اسنے اس روپیہ
کو لے تو لیا - مگر اپنی ذاتی تصرف مین نہ لگایا - اسنے کل رقم کو کمپنی
کے حوالہ اس غرض سے کردیا - کہ اسکا منافع ان افسرون و سپاہ کو ہمیشہ
دیا جایا کرے جو نوکری کرنے سے معذور ہو جاوین - وہ مد جو تا ہنوز
اسکے نام سے کہی جاتی ہے اس فیاضانہ عطیہ کی بدولت قائم ہے -

۱۰ ماہ ہندوستان مین رہنے کے بعد اسکی صحت جسمانی مین
اسقدر خلل پیدا ہوا کہ یورپ واپس جانے کی ضرورت پیش ہوئی -
جنوری سنہ ۱۷۶۷ع مین اسنے اس ملک کو جسمین اسنے اسقدر زبردست
انقلابات پیدا کیے ہمیشہ کے لیے ترک کیا -

اسمرتبہ اسکے وطن واپس آنے پر مثل اول مرتبہ کے ہموطنون نے
اظہار خوشی نہین کیا - بے شمار مقدمات اسپر تیار کیے گئے جنکے باعث
اسکی زندگی کے باقی ایام تلخ ہو گئے - اور انکا درنج نے اسکی جان
لے لی - اسکے قدیم دشمنون کا دفتر ہند مین تا ہنوز بہا زور تھا - اور اب
انکے ساتھ اور بہت ایسے لوگ شریک ہو گئے تھے جنکی تندی و مخالفت
ان سے بھی زیادہ تھی - ان کل ڈاکوون و رہزنون و ظالمون کے گروہ نے
جنکے ہاتھ سے اسنے بنگال کو بچایا تھا - نہایت کینہ و بغض دائمی کینہ خصلت سے

اسکو ذبح و تنگ کرنے کیلیے کمر باندھی - اُن مین سے اکثر نے صرف
اس نیت سے کمپنی کے حصہ خریدے کہ انکو اس شخص سے جسکی مستقل مزاجی
و نیک نیتی سے انکے ظلم و رہزنی کو سد کر دیا تھا- انتقام لینے کا بخوبی
موقع حاصل ہو- صرف اسکو گالیان دینے و بدنام کرنے کیلیے جھوٹے
اخبارات جاری کیے گئے- گو اور وقت مین سچائی و اصل لیاقت کے
سامنے یہ فن و فریب نہ چلتے- مگر اُس وقت جھوٹ و لغویت سے حاکم دھوکے
مین آ گئے-

ہندوستان مین ان انقلابات عظیم کے برپا ہونے سے انگریزون
مین ایک نیا فرقہ پیدا ہو گیا- جنکو انکے ہموطن نوابون کے نام سے
پکارتے تھے- انکی پیدائش کسی امیر و قدیم خاندان سے نہ تھی- یہ
شروع عمر مین کمپنی کی ملازمت مین داخل ہوکر ہندوستان گئے تھے جہان
انھون نے زر کثیر جمع کیا- اور اب وطن واپس آکر نہایت امیری و شان
و حشمت سے رہتے تھے- یہ ایک طبعی امر ہے کہ جب انسان کو شرفا و عمدہ
لوگون کی صحبت نہین ہوتی تو بہت کمینی خصلتین پڑ جاتی ہین جو سب کو
ناگوار ہوتی ہین- اور اُسکو قابل لعنت بنا دیتی ہین- یہ بھی طبعی ہے کہ
ایشیا مین مدت دراز تک بود و باش رکھنے کے باعث ایک انسان
مین ایسی عادات و شوق پڑ جاتے ہین جو اُنکو ناگوار اور حیرت مین
ڈالنے والے ہوتے ہین- جو کبھی یورپ سے باہر نہین گئے- یہ بھی ایک
قدرتی بات ہے کہ جب مشرق مین انکو اختیارات عظیم و اعزاز نصیب ہوتے تھے

تو وہ وطن واپس آکر نامعلوم لوگون کے مانند رہنا پسند نہ کریگا۔ اور جب اسکے پاس روپیہ ہے اور کوئی اختیار و عالی مرتبہ حاصل نہین تو ضرور وہ اپنی دولت کا ایسی طور پر اظہار کریگا جو دوسرونکو انکی بیجا دست درازی معلوم ہو۔ جہان یہ کمپنی کے امیر ملازم سابق رہتے وہان ضرور قدیم امرا خاندان والے انکے درمیان کچھ نہ کچھ قصہ و تکرار پیدا ہوتے یہ حال مدت تک رہا۔ اس زمانہ کے بیس سال بعد برلٹ صاحب نے لکھا "مشرق سے آئے ہوئے انگریزون کو نہایت ناگوار ہے کہ وطن مین ہماری عزت و تکریم ہمارے دوست کے ایک چوتھائی برابر بھی نہین ہے۔"
چنانچہ انگلستان مین یہ دولت ور نواب جلد ایک ایسا فرقہ ہوگیا۔ جو سب کی آنکھون مین کھٹکنے لگا۔ ان مین سے بعض نے مشرق مین عالی لیاقت کا اظہار کیا۔ اور سرکار کے لیے بڑے بڑے کام کیے۔ مگر وطن مین انکی لیاقت و خدمات سے کوئی وقعت نہ تھا دے اوقی معلوم خاندانون مین پیدا ہوسکے۔ اور اب نئی دولت پاکر کسی کو مال نہین سمجھتے۔ اور نہایت فضول خرچی کے ساتھ صرف کرتے۔ اور اپنے قرب و جوار مین ہر شی کا نرخ تازہ آمدہ سے لیکر اونی جائیداد تک بڑھا دیتے۔ اور انکے نوکرون کی وردی بڑے امیرون کے نوکرون سے زیادہ بھڑکیلی و چمکیلی رہتی۔ اور انکی کوچ گاڑیان لاٹ ڈمیرا کی گاڑی سے زیادہ نفیس و قیمتی ہوتین۔ انکے بد انتظام خانہ داری کے باعث دیہات کے نصف نوکر انکے بروغیرہ

رہے بھی امیر باوجود اقتدار شان و حشمت رکھنے کے شرنا کے مثل جان بہاین رکھتے
اور انکی خصلتین ناہنجار کمینہ لوگون کی سی ہوتی ہین - ان حقیقتون کی وجہ
نئے فرقہ جنمین وہ پیدا ہوئے اور وہ عالی فرقہ جسمین وہ اب شمار کیے جاتے
دونون یکسان طور پر ان سے نفرت و حقارت کرتے اور حسد کی نگاہ
سے دیکھنے لگے - مگر جب کہ یہ افواہ ہوئی کہ یہ دولت جسکے سامنے بڑے بڑے
قدیم امیرون کی امارات پھیکی پڑ گئی تھی رشوت ستانی دیسی ایماقی اور
حقدارون کو واجب حق سے محروم کرنے و کل صوبے کے لوٹنے و غارت
کرنے و عام مین مصیبت پھیلانے سے حاصل ہوئی تو کل عام اعلی و ادنی
مین تعجب و غصہ پیدا ہوا - ان نوابون مین وہ سب عیوب تھے جنکی
شہریان اکثر ناٹک کے تماشون مین کھباتی ہین - بد اخلاق و ایماندار
و شریف لوگون کو انکی غریبون کا خون چوس کر دولت جمع کرنے پر نہایت
کراہیت تھی - اور کفایت شعار انکی فضول خرچی پر دانتون مین انگلی
دیتے تھے وضعدار لوگ انکی بیہودہ فضولی پر ناک بھون سکوڑتے اور
انکو محض گنوار و بے سلیقہ سمجھتے - الغرض ہر قسم کے لوگ مسخرون سے لیکر
مقدس حکیم تک سب انکو یکسان برا کہتے - یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ
... قصے و فسانے تیس سال کے درمیان شائع ہوئے انھین
... کردار کے بیانات سے رنگے ہوئے ہین - فوٹ صاحب نے
اپنے ایک ناٹک مین ایک ایسے ہندوستانی سوداگر انگریز سردار کی تصویر کھینچی
جو نہایت اوباش و کمینہ خصلت و ظالم و اپنے ارکین کے دوستون کو پاس

بٹھانے سے شرمندہ تھا۔ خاندانی امرا سے حقارت کرنا۔ مگران مین شمار
کیے جانے کی نہایت آرزو رکھتا۔ و خوشامدیون و مسخرون مین اپنی دولت
کو صرف کرنا۔ و کمپنی کے میرمجلس کو غیرملک کے عجیب گلون کے گلابستے
دینا۔ اور جاہل و ناواقف لوگون کو لاکھون روپیہ و جاگیر کے تذکرہ سے
متحیر کرنا۔ مکنزی صاحب نے اپنے فسانہ مین نہایت نازک خیالی و سخن
آرائی سے ایک دہقانی خاندان کا تذکرہ لکھا ہے۔ جو ہندوستان مین
یکایک دولت کثیر حاصل کرکے امیر ہوگیا تھا۔ اور اپنے خاندانی امرا و بزرگون
کے طور و طریق کی نقل کرکے عام کی نگاہون مین خوار و حقیر بنا ہوا تھا۔ مسٹر
کوپر نے نہایت بلند خیالی و فصاحت سے جو خوبی مین ایرانی شعرا سے کمتر نہ
ہے۔ ہندوستان پر ظلم و ستم ہونے کو قومی جرائم مین بیان کیا ہے جنکی
سزا خدا نے انگلینڈ کو مدت دراز تک مصیبت جنگ جاری رہنے
اپنے قرب کے سمندرون مین شکست ہونے و سلطنت امریکہ ہاتھ سے نکل جانے
سے دی۔ اگر ہمارے ناظرین مین سے کوئی صاحب کسی پرانے کتب خانے
مین ۶۰ سال کے چھپے ہوے قصہ و فسانہ (ناولس) تلاش کرکے
ورقون کی دھول جھاڑ کر پڑھنے کی تکلیف گوارا فرمائین۔ تو ضرور ہے کہ انکو
کسی پرانے وحشی مزاج نواب کا ذکر ہوگا جسکے پاس دولت کثیر تھی۔
ہنوز تنگدل نہایت کمینہ تھا۔

عام لوگون کے خیالات انگریز نوابون کے بارے مین ایسے خراب
تھے۔ ان سب نوابون مین کلایو سے اور سب لوگ ان سے زیادہ

زیادہ دولتمند تھا۔ اسکے دولت کی نمایش اسطور پر ہوئی کہ جس سے بلاشک و نفرت پیدا ہوسکے نہ رہی۔ وہ محلہ بر لکی اسکوایر مین نہایت تزک و احتشام کے ساتھہ رہتا۔ اسنے ایک عالی شان محل سروپ شایر مین اور دوسرا کمبرمونٹ مین تعمیر کرایا۔ اسکے اختیارات رعب و داب پارلیمنٹ مین بڑے بڑے خاندانون کے مطابق تھے کسطور ممکن ہوسکتا ہے کہ ایسی صورت مین حسد پیدا نہ ہو۔ اسکے چند رشتہ دارون مین دولت نے وہی کل خرابیان پیدا کردین جنکا مکنزے صاحب نے ذکر کیا ہے باوجود عمدہ عالی اوصاف رکھنے کے وہ خود ان عیبون و کمزوریون سے بری نہ تھا۔ جو کل انگریز نوابون کے فرقہ مین پائی جاتی تھین۔ اور جن پر زمانے کے شعرا و مصنفان نے طنز کی ہے۔ جب وہ اپنے کام پر متعین ہوتا۔ تو نہایت سادہ رہتا۔ ہمیشہ گھوڑے پر سوار وردی پہنے ہوسے رہتا۔ کبھی ریشمی کپڑا نہین پہنتا۔ و نہ کبھی پالکی مین سوار ہوتا۔ اور نہایت سادہ غذا کھاتا۔ مگر جب اسکو فوج کا کام نہ رہتا۔ وہ اس پرہیزگاری و سادگی کو ترک کرکے کل سامان عیش و آرام مہیا کرکے مثل نوابون کے شان و حشمت سے رہنے لگتا۔ اگرچہ اُسکی صورت خوشنما نہ تھی۔ مگر تاہم بہادرانہ و سردارانہ وضع اُسکے چہرے پر درستی تھی۔ وہ زرق برق میرا پوشاک کا شائق تھا۔ اور اپنے توشکخانہ کو عمدہ و نادر ایشیائی لباس سے بھرے رہتا۔ سرجون ملکم نے اسکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی بہنے ایک چٹھی دیکھا ہے جسمین اسنے حکم دیا ہے کہ دو سو کمیزین نہایت نفیس تیار کرکے روانہ کر

چاہے جسقدر روپیہ انمین صرف ہو اسکا کچھ خیال نہین ہے - اسکی پارسائی
و وضع داری کا مقابلہ سر میتھو مایٹ بھی نہ کرسکتا -

اس قسم کے چند نقص جو مبالغہ کے ساتھ عام پر ظاہر کیے گئے
تو انکو کلائیو کی جانب بدگمانی و بدظنی پیدا ہوگئی - گو چند ان
اسکا مضائقہ نہ تھا - نہایت بے رحمی و ظلم کی حکایتین جنمین سے
اکثر محض بے بنیاد تھین - دشمنون نے اُسکے بارے مین عام مین
اُڑائین - چنانچہ اسکو عام سے لعن طعن صرف انھین کامون کے
سبب سے برداشت نہ کرنی پڑی - جو خود اسنے ایک دو مرتبہ کیے تھے
بلکہ ان سب بداعمالون کے باعث بھی جو دیگر انگریزون سے ہندوستان
مین سرزد ہوئے تھے - جبکہ وہ وہان موجود تک نہ تھا - بلکہ ان
بدکرداریون کے مرتکب ہونے کا الزام اسپر عائد کیا گیا جنکو اسنے
مسدود کرنے کے لیے سخت کوشش کی تھی - اور انکے کرنے والون کو
سزائین دی تھین - جن خرابیون کو رفع کرنے کے لیے اسنے نہایت
ایمانداری و تصمیم کے ساتھ جنگ عظیم کی تھی انکے برپا کرنے کا ناحق
الزام اسپر لگایا گیا - دراصل وہ ان کل بدیون و کمزوریون کا مجسم انبار
سمجھا گیا جو ایشیا مین روپیہ کمانے کے لیے جانے والے انگریزون
سے واجباً و غیر واجباً منسوب کی گئین - ہمنے اکثر ضعیف لوگون کو جو
اُسکے حال سے ذرا واقف نہین ہین - مگر جو اپنی نوجوانی کے تعصب کو
تاہنوز قائم کیے ہوئے ہین اسکو مجسم شیطان کہتے ہوئے سُنا ہے

جونس صاحب ہمیشہ اسکے بارہ مین ایسی کریہ زبان استعمال کرتا—
براون صاحب نے جسکو کلایو نے اپنے باغ کی قطع بنانے کے لیے لگایا
تھا۔ اسکے مکان مین ایک صندوق دیکھا جسمین ایک مرتبہ خزانہ مرشدآباد
بھرا ہوا تھا۔ اُسکو بار بار حیرت ہوتی تھی کہ کس صورت مین اس گنہگار کا
ضمیر اسکے پہلو مین سے سونے دیتا ہوگا۔ جبکہ ایسی شئی اسکے سوتے کے کمرے
مین اسقدر نزدیک رکھی ہے۔ مقام ہمارے کے کسان نہایت خوف سے
اُن عالیشان عمارتون کو دیکھتے تھے جو کلیرمونٹ مین تعمیر ہو رہی تھی—
اور باہم کانا پھوسی کرتے تھے کہ اس سخت گنہگار و بدذات امیر نے
اس غرض سے اپنے محل کی دیوار اسقدر زیادہ چوڑی بنوائی ہے کہ مبادا
شیطان اسکو مع جسم کے اٹھا لیجاوے۔ اور ایسا ایکدن ضرور ہونے
کو ہے۔ ان منھ پھٹ جاہل کسانون مین جو ایسی خوفناک حکایتین بڑے
دھیان سے سنتے۔ ایک نالائق بدشکل لڑکا بنام ہنٹ تھا جو مابعد
ولیم ھنڈنگٹن کے نام سے مشہور ہوا ہے۔ تعصب و خام خیالی کے ساتھ
جب اس فریبی کی بدذاتی شامل ہوگئی تو کلایو کے چلن و سرگذشت
زندگی کے بارے مین بنی تھی۔ اتہام و خوفناک حکایتین مشہور ہوئین
اس اثنا مین کلایو نے جو زور بنگال کی اصلاح انتظام مین
لگایا تھا رفتہ رفتہ کم ہوگیا۔ اسکی پولیسی زیادہ تر ترک کردیگئی۔ وہ
کل خرابیان جنکو اسنے رفع کیا تھا۔ از سر نو پیدا ہوگئین۔ آخرش کو وہ
ابتری جو بدانتظامی سے پیدا ہوئی ایک ازغیبی آفت کے نازل ہونے

اور زیادہ ہوگی جو نہایت عمدہ انسانی انتظام سے بھی دور نہین ہو سکتی
سنہ ۱۷۶۹ع مین بارش بالکل نہین ہوئی - زمین خشک پڑی رہی - تالاب و دریا
سوکھ گئے - اور قاتل قحط نے ایسے ملک مین جہان ہر خاندان اپنی زمین
کے ٹکڑے کی پیداوار پر گذر کرتا ہے کل وادی دریاے گنگ مین سخت
مصیبت طاری کردی - ہزارون بنی انسان فاقہ سے مرنے لگے - نازک
و شریف عورتین جنہون نے زنانہ خانہ سے کبھی قدم باہر نہین رکھا تھا
اور نہ عام کے سامنے منھ سے نقاب اُٹھایا تھا - سڑک اونکے کنارے
بیٹھ کر نہایت ترسناک طور پر گریہ و زاری کر کے اپنے بچون کے لیے
راہ گیرون سے ایک مٹھی چاول مانگتی تھین - دریاے ہگلی مین روز ہزارہا
لاشین انگریز فتحیابون کے بنگلون و باغون کے نیچے ہو کر بہتی نظر آتی
تھین - کلکتہ کی کل سڑکین مردون و مرتے ہوئے لوگون سے بھری
ہوئین تھین - لاغر و کمزور بچے ہوئے لوگون مین اسقدر طاقت باقی
نہ تھی کہ اپنے مردہ رشتہ دارون کی لاش کو اُٹھا کر چتا مین جلانے
کے لیے دریا کنارے لیجاوین - یا گدھون و چیلون کو اُڑا دین - جو
بروز روشن مردہ انسانون کی لاشون کو کھاتے تھے - یہ صحیح شمار نہین
کیا گیا - کہ کسقدر آدمی مرے ہونگے - مگر اسمین ذرا شک نہین کہ لاکھون
بھوک سے مرگئے - یہ خبر جب انگلینڈ پہونچی تو ہندوستان کے معاملات
کے بارے مین عام کی اور زیادہ توجہ ہوئی - اور تمام ملک مین گھبراہٹ
پھیل گئی - ایسٹ انڈیا کمپنی کے الکان کو اپنے منافع کی نہایت فکر ہوئی

سب لوگون کو جنکے دل مین ذرا بھی انسانیت کا جوش تھا [illegible] ہوا یا ہنہند
کی [illegible] بنگال مین [illegible] قصد سا تھا۔ ترس کے ساتھ [illegible] پیدا ہوا
[illegible] افواہ اڑی ہے کہ ملازمان کمپنی نے ملک کی کل پیداوار چاول اور چینی
[illegible] مین کرکے [illegible] یہ آفت عظیم رعایا پر برپا کی ہے۔ اور کہ انہون
نے [illegible] دس اور ۱۲ مرتبہ زیادہ قیمت پر چاول فروخت کیے
اور کہ [illegible] اہلکار نے جو اول ایکہزار روپیہ کا بھی مالدار نہ تھا۔ اس
مصیبت عظیم مین [illegible] درمیان چھ لاکھ روپیہ روانہ کیے۔ ہم ان اتہامات کو
محض بے بنیاد سمجھتے ہین۔ یہ اغلب ہے کہ کمپنی کے ملازمان نے کلایو کی
روانگی کے بعد چاول کے تجارت کرنے کی جرأت کی ہو۔ اور کہ ایام قحط
مین نسبتاً زیادہ منافع حاصل کیا ہو۔ مگر یہ خیال کرنے کی کوئی معقول
وجہ نہین ہے کہ انھون نے ایک ایسی مصیبت نازل کی ہو اور بڑھائی ہو۔
جسکی ازغیبی ہونے کے کل اسباب نمایان ہین۔ شور و غل و اتہام جو
اسموقع پر پیدا ہوے ایسے لغو و بے بنیاد ہین جیسے خود انگلینڈ
مین گرانی کے ایام مین گرانی برپا کرنے کا الزام غلہ فروشون پر بھی
عموماً لگایا کرتی ہین۔ یہ غوغا اسقدر زور و شور کا ہوا کہ ایڈم اسمتھ
کے مثل عاقل تک دھوکے مین آگیا۔ اور نہایت تعجب یہ کہ اسپر مصیبت
واقعات کی وجہ سے کلایو پر حکام کا غصہ ٹھہرکا۔ قحط برپا ہونے کے
کئی سال قبل وہ انگلینڈ واپس آگیا تھا۔ اسکے کسی اعمال سے اور مصیبت
قحط سے ذرا نسبت نہ تھی۔ اگر ملازمان کمپنی نے تجارت چاول کی تو

انھون نے کلائیو کے مقرر کیے ہوسے قواعد کے محض خلاف کیا جب وہ گورنر تھا اُسنے خانگی تجارت ملازمان کمپنی کو دور کرنے کے لیئے سخت تدابیر کین - مگر تاہم وہ اپنے ہموطنون کی نگاہ مین جیسا کہ صدر مین ذکر ہو چکا ہے مجسم ظلم وستم تھا - اور فرقہ نوابان مین اول شمار ہوتا تھا - جبکہ وہ سرے مین محل تعمیر کرا رہا تھا اسپر قحط بنگالہ کی ذمہ داری عائد ہو رہی تھی -

تا ہنوز مشرقی عملداری کے باعث پارلیمنٹ نے کچھ توجہ نہین کی تھی - جورج ثانی کی وفات کے بعد پدر پی کیبنٹ ایسی کمزور ہوئی جسکے انتظام ناقص ثابت ہوئے - شاہی خاندان کی سازش و وار انحلافت کے دنگہ و فساد و امریکہ کی بغاوت کے باعث وزرا کو ذرا مہلت نہ تھی کہ معاملات ہند کیجانب توجہ کرین - جب کبھی انھون نے کمپنی کے کسی معاملہ مین دخل دیا تو بے دل و بے پروائی سے جسکا کچھ عمدہ نتیجہ نہوا جورج سوم کے عہد مین ولیم چیتھم صاحب نے کمپنی پر بہادرانہ حملہ شروع کیا - مگر اسوقت اُسکو ایسی مہلک بیماری ہوگئی جس سے اسکی سب تدبیرین بیحاصل ہوگئین -

آخرش کو ۱۷۸۳ء مین یہ سب پر روشن ہوگیا کہ پارلیمنٹ اب معاملات ہند سے غفلت نہین کر سکتی پٹ صاحب فرقہ وگ کے درمیان ۱۷۶۱ء مین تنازعہ ہونے کے بعد اُسوقت کے مثل غافل و مضبوط وزرا کبھی نہین ہوسے تھے - کوئی یورپ یا خانگی معاملہ اُسوقت

ایسا پیش نہ تھا جسپر وزرا کی زیادہ توجہ درکار ہوتی۔ وہ طوفان برپا ہونے کے بعد اب چند روز امین تھا۔ مثل اسکس کے انتخاب کی اضطرابی اب طے ہو گئی۔ اور امریکہ کی ناراضی سے فی الحال خانہ جنگی ہونے کا احتمال نہ تھا۔ کمپنی کے خزانہ خالی ہونے سے سخت وقت پیش تھی۔ لہذا وزرا کو مجبوراً اسپر توجہ کرتی۔ کل طوفان جسکے اسباب تو مدت سے جمع ہو رہے تھے یکبارگی کلائیو کے اوپر ٹوٹ پڑا۔

اُسکی حالت فی الواقع نہایت قابل رحم تھی۔ تمام ملک کو اُسکے نام سے نفرت وہ فرنہ میں ہر شخص کو اُس سے دشمنی تھی۔ اور سب سے زیادہ قاتل دشمن اُسکے وہ دولتور ملازمان کمپنی تھے جنکے سخت ظلم و ستم و لوٹ مار کو اُسنے روکا تھا۔ اُسکو اب اپنے نیک و بد اعمال دونوں کے سبب سے مصیبت اُٹھانی پڑی۔ ہندوستان کی ابتری و اصلاح دونوں کے باعث چارطرف اُسکے دشمن بنے ہوئے تھے منتظمان ملک کی اُسوقت ایسی کیفیت ہو رہی تھی کہ اُسکو کسی فرقہ کے ساتھ ہونے مین امداد کی امید نہین ہو سکتی تھی۔ فرقہ جو رج گرنول جس سے وہ متعلق تھا گورنمنٹ کے خلاف تھا۔ مگر تاہم وہ دیگر مخالف فرقون کے شریک حال نہ تھا۔ اُسکو لارڈ چھتم اور لارڈ کنگھم کے ساتھیون سے کچھ سروکار نہ تھا۔ جورج گرنول کا اُسوقت انتقال ہو گیا۔ اور اُسکے ساتھی درہم برہم ہو گئے چونکہ کلائیو پارلیمنٹ کے کسی زبردست فرقہ سے متعلق نہ تھا۔ لہذا اُسکو صرف اپنے شرکا کی امداد کا

بھروسہ تھا جنکو اُسنے پارلیمنٹ مین منتخب کرایا تھا۔ اسکے دشمن جو کہ
دراصل اسکے نیک اوصاف کے دشمن تھے نہایت تند و خونخوار تھے
انھون نے بھی قصد مصمم کیا تھا کہ کلایو کی کل دولت و شہرت کو غارت
کردین۔ انکی یہی منشا تھی کہ وہ پارلیمنٹ سے نکال دیا جاوے۔ اسکی
کل جائداد ضبط کرلیجاوے۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ اسقدر ہونے پر
بھی وے اپنے انتقام کو پورا ہوا سمجھتے یا نہین۔ وے اُسکے خون کے
پیاسے تھے۔

کلایو کا پارلیمنٹ مین بحث کا طریق بھی ایسا ہی بہادرانہ
تھا جیسا میدان جنگ مین تھا۔ اگر دشمنون کا شمار دوستون کی بہ نسبت
بہت زیادہ تھا۔ اور سب نے اُسکو ذلیل کردیا تھا۔ اور چہار طرف سے
محاصرہ ہوچکا تھا۔ سب ہاتھ سے نکلجانے کا خطرہ تھا۔ تاہم بجائے
صرف بندش بچاؤ کے بندش پایندہ رہنے کی اسنے بہادری سے دشمنون پر
حملہ کرنا شروع کردیا۔ معاملات ہند کے بحث کی شروع مین ہی وہ اٹھا
اور ایک نہایت فصیح و مکمل تقریر مین اپنے تئین اُن الزامات سے بری
کیا جو اسپر ناحق لگائے گئے تھے۔ کہتے ہین کہ اسکی تقریر سے سامعین
کے دل پر نہایت اثر پیدا ہوا۔ لارڈ چیتھم جو صرف اب اپنی اصل کا
سایہ رہگیا تھا۔ اس روز اجلاس پارلیمنٹ مین موجود تھا۔ اُسنے اقرار
کیا کہ ایسی پرجوش و موثر خوش تقریر سے پہلے مینے کبھی نہین سُنی تھی۔
بعدہ وہ اسپیچ کلایو کے ہدایت کی مطابق طبع ہوئی۔ اس سے

صاف عیان ہے۔ کہ اسمین پختہ سمجھ و بہادرانہ طبیعت و مباحثہ و خوش تقریر کرنے کی عمدہ لیاقت موجود تھی جو کسبقدر محنت سے اور زیادہ درست ہو سکتی تھی۔ اس موقع پر اسنے اپنے اخیر انتظام کے واجب و درست ثابت ہونے کے بارے مین تقریر کی تھی۔ اُسنے پارلیمنٹ مین اسقدر اثر پیدا کیا کہ اسکے دشمنون نے اخیر بندوبست پر حملہ کرنے سے دست کش ہونا مصلحت سمجھا۔ اور اول و شروع کارروائیون پر عیب گیری پر اکتفا کیا بدبختی سے اسکی اول کارروائیون مین جیث نکمنہ ایسے تھے جنکو اُسکے دشمن عام پر ظاہر کرکے اسکے شہرت مین داغ لگا سکتے تھے۔ عام راے سے ایک کمیٹی معاملات ہند پر تحقیقات کرنے کے لیے منعقد ہوئی۔ اس مجلس نے نہایت بدنیتی سے اُن کل واقعات کی چھان کی جو سراج الدولہ کی شکست سے لیکر میر جعفر کے تخت نشین ہونے تک ہوئے تھے۔ کلائیو سے ذرا ذرا امورات پر سوال کیے گئے جسپر اُسنے بعدہ نہایت تلخی سے شکایت کی کہ مجھ پلیسی کے سی جنگ عظیم کے فتح کرنے والے کے ساتھ ایسا بدسلوک کیا گیا۔ جیسا کہ ایک بھیڑی کے چرانے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکے جوابات کی صفائی و بہادری سے صاف عیان ہے کہ جھوٹ و دغا سے اسکو نہایت پرہیز تھا۔ مگر تاہم مشرق مین اپنے عہد و پیمان کے درمیان اسنے دغا و فریب کرنے سے گریز نہین کیا تھا۔ اسنے تسلیم کیا کہ ہان امین چند سے جو فریب مینے کیا اُسکی مجھے ذرا شرم نہین ہے۔ خدانخواستہ اگر آج ایسا موقع پھر پیش آجاے

تو مین سمجھ لیبے کام کرنے مین ذرا تامل نہ کرونگا۔ اسنے تسلیم کیا کہ مجھ
میرجعفر نے معقول نذرین دین۔ مگر میری سمجھ مین اُسکے نذر قبول کرنے
مین عزت واخلاق کے خلاف کوئی امر نہین ہوا۔ برعکس اسکے کلایو
نے بے عرض دیے لگا کو کل تعریف کا واجباً دعوی کیا اسنے نہایت فصاحت
وبلاغت کے ساتھ اسموقع کا تفصیل وار بیان کیا۔ جو فتح کے باعث اُسکو
حاصل ہوا تھا۔ بڑے بڑے راجہ و نواب اُسکے ابرو کی چڑھاو و اُتار کو ہردم
دیکھنے رہتے تھے۔ ایک بڑے دولتور امیر کو اندیشہ تھا کہ مبادا
وہ اُسکو لوٹ جانے کا حکم دیدے۔ نہایت تونگر کوٹھی وال اُسکی
خوشنودی کا خیال کرنے کے لیے ایک دوسری کی ہمسری کرتے۔ سونے
وجواہرات کے بھرے ہوئے خزانہ اُسکے سامنے کھول دیے گئے۔
اسنے پرجوش ہو کر کہا کہ اے صاحب میر مجلس بخدا اس وقت مین متحیر ہو کر
آپکے روبرو کھڑا ہون کہ مین نے اُسوقت نہایت اعتدال ظاہر کیا۔
تحقیقات ایسی طول وطویل ہوئی کہ قبل اسکے ختم ہونے کے دونون
ہوس آف لارڈس اور ہوس آف کامنز کے ایام اجلاس ختم ہوگئے
دوسرے اجلاس مین بھی تحقیقات جاری رہی۔ آخرش کو کمیٹی نے اپنا
کام ختم کیا۔ جو شخص بے طرفدار لوگون نے سب کا صاف انجام سمجھ لیا
یہ صریح ظاہر تھا کہ کلایو سے چند اعمال بڑے لیسے سرزد ہوئے۔ جو
بلا پاک قانون وقوا عدسے منحرف ہوئے۔ واجب نہین قرار دیا
مگر اسمین ذرا کلام نہین کہ اچھے عالی لیاقت وچند عالی اوصاف بھی

اسنے اپنے وطن و ہندوؤن کے لیے عالی خدمات کین۔ در اصل اسپر یہ کل فساد اس سبب سے برپا نہین کیے گیے کہ اسنے میرجعفر سے بہت روپیہ نذرانہ لیا۔ اور امین چند سے دغا کی بلکہ اس سبب کہ اسنے لوگون کی طمع و ظلم کو روکنے کے لیے سخت مخالفت کی۔

معمولی قوانین فوجداری مین مجرم کے لیے رعایت نہین ہے ایک شخص کیسا ہی لائق ہو مگر تاہم ذرا سے خلاف قانون کارروائی کی سزا سے محفوظ نہین رہ سکتا۔ اگر ایک شخص ایک شمہ صبح کو شراب بیچنے کا قصوروار ہو تو اُسکا بچاو یہ دلیل پیش کرنے سے نہین ہو سکتا کہ اسنے اپنی جان کو خطرہ مین ڈالکر اسپنے ایک شخص کی جان بچائی۔ اگر اسنے اپنی پچھیلی گاڑی مین بیوفونڈلنڈ کا کتہ جوتا ہو تو اسکی حمایت مین یہ نہین دلیل ہوسکتی کہ اسنے جنگ والٹرلو مین زخم کاری کھایا تھا۔ مگر اسطرح ایک ایسے انسان کا انصاف نہین ہو سکتا جو بڑے بڑے غیر معمولی لالچون سے آزمایا جا چکا ہو۔ اور جو معمولی مزاحمتون سے مبرا تھا۔ ایسے اشخاص کا انصاف موجودہ لوگون سے ایسا ہی ہونا واجب ہے جیسا آیندہ نسلون سے۔ اُنکے اعمال بد کو فی الحقیقت نیک نہ کہنا چاہیے۔ مگر کل نیک و بد کو بخوبی میزان عقل مین وزن کرنا چاہیے۔ لیکن اگر اعمال نیک وزن مین اعمال بد سے زیادہ ہون تو فتوی صرف رہائی ہی کا نہ ہونا چاہیے بلکہ تعریف کا بھی۔ دنیا کی تواریخ مین کوئی حاکم محض بے قصور و قابل تعریف نہین قرار دیا جاسکتا۔ اگر کوئی انکے صرف ایک یا دو نامناسب کام پر ہی نظر ڈالے

پروشن ہوا و مندرہ اسکوٹ لینڈ سودیس جسنے جرمنی کو مخلصی بخشی و ولیم جسنے ہولنڈ کو آزاد دیا۔ اور اسکی نہایت قابل قدر اولاد جسنے انگلینڈ کو ظالم کے ہاتھ سے رہا کیا و ہسا ہی جسنے بادشاہ کی نابالغی مین مثل مہربان پدر کے ملک کا انتظام کیا و کوسمو جسکو اوسکی رعایا شفیق پدر کے مثل سمجھتی تھی و ھنری چہارم والی فرانس و پطر اعظم شاہ روس مین سے کوئی بھی بے داغ نہین ہوے۔ ان مین سے کوئی باوجود مربی بنی انسان ہونے کے ایسا نہین ہے جس سے کوئی بھی اعمال بد سرزد نہین ہوا۔ مگر مورخ فراغ دل ہوتے ہین۔ صرف ایک دو کار بد کے لحاظ سے عالی بزرگون کے بے شمار اعمال نیک کو فراموش نہین کرتے۔ اور نہ انکے احسانات کو فروگذاشت کرتے ہین۔

سمجھدار نغافل لوگون نے ایسی ہی خیالات کلایو کے معاملہ پر ظاہر کیے۔ اگرچہ وے اسکو محض بے قصور نہین سمجھتے تاہم انکی یہ مرضی نہ تھی کہ وہ کمینہ خصلت و بعضے حاسدون کے حوالہ کر دیا جاوے جو اسکو ذبح و تنگ کرکے جان لینے پر آمادہ تھے۔ لارڈ نارتھ اگرچہ کلایو کا دوست نہ تھا۔ مگر یہ نہین چاہتا تھا کہ وہ غایت درجہ دق کیا جاوے۔ جبکہ تحقیقات جاری تھی کلایو جسکو چند سال قبل خطاب نائٹ آف دی باتھ عطا ہوا تھا بادشاہ ہنری کے گرجے مین نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ممتاز کیا گیا۔ قلیل عرصہ بعد اسکو لارڈ اجنٹ سروپ شایر کا لقب بخشا گیا۔ جب وہ جورج سوم کی ملازمت سے شرفیاب ہوا تو شاہ نے ازراہ الطاف خسروانہ

اسکو علیحدہ خاص و عام مین طلب کیا اور نصف گھنٹہ تک انتظام ہند کے
بارے نہایت شفقت سے گفتگو کرتا رہا - جب کلائیو نے اپنی خدمات اور
عام لوگون کی بدسلوکیون کا ذکر کیا - تو بادشاہ نے نہایت افسوس ظاہر کیا -

آخر شش کو الزامات ایک مقرری صورت مین ہوس آف کامنز کے
روبرو پیش ہوئے بزرگون نے میر مجلس کمیٹی منتخب کیا تھا - جو نہایت عاقل
وضعدار و عزت دار و مصنف و راقم پسندیدہ ناٹک مشہور تھا - زور جسکی
اس زمانہ مین نہایت قدر ہوتی تھی الزامات کلائیو کو پیش کیا - سرکار گورنمنٹ
کی اختلاف رائے تھی اس زمانہ مین کل معاملات علانیہ طور پر طے ہوتے تھے
بجز اُنکے جنکو گورنمنٹ تو پیش کرتی یا جسکی وجہ سے گورنمنٹ پر الزام
آنے کا اندیشہ ہوتا تھرلو صاحب اٹورنی جنرل کلائیو کے مخالفین
مین تھا - ودربرن صاحب سولیسٹر جنرل اسنے جو کلائیو کا دوست
تھا نہایت عمدہ دلائل و فصاحت سے اُسکی حمایت کی - یہ ایک عجیب
اتفاق ہوا کہ چند سال بعد تھرلو صاحب وارن ہیسٹنگس کا نہایت
سرگرم و حامی و مددگار ہوا - جبکہ ودربرن صاحب اس مدبر اعظم کا
جو بالکل بے عیب نہ تھا مخالف بنا کلائیو نے نہایت مضبوطی و دلیری
کے ساتھ اپنے بچاو مین تقریر کی - اسنے اپنے کل کار عظیم اور جو ظلم اسپر
ہوئے تھے شمار کر لیے - اور کل صاحبان کو یہ یاد دلا کر کہ اسوقت آپکو
میری عزت کا تصفیہ نہین کرنا ہے بلکہ اپنی قوم کی عزت کا کرنا ہے ایوان
سے اُٹھ کر چلا گیا -

ہوسراف کامنز نے یہ راے ظاہر کی کہ کل جو کچھ فوج سرکاری کی بدولت حاصل ہوا ہے وہ صرف سرکار کا ہے۔ اور کہ یہ نا جائز ہے کہ کوئی اہلکار سرکاری اس حاصل شدہ شی کو اپنے ذاتی کام مین لاوین اسنے یہ بھی راے ظاہر کی کہ شروع سے کل انگریزی اہلکاران نے بنگال مین اس قاعدہ کے خلاف کیا۔ دوسرے روز شر کا ایک قدم اور آگے بڑھے۔ اور راے ظاہر کی کہ کلایو نے ان اختیارات کے ذریعہ سے جو کمانڈر فوج انگریزی کی حیثیت سے اسکو حاصل تھے میر جعفر سے بہت روپیہ لیا۔ اسپر سوس کو تامل ہوا۔ انھون نے تعفیہ منطقی کو تسلیم اُسکے نتیجہ نکالنے سے گریز کیا۔ جب کہ یہ راے تسلیم ہوئی کہ کلایو نے اپنے اختیارات کو بُرے طور پر استعمال کیا اور دیگر ملازمان سرکاری کے لیے بد مثال قائم کی تو اول معلوم تسلیم ہوا۔ آخر شش کو تمام شب زور شور سے مباحثہ ہونے کے بعد صبح کو وڈربرن نے یہ راے منظور ہونے کے لیے پیش کی کہ لارڈ کلایو نے اپنے ملک کے لیے نہایت قابل قدر خدمات کین چنانچہ یہ راے بلا کسی اختلاف کے منظور ہوئی۔

ہماری راے مین اس قابل یاد حرکت کا نتیجہ پارلیمنٹ کی عزت و انصاف و اعتدال و امتیاز کے لائق ہوا۔ اسکو ظلم کرنے کے لیے کوئی ترغیب نہ تھی۔ اس سے جنکس و لکینز کے الزامات کے فیصلہ مین صحیح انصاف نہ ہوا ہو مگر کلایو کا معاملہ کسی فیاض فرقہ سے متعلق نہ تھا

پیا تھا۔ چراسکے تقریب مین شہر کانے وہی نیک نیتی و نیک خواہش ظاہر کی۔ جو اگر
شہر کا ایک ایسی عالی مجلس سے جو محض بے تعصب و ولوس ہو امید
ہوسکتی ہے۔

برٹش پارلیمنٹ کی منصفانہ و شائستہ کاروائیان سرکار فرانس سے
مقابلہ کیجاتی ہین۔ لوئس پنجم کی بدبخت سرکار نے نقشہ یان کل فرنچ
افسران کو جو ہیگ پہانہ مروا ڈالا۔ جنھون نے مشرق مین اپنے ملک کیلیے
خدمات عظیم کی ہین۔ لیبوڈنی قید مین ڈالا گیا۔ اور چند سال وہان تکلیفیہ
برداشت کرنے کے بعد رہا کیا گیا۔ تو قلیل عرصہ مین مرگیا۔ ڈپلی سے
اسکی کل دولت چھین لیگئی۔ چنانچہ وہ ذلیل و شکستہ دل ہوکر موت ہوا۔
لیلی کے منھ مین ڈاٹ دیدیگئی۔ جب عام کے سامنے وہ پھانسی دیا گیا۔
مگر عام رعایا انگلینڈ نے اپنے زندہ کپتان کے ساتھ وہ انصاف
کیا جو اکثر مرحوم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ انھون نے عام واجب اصول
قائم کردیے اور باریکی کے ساتھ بتادیا کہ کہان اُسنے اُنسے تجاوز کیا۔
انھون نے ملائم مذمت کے ساتھ فیاضانہ تعریف بھی کی۔ اس اختلاف پر
ہنوز مصنف ولیٹر کو نہایت حیرت ہوئی۔ جو ہمیشہ انگلینڈ کے
پارلیمنٹ کا ثنا خوان اور فرانس کی پارلیمنٹ کا مذمت گو رہا۔ وہ نہایت
شوق سے اخیر الذکر کے ابتری و خرابیون کا دکھاتا۔ اسوقت اسنے بنگال
کے فتح کی ایک تاریخ لکھنے کا قصد ظاہر کیا۔ اسنے اپنا ارادہ ڈاکٹر موسی سے
ظاہر کیا۔ جب وہ فرنی مین اُس سے ملاقات کرنے گیا۔ وہ صاحب جنھے

اس معاملہ مین نہایت دلچسپی کی اور کلایو سے متقاضی ہوا کہ تاریخ کے لیے سامان مہیا کیے۔ اگر ولٹیر کا یہ ارادہ پورا ہوتا۔ تو ذرا کلام نہین کہ وہ ایک ایسی عمدہ کتاب لکھتا جسمین نہایت دلکش و خوبصورت حکایتین و نہایت منصفانہ و فیاضانہ نازک خیالات و بہت رنگی و بے سروپا غلطیان و موسی کی تاریخ پر بہت نوک جھونک اور رومن کیتھولک پادریون کی مذمت و ہجو اور اکثر عمدہ خیالات بیہودہ ہی انسان ایک ایک نیک برہمنون سے منسوب کرکے تحریر ہوتے۔

اب کلایو کو اپنی دولت و عزت کے ساتھ [illegible] سے رہنے کی مہلت ملی۔ اسکے گرد اب بہت سچے دوست [illegible] ہوگئے۔ ابھی تک وہ پورا جوان و بحال و [illegible] لائق بنا ہوا تھا۔ مگر ایک مدت سے اثر انکار [illegible] آچھائے تھے۔ مگر اب زیادہ تاریکی چھا گئی۔ شروع عمر سے اسکی عادت پڑ گئی تھی کہ جب کوئی غم یا فکر نازل ہوتی تو وہ نہایت غلطان و پیچان ہوکر اسمین ایسا محو ہو جاتا کہ گویا غش کی حالت مین ہے۔ جب مدراس مین وہ صرف محرر تھا۔ تب اسنے دو مرتبہ خودکشی کرنے کا قصد کیا۔ کاروبار و اقبالمندی نے اسکی طبیعت پر صحت بخش اثر پیدا کر دیا تھا۔ ہندوستان مین جبکہ وہ بڑے بڑے کامون مین مشغول رہتا۔ اور انگلینڈ مین جب دولت و جاہ و عزت اسکے دل کو خوش رکھتا۔ تو اسکی طبیعت بشاش نہی رہتی۔ لیکن اب جو تو نہ کوئی خواہش پوری کرنے کو باقی رہی تھی۔ اور نہ کچھ کام کرنے کو تھا۔

اُسکی حیثیت و نیز طبیعت بے شغلی مین ایسی پژمردہ رہنے لگی جیسے کوئی پودا غیر موافق آب و ہوا مین ہو جاتا ہے۔ دشمنون کی مخالفت و بغض کینگی کی بدسلوکی و ذلت و ھوس اف کا منزکی مذمت گو وہ صرف برائے نام تھی اور اپنے ہموطنون کے ایک شمار کثیر سے بے رحم ظالم سمجھے جانے کے خیال سے اُسکو نہایت آزردہ خاطر و پژمردہ بنا دیا۔ اس عرصہ مین جسمانی تکلیف کے رہنے سے مزاج اور بھی تند و چڑچڑا ہو گیا۔ گرم ملک مین رہنے کے باعث چند قسم کی دردناک بیماریان اُسے لاحق ہو گئین تھین۔ اُنسے امن حاصل کرنے کے لیے اسنے افیون کھانے کی عادت ڈالی۔ چنانچہ رفتہ رفتہ اُس بدشوق نے جسکو وہ مفید سمجھے ہوئے تھا اسکو محض بیکار کر دیا۔ اخیر دم تک اسکا ذہن کبھی کبھی تاریکی کے درمیان چمک اُٹھتا۔ اسکے بارے مین کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات گھنٹون خاموش و بیحرکت بیٹھے رہنے کے بعد وہ یکایک کسی بڑے معاملہ کے جاری کرنے مین بحث کرنے لگتا۔ اور مدبر و سپاہی ہونے کی کامل لیاقت کا اظہار کرتا اور پھر بیتاب مین غرق ہو کر خاموش ہو جاتا۔

ان ایام مین امریکہ کے معاملات کی صورت ایسی ہو گئی کہ جنگ کرنے کی ضرورت ہوئی۔ وزرا کی نہایت آرزو ہوئی کہ ایسے نازک وقت پر کلایو سے کام لیا جاوے۔ اگر وہ تا ہنوز ویسا ہی ہوتا جیسا کہ پٹنے کا محاصرہ دور کرانے و ڈچ لوگون کے غرور بیدریا گنگ مین تجارت کرنے کے وقت تھا تو یہ اغلب ہے کہ امریکہ والونکی مخالفت دبا دیجاتی اور اس ملک کی جدائی چند سال کیلیے

ملتوی ہوجاتی۔ مگراب وہ کلایو نہ رہا تھا۔ اسکا مضبوط دل بہت قسم کی تکلیفات سے پست ہوگیا تھا۔ ۲۲۔ نومبر ۱۷۷۴ء کو وہ خودکشی کرکے مرگیا۔ اُسوقت اُسکا ۴۹ سال کا سن تھا۔

ایسے پراجلال و اقبال آور شخص کے ایسے ہولناک طور پر خاتمہ ہونے پر کم عقل و گنواروں نے اپنے خام خیالات کی تصدیق سمجھی اور چند اصل و ہیدار ذہن لوگون نے بھی مذہب و فلاسفی کے اصولات کو یہانتک فراموش کردیا کہ اس غمناک واقع کو انتقام لینے وگنہگار ضمیر سے منسوب کیا۔ مگر ہم بالکل دوسری نظر سے اس واقع کو دیکھتے ہین۔ یہ عالی دماغ کمال سیری سے غارت ہوگیا۔ عزت بگڑنے دولت کے اندیشے و قاتل امراض اور اُنکے اور زیادہ قاتل علاج نے ملکر اسکا کام تمام کیا۔

بلاشک کلایو نے بڑے بڑے قصور کیے۔ اور ہمنے بھی اُنکو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہین کی۔ مگر جب وے اُسکے عالی لیاقت کے مقابلہ وزن کیے جاتے ہین اور اُن بڑے بڑے لالچونکا لحاظ کیا جاتا ہے جو اُسکے گرد موجود تھے۔ تو وے ایسے نہین معلوم ہوتے کہ آیندہ نسلون میں تعظیم کے ساتھ یاد کیے جانے کی عزت سے اسکو محروم کرین۔

اسکے اول مرتبہ ہندوستان مین وارد ہونے کی تاریخ سے مشرق مین انگریزون کے بہادری کی شہرت پھیلی۔ اُسکے آنے کے قبل اُسکے ہموطن محض دوکاندار پکارے جانے سے نفرت کیجاتی۔ اور فرنچ لوگ نہایت بہادر سمجھے جاتے تھے۔ اور خیال کیے جاتے تھے کہ فقط جنکو فتح

کے لیے وے پیدا ہوئے ہین۔ کلایو کی لیاقت و ہمت نے اس خیال کو لوگون کے دلون سے محو کردیا۔ ارکٹ کی محافظت کی تاریخ سے ایک سلسلہ مشرقی فتوحات کا شروع ہوا۔ جو غرفی فتح ہونے پر ختم ہوا ہمین یہ فراموش بھی نہ کرنا چاہیے۔ اسکی عمر صرف ۲۵ سال کی تھی جبکہ وہ اول فوج کی کمان پر مقرر ہوا۔ اس عمر مین بہت کم کمانڈر ایسے مشہور ہوئے ہین۔ یہ سچ ہے کہ سکندر و کونڈی و چارلس دوازدہم نے اس عمر سے کم مین بڑے معرکہ عظیم سر کیے۔ مگر ان شہزادون کے ساتھ تجربہ کار و جنگ آزمودہ سپہ سالار موجود تھے۔ جنکے مشورہ و صلاح و کارگزاری کی بدولت فتوحات گرینکس و سروکی و نروا حاصل ہوئین کلایو خود ناتجربہ کار نوجوان تھا اور جو افسر اسکے ہمراہ تھے وہ اس سے زیادہ ناتجربہ کار تھے۔ اسکو نہ صرف اپنے تئین درست کرنا پڑا بلکہ اپنے افسران و سپاہ سب کو تربیت دینی پڑی۔ صرف ایک شخص کو ہم جانتے ہین جسنے اسقدر کم سنی مین ایسی عالی لیاقت جنگ ظاہر کی۔ وہ نپولین بوناپارٹ تھا۔

کلایو کے دوسری مرتبہ ہندوستان مین وارد ہونے کی تاریخ سے انگریزون کی ترقی ملک و عروج شروع ہوا۔ اسکی چستی و قصد مصمم و ہمت کی بدولت چند ماہ کے درمیان وہ ملک و حشمت انگریزون کو نصیب ہوئی۔ جو ڈپلیو کے خواب و خیال مین بھی نہ آئی ہوگی۔ کسی زمانہ مین بھی روم کے سب سے اول فتحیاب سپہ سالار نے ایسا ایک وسیع ملک فتح نہین کیا

جو زراعت و مالگزاری و آبادی مین کلائیو کے فتح کی برابر ہو۔ اور نہ کبھی روم مین اسقدر غنیمت پاک راہ ہوکر انبوہ کثیر سے بھرے ہوے بازارون مین دکھاکر جو پیٹر کے مندر مین رکھی گئی۔ اینٹوکس و تگرینس کی شہرت اس انگریز نوجوان کے کار عظیم کے مقابل بے آب ہوگئی۔ کلائیو کی فوج شمار مین رومی فوج کے نصف بھی مساوی نہ تھی۔

کلائیو کے سویم مرتبہ ہندوستان مین وارد ہونے کی تاریخ سے مشرق مین ہمارے انتظام ملک کی صفائی و درستی شروع ہوئی۔ جب وہ ۱۷۶۵ء مین کلکتہ مین جہاز سے اترا تب تک بنگال ایک ایسی جگہ خیال کیا جاتا تھا جہان انگریز صرف قلیل عرصہ مین مالدار ہونے کو بھیجے جاتے تھے۔ اور یہ کسی کو جاننے کی فکر نہ تھی کہ کس وسائل سے وہ زر کماتے ہین۔ اسنے اول بیخوف ہوکر ظلم ستم و رشوت ستانی کو بکلی دفع کرنے کے لیے جنگ عظیم کی۔ اس جنگ کے کرنے مین اسنے اپنی آرام و شہرت و دولت سب کو نہایت جوانمردی سے قربان کر دیا جس خیال ضعف سے ہم اسکے اول عیوب و نقص کو نہین چھپاتے۔ اسکے لحاظ سے ہمیں یہ اقرار کرنا بھی واجب ہی کہ اسنے انتظام مین اعلےٰ درجہ کی کوشش و فیاضی و بیغرضی و نیک نیتی ظاہر کرکے اسنے اپنے اول قصور و نکا نہایت شریفانہ عوض پورا کردیا۔ اگر کمپنی اور اسکے نوکرون کی ابتری و خرابی دور کردی گئی اور اگر ہندوستان مین غیر ملک والون کی حکومت دیسی راجا و نوابون کی حکومت کے بہ نسبت کم ناگوار و قابل برداشت کردی گئی ہو۔ اور اگر ان رہزن انگریزون کے انبوہ کے بعد جو تمام بنگال مین خوف و غارت گری پھیلائے ہوئے تھے

ایسے شریف اہلکارون کی جماعت آئی ہو جو لیاقت و دلیری سے زیادہ رعایا پروری بےغرضی و فیاض طبعی و خیرخواہی بنی انسان کے لیے مشہور ہون - اور اگر ہم ستروصاحب والفسٹن صاحب مٹکاف صاحب کے مثل عالی رتبہ بزرگون کو دیکھیں جو فتحیاب افواج کے کمانڈر ہوکر اور بادشاہونکو تخت پر بٹھا کر اور اتار کر اپنے پر اجلال و اعزاز مغلیہ پر ایسے ملک سے قاصر ہوکر جہان ایک زمانہ مین مر چکے و بے ایمان لوگ بے انتہا زر ظلم سے کما کر لیجا تے تھے بدولت افلاس آتے ہوئے دیکھیں - تو ہم خیال کرتے ہین کہ سلاویتھا بیتہ تعریف کا مستحق ہے - فتحیابون کی فہرست مین اسکا نام عالی مرتبہ پر ہے مگر اسکا نام دوسرے نمبر فہرست مین بھی ہے - یعنی ان عالی بزرگون مین جنہون نے بنی انسان کی فلاح و بہبودی کے لیے محنتین کین - اور ستم آشنا کے تواریخ مین اس سپاہی کا مرتبہ لوکونس وشریجن کے مساوی سمجھا جائیگا اور اس اصلاح کنندہ کی ویسی ہی تعظیم و تکریم ہوگی جیسے ملک فرانس مین ٹرگوٹ کے نام کی کرتے ہین - اور جیسے ہندوؤن کی آیندہ نسلین ولیم بنٹنک کے نام کی کرینگے

مترجمہ کاشی ناتھ

سرسا ضلع الہ آباد

۱۶ - اپریل ۱۸۸۸ع

اشتہارات

یہ نئی کتب آپ ہی کے دیکھنے کے لائق ہیں

۱- **انگریزی ملک الشعراء شیکسپیر** [illegible] دنیا کے [illegible] شاعر [illegible] واسطے [illegible] اور صداقت [illegible] کے تصویر [illegible] نقل [illegible] ہے تمام یورپ میں اسکے نام کی عزت ہے۔ ہندوستانی [illegible] ترجمہ کیا ہے۔ حصہ اول [illegible]

(۲) **کھیتی کی دوا یا مول** [illegible] ۔ اس میں [illegible] کھیتی کو ترقی [illegible] اقسام [illegible] بیان کرکے [illegible] مویشی [illegible] آسان طریقے بیان کیے گئے ہیں قیمت ۱۰ [illegible]

(۳) **بدھ وا بیاہ** ہندو بیوگان کا نکاح ثانی از روے [illegible] کرنے [illegible] ہیں [illegible] کی حیثیت [illegible] کے معقول جواب قیمت [illegible]

(۴)- **دنیا کی مشہور پارسا و شوہر پرست عورتوں** کے نہایت پرلطف و موثر نصیحت آمیز تذکرے- یہ نہایت قابل قدر انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے- (۱۰)

۵- **انسان کی اولاد میں کس ترکیب سے حسن جمال و ذہانت عقل و قوت پیدا کیا جا سکتی ہے**
یہ ایک امریکن مشہور حکیم و علم روح کے استاد کے لیکچر کا ہندی ترجمہ ہے- اسمیں نہایت قوی و صاف علمی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حاملہ ہونے کی حالت میں عورت کے خیالات و خواہشیں و اعمال ہوتے ہیں وہ خوبصورت و خوفناک اشیا جو دیکھتی ہے اور انکی سب کا مجموعہ مجسم وہ پیدا ہوتا ہے لہذا عورتوں کا با اخلاق و تعلیم یافتہ ہونا بھی انسان کی ترقی کے لیے لابد ہے- قیمت ۳ [illegible]

۶- **نیتی اوپدیش** ۱۰ - آئینہ تہذیب اخلاق کا ہندی ترجمہ-

۷- **کہانیات** راجپوتوں کے جیون چرتر- ۱۰ [illegible]
ہندوستان کی مشہور راجپوتوں کا ہندی ترجمہ ہے-

۸- **بال بیاہ**- ۲ [illegible] بچوں کی شادی کے نقصانات کا ہندی ترجمہ-

۹- [illegible] تاریخی ناول کا ترجمہ [illegible]

۱۰- کرنل اولکوٹ کے لیکچر ہندوستان کی گذشتہ [illegible] و آئندہ حالت کا ہندی ترجمہ- اسمیں آریہ [illegible] ترقی [illegible] ترقی کرنے حب الوطن ہونے کے لیے نہایت موثر و صاف [illegible] تصنیف کی گئی ہے قیمت [illegible]

۱۱- **انسان کے لیے سچی خوشی کہیں ہے**- یہ [illegible] لیکچر [illegible] کتب مقدس کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ انسان کا سچا [illegible] اسکے دل کی [illegible] منحصر ہے- اسکو سچی خوشی اپنے فرائض ادا کرنے و کل کام [illegible] ضمیر کی ہدایت کی مطابق کرنے

و نیکی و قناعت و مطالعہ تسلیم و عبادت میں حاصل ہو سکتی ہے - قیمت ۱ر

۱۲ - ڈرامہ اچھہر شالہ و نکمری سٹ نوکری ناٹک - اول ناٹک میں [illegible] کی اصل کیفیت دکھائی گئی ہے - دوسرے میں وہ کل خرابیاں و قباحتیں ظاہر کی گئی ہیں جو سرکاری نوکری حاصل کرنے میں پیش آتی ہیں - ناظرین پر نقل کے پیرایہ میں روشن کر دیا گیا ہے کہ نوکری سے بہتر انسان کے لیے دوسرا پیشہ نہیں ہے - ۳ر

۱۳ - زبان ہندی کی ترقی کن کن صورتوں سے ہونا ممکن ہے - یہ میرا لکچر ہے جو الہ آباد میں ایک عالی مجلس کے روبرو دیا گیا تھا ۲ر

۱۱ آئینہ تہذیب اخلاق - یہ کتاب مشہور عالم بے بدل جناب پروفیسر [illegible] صاحب کی [illegible] کا اردو ترجمہ ہے اسکے اول حصہ میں طبعی لیاقت و عمدہ [illegible] یاد و [illegible] لڑکے کی قوتوں کو [illegible] پر اثر و دلاویز تحریر یا عام جلسوں میں تقریر کرنے [illegible] کامل [illegible] حاصل کرنے کے عمدہ و آسان طریق بیان کیے گئے ہیں - دوم میں [illegible] و قناعت کی درمان کی نسبت و لذت کرنے کے قاعدے دکھانے و پینے و سونے و غسل [illegible] مکان میں رہنے وغیرہ کے قاعدے اور طریق مفصل تحریر ہیں - [illegible] فصاحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ انسان بلا نیک چلن و [illegible] اقسام اقسام کے مصائب و آفات و غم و رنج میں مبتلا و خراب [illegible] میں رہتا ہے اور صاف اخلاق میں بزرگون کی وفا [illegible] میں اطاعت و راست [illegible] و ترکِ [illegible] و فیاضی دلی وغیرہ صفت و خوبصورتی و دکھا تعریف کرتا و انکو حاصل کرنے کی [illegible] کرتا - و اعتدال و یکبارگی دولت ور ہو جانے کی آرزو کی مخالفت و اسطے ترک کرنے [illegible] و کوشش و ان کو ہر زمانہ کے بزرگون کو پند و نصائح سے بھرا [illegible] و روز دعا مانگنے کی عادت ڈالنے کے بارے میں نہایت پر اثر طور پر [illegible] - کتاب کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی - اے - و ایف میں داخل ہے اور [illegible] ایک بیش بہا رتن خیال کیا جاتا ہے - جن صاحبون کو اس ترجمہ کے [illegible] اسکی قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] میرے پاس سے طلب فرمائیں

یہ - [illegible] کو مجلس [illegible] پنجاب یونیورسٹی میں [illegible] مقبول ہو کر قابل درس قرار دی [illegible] کو [illegible] ہوا [illegible] ہے کہ [illegible] انگریزی کا [illegible] ہے کہ [illegible] انکے [illegible] کو ظاہر کر [illegible] انگریزی [illegible] ترجمہ زبان ہندی [illegible]

۱۵ - رسالہ تحقیق شرافت - یہ نہایت مشہور [illegible] اسمائیل صاحب کی [illegible] تصنیف سلف میلپ کے ایک حصہ کا [illegible] نہایت پر اثر و دلاویز طور پر تفصیل وار بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] کیا ہے اور وہ کن کن خوبیون کی چیز ہے اسمین کیا قوت ہوتی ہے اور جو انسان اس اعلیٰ خوبی سے آراستہ ہوتا ہے وہ کتنا صاحب طاقت و ہر دل عزیز ہوتا ہے اور [illegible] کے حاصل کرنے کے عمدہ و مناسب وسائل و طریق کیا ہیں - اسمین [illegible] کی مثالیں بھی درج ہیں در اصل یہ رسالہ کو جوانون کو سچا شریف و درست باز و صاحب اخلاق و نیک چلن بنانے کے لیے استاد ہے بشرطیکہ وہ اسکی نصیحتون پر عمل کریں - قیمت ۲ر معہ محصول ڈاک ہے جن صاحبون کو میرے اس ترجمہ کے دیکھنے کا شوق ہو منگا لیجیے

طلب فرمائین ـ
منشی کاشی ناتھ صاحب اپنے ترجمون مین بہت کچھ سلاست کا لحاظ رکھتے ہین ایسی نثر عاری لکھتے ہین کہ دل سے نکلے اور دل مین جا نشین ہو گو وہ نور لاہور دسمبر ۱۸۸۸ع دراصل یہی شرافت کی یہ تصویر منشی کاشی ناتھ صاحب نے قوم کے سامنے رکھدی ہے ـ اس رسالہ کی تعریف مین جسقدر کہا جاوے تھوڑا ہوگا دبدبہ قیصری یعنی مجلس پنجاب یونیورسٹی نے اس کتاب کو بھی پسند و مقبول فرمایا ہے

۱۶ ـ ہندوستان کی مشہور نیک و شریف رانیونکا تذکرہ

اس رسالہ مین ان سب رانیون کا تذکرہ بتفصیل واقعات تاریخی صحت کے ساتھ لکھا گیا ہے جو شروع ایام عہد مسلمانون سے لیکر آج تک اس ملک مین نیک و مدبر و منتظم و پارسا و شوہر پرست شجاع و عالم و فیاض طبع و نیک سیرت مشہور ہوگئی ہین یہی رسالہ ہندی مین بھی لکھا ہوا ہے جسپر حضور اعلے سری مہاراجا اودے پور نے انعام معقول عطا فرمایا ہے یہ دوبارہ بہت کچھ بڑھا کر طبع کیا گیا ہے ـ قیمت معہ محصول ڈاک ۱۰ ر جن صاحبون کو اسکے دیکھنے کا شوق ہو بندہ سے طلب فرمائین ـ
" بیشک یہ کتاب ہے جس سے موجودہ زمانہ کی پاک دامن عورتین سبق و نصیحت قبول کر سکتی ہین زبان اردو نہایت سلیس و عام فہم ہے ـ یہ کتاب عورتون کی عمدہ تواریخ ہے ناظرین قدردانی کرین " دبدبہ قیصری ۲۰ دسمبر ۱۸۸۸ع ـ
مجلس پنجاب یونیورسٹی نے اس کتاب کو بھی پسند فرمایا ہے ـ

۱۷ ـ بچپن کی شادی کی رسم کے نقصانات

اس رسالہ مین مضبوط دلائل و مباحثہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہمارے ہموطنون مین قبل بلوغ بچون کی شادی کردینے کی بد رسم انکو ضعیف و کمزور و کم عمر و کاہل و پست ہمت و بد اخلاق بنانے و عورتون کی قابل افسوس حالت رکھنے کی باعث ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۲ ر یہ رسالہ ہندی مین بھی ہے قیمت ۲ ر

۱۸ ـ تین تاریخی ناٹک

۱ ـ وخت راکہ راجہ سندھ ـ ۲ ـ رانی گنور (بھوپال)

۳ ـ خواب راجہ لوچی پسر راجہ رام چندر ـ

اسمین نقل کے پیرایہ مین نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے کہ شہوت کے غلبہ سے مغلوب ہونے پر انسان سے تمیز سے عقل سے حیا سے شرم ہو جاتا ہے ـ جو لوگ نفس امارہ کی بیجا خواہشون کو ضبط نہین کرتے ہین دنیا مین خوار و ذلیل و بدنام ہوتے ہین گو وہ کیسے ہی اعلی امرتبہ و شان و حشمت رکھتے ہون جن صاحبون کو ان ناٹکون کے دیکھنے کا شوق ہو قیمت ۳ ر معہ محصول ڈاک بھیجکر بندہ سے طلب فرمائیں یہ ہندی مین

بھی ہے قیمت ۱۲ [illegible] یہ کتاب نہایت عمدہ ہے خصوصاً [illegible] کی نہایت دلپسند
و فائدہ بخش و جوش حب الوطنی پیدا کرنے والی ہے [illegible] عبارت [illegible]

۲۹ سوانح عمری لارڈ کلایو بانی سرکار انگریزی

درمیان ہند

یہ کتاب مشہور زبردست عالم لارڈ مکالے کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے [illegible]
لارڈ کلایو کی سوانح عمری کے پیرایہ میں سرکار انگریزی کی عملداری کے شروع زمانہ
[illegible] کیفیت و ملک و بادشاہان [illegible] کا بیان ہے اور دہشتناک حالت و جنگ [illegible] انگریزی
کی لوٹ [illegible] اور دیسی نوابوں کا [illegible] مشکل پیش آنے کے ناچار وغیرہ [illegible]
نہایت خوشنما رنگوں میں منقش ہے گویا اس زمانہ کی حالت کی ہو بہو تصویر آنکھ کے سامنے
کھینچ کر دی ہے — اس عالم [illegible]
مثل روشن تاروں کے چمکتے [illegible]
[illegible] لارڈ مکالے کی تصنیف [illegible]
قابل دید [illegible] یہ ترجمہ [illegible] انعام [illegible]

قیمت ۸/